

دیوان بیدار

مرتب

پروفیسر نسیم احمد

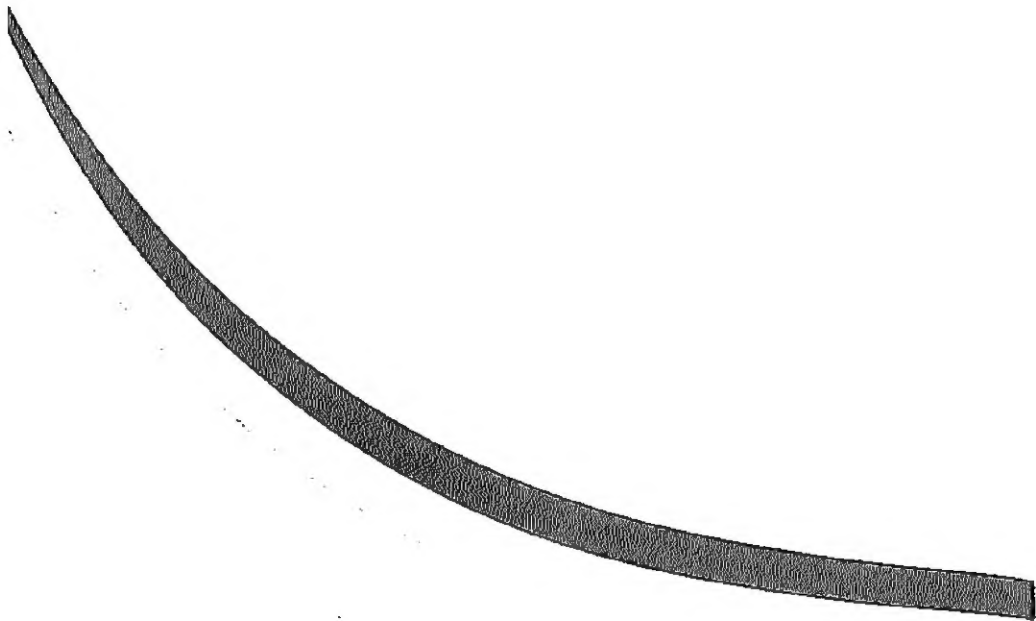
پیش کشی: نیشنل لٹریچر فونڈ، اسلام آباد

لال

دیوان بیدار

مرب

پروفیسر نسیم احمد



پروفیسر نسیم احمد

دیوان بیدار

مرتب

پروفیسر نسیم احمد



قَوْمِي كُنْ نَسِيبًا لِّدَفْنِي وَرُفْعِ أَيْدِي بَنِي إِسْرَءِيلَ

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند

فروغ اردو بھون ایف ی، 33/9، انسٹی ٹیوٹنل ایریا، جسولا، نئی دہلی۔ 110025

© قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

2014	:	پہلی اشاعت
550	:	تعداد
122/- روپے	:	قیمت
1198	:	سلسلہ مطبوعات

Deewan-e-Bedaar

By: Prof. Naseem Ahmed

ISBN :978-93-5160-048-0

ناشر: ڈاکٹر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا،
جسولہ، نئی دہلی 110025، فون نمبر: 49539000، فیکس: 49539099
شعبہ فروخت: ویسٹ بلاک-8، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی۔ 110066 فون نمبر: 26109746
فیکس: 26108159 ای میل: ncpulsaleunit@gmail.com
ای میل: urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in
طابع: بھارت گرافکس، C-83، اوکھلا انڈسٹریل ایریا، فیز-1، نئی دہلی 110020
اس کتاب کی چھپائی میں TNPL Maplitho، 70 GSM کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔

پیش لفظ

انسان کا اجتماعی شعور صدیوں کو محیط ہے۔ اظہار کے سانچوں پر قابو پانے میں صدیاں لگی ہیں۔ اظہار کے لسانی سانچے پر عبور پانا معجزے سے کم نہیں۔ زبان کا سفر حقیقت سے مجاز تک کا نہایت بامعنی سفر ہے۔ مجاز کے توسط سے اشارے حقیقت کی ترسیل ہیں۔ مفروضے سے مفروضے کی منزل مشاہدے سے تجربے کی منزل ہے جو پیچیدگی سے آسانی کی طرف لے جاتی ہے۔ فکر سے اظہار اور اظہار سے تحریر کے مراحل میں رد و قبول کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جذبے، احساسات اور اشیاء کی شناخت کے لیے لفظیات کا انتخاب اور ان کی قبولیت کے لیے زمانہ درکار ہوتا ہے۔ زبان عمرانی، معاشرتی اور تہذیبی مظہر ہے۔ ایک دن میں زبان بنتی ہے نہ قواعد۔ نطق سے اظہار تک کا سفر صدیوں پر مشتمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں پیچیدگی اور تنوع پایا جاتا ہے۔ زبان نامیاتی حقیقت ہے۔ اسی لیے نئے نئے سیاق میں ظاہر ہوتی ہے۔ ہر لفظ معنوی امکانات میں ایک سے زائد سیاق رکھتا ہے۔ ہر لفظ اپنے ساتھ مختلف تصورات لے کر ظاہر ہوتا ہے لیکن اس کی سادہ اور مجرد، دونوں صورتیں ممکن ہیں۔ ہر لفظ اپنی تخلیق کے بعد جب کچھ زمانی عرصہ گزر لیتا ہے تو اس کے معنوی حدود متعین ہو جاتے ہیں اور اس کی سند لغت فراہم کر دیتا ہے۔ اردو نے اپنا

ادبی سفر شروع کیا تو تحریر بھی اسے محفوظ کرتی گئی اور آج اردو کتابوں کے عظیم ذخیرے پر ہم فخر کرتے ہیں۔

اردو میں مختلف علوم و فنون کی کتابوں کو منتخل کرنا اور معیاری تحریروں کو پکی روشنائی عطا کر کے اردو مکتوب تک پہنچانا ہماری اہم ذمہ داری ہے۔ کونسل نے متنوع موضوعات پر کافی کتابیں شائع کی ہیں۔ محنت متن کے ساتھ قدیم متون کی اشاعت پر کونسل نے بطور خاص توجہ دی ہے۔ دیوان بیدار اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ شیخ عماد الدین شاہ محمدی بیدار کا شمار عہد میر و سودا کے معروف و ممتاز شاعروں میں ہوتا ہے۔ ان کا شعری ذوق پختہ و بالیدہ تھا۔ فارسی گوئی میں بھی مہارت تھی۔ میر حسن، مصحفی اور قدرت اللہ قاسم نے ان سے اپنی ملاقاتوں کا ذکر کیا ہے۔ تذکرہ نگاروں نے ان کا شمار معنی یاب اور خوش گفتار شاعروں میں کیا ہے۔ میر نے بھی اپنے تذکرے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ایسے اہم شاعر کا دیوان شائع کرنا ہماری ادبی اور تاریخی ذمہ داری ہے۔ پروفیسر نسیم احمد کو تحقیق و تدوین سے خاص نسبت ہے۔ جدید اصول تحقیق کی روشنی میں انھوں نے یہ دیوان مرتب کیا ہے۔ اس دیوان کی ترتیب میں بارہ قلمی نسخوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ انھوں نے معتبر نسخوں پر اعتماد کرتے ہوئے صحیح ترین متن کو اساسی اہمیت دی ہے اور حواشی میں بامعنی اختلافات کی نشاندہی بھی کر دی ہے۔ ان کا مقدمہ مفصل اور مبسوط ہے۔ انھوں نے تدوین کے سلسلے میں اپنے طریق کار کی مفصل وضاحت بھی کر دی ہے۔

امید ہے کونسل کی دیگر مطبوعات کی طرح اس کتاب کی بھی خاطر خواہ پذیرائی ہوگی۔ ہمیں اہل ذوق کی آرا کا انتظار رہے گا۔

پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین
(13 اترکٹر)

فہرست

مقدمہ صفحہ XXV

اشعار

(حصہ اول)

نمبر شمار	غزل نمبر	ردیف (الف)	تعداد اشعار	صفحہ
1	1	ہے نام ترا با صفت ایجاد رقم کا	19	1
2	2	دیتا نہیں دل لے کے وہ مفرد کسوکا	7	2
3	3	آنکھوں میں چھار ہا ہے از بس کدو تیرا	5	2
4	4	دل خدا جانے کہاں تیرے گلستاں میں رہا	9	3
5	5	بھٹوٹ کر چشم سے دل تیرے زخماں میں گرا	5	3
6	6	تیرے دنداں سے فقط ذریعہ عمتاں میں بھٹپا	7	4
7	7	ہم پہ سو ظلم و ستم کیجیے گا	7	5
8	8	احوال سن مری مژدہ اشک بار کا	10	5
9	9	جودہ بہار ریاض خوبی، جہن میں آتا خرام کرتا	5	6

6	8	تُو نے جو مدتوں میں ادھر کو گزر کیا	10	10
7	7	تھا جو کچھ ہوتا سو اے دل! ہو گیا	11	11
7	5	کل تری یاد میں آنسو ہی نہ کچھ کھل گئی تھا	12	12
7	5	پاس میرے وہ دل آرام گرا آج آوے گا	13	13
8	5	مست ہم کو شراب میں رہنا	14	14
8	11	ہم نہیں، بچہ نہ باعث تو مری زاری کا	15	15
9	5	بھرانہ مٹکی تکیں زخم یہ میرے دل کا	16	16
9	5	آہ! کیا جانے کہاں وہ بیت خود کا ہے	17	17
9	8	جس چشم کو نہ ہو ترا دیدار دیکھنا	18	18
10	9	تھانہ دل ہی لکھ کر غم دیکھ لیا	19	19
10	5	جانوں نہیں نہ جب کہ نام اس کا	20	20
11	5	نہٹ دل ہے مشتاق اے پارا تیرا	21	21
11	7	خط تیرے رو پہ نمایاں نہ ہوا تھا سو ہوا	22	22
12	9	گر کہیں اس کو جلوہ گرد دیکھا	23	23
12	7	جو کچھ کہ تھا دھانف دادرار دیکھا	24	24
12	5	طلب میں تیری، تنہا ہی نہ پائے جستجو نہ	25	25
13	9	اس تم گرسے جو ملا ہوگا	26	26
13	13	غم بگر چمن دور دریاں ستاں دیکھا	27	27
15	7	ہم کلام اس سے نہیں یک بار نہ ہونے پایا	28	28
15	7	دل سے بڑھا تو کہاں ہے تو کہا تجھ کو کیا	29	29
16	10	کل وہ جو بچے شکار لگا	30	30
17	5	قبول تھا کہ فلک مجھ پہ سو جفا کرتا	31	31
17	7	نئے کدے میں جو ترے حسن کا ذکر ہوا	32	32

18	7	سبز خط ترے عارض پہ نمودار ہوا	33	33
18	10	اُس نے کہاں تک کھو گزرنہ کیا	34	34
19	5	رنگ کھاتا ہے جن دیکھ کے داماں میرا	35	35
19	7	جلوہ دکھا کے گزرا وہ نور دیدگاں کا	36	36
19	5	نئے دساتی ہیں سب یک جا اہل اہل	37	37
20	7	بار پایا سے چاہا کہ ہوں اغیار جدا	38	38
20	5	صبح کو بے نور تجھ دن ہر چراغ لالہ تھا	39	39
21	9	عمر و عدد ہی میں گنوائے گا	40	40
21	5	جواب کی چھوڑے مجھے غم تری جدائی کا	41	41
22	5	آپ میں دیکھ آتے نہیں رہ نہ سکا	42	42
22	7	نہ جام جم کا طالب ہوں نہ خمر داستانی کا	43	43
23	7	نہیں کچھ ابر ہی شاگرد میری اشک باری کا	44	44
23	9	بے مروت، بے وفا، نامہریاں، نا آشنا	45	45
24	5	آہ! وہ ماہ و نایاں نہ ہوا	46	46
24	7	گر چہ دلکش ہے دلبراں کی ادا	47	47
25	3	ہواے عشق سے سر سبز باغ ہے دل کا	48	48
ب				
25	9	اس نہ جنیں کے سامنے کیا آئے آفتاب	1	49
26	8	اُس شعلہ زد کی بزم میں گر آئے آفتاب	2	50
27	7	لے چکے دل تو جنگ کیا ہے اب	3	51
27	7	ہے زور یاب رخ سے ترے مہر و آفتاب	4	52
ت				
28	7	خط اُس عذار پہ دیکھا ہے ہم نے خواب میں رات	1	53

VIII

28	5	بیدار کروں کس سے نہیں اظہار محبت	2	54
29	5	اے شمع دل افروزِ شبِ تار محبت!	3	55
29	9	دل سلامت اگر اپنا ہے تو دلہ اور بہت	4	56
30	2	دکھاوے دستِ نگارہں سے تو اگر انگشت	5	57
30	2	کہو تو کس سے نہیں پوچھوں نشانِ خانہ دوست	6	58
		ث		
30	7	کم نہ ہووے گا جنوں اس کی ہے تدبیرِ عبث	1	59
		ج		
31	7	نہ نئے سے ہوئی ہے سُرخِ زوہدِ بک آج	1	60
32	5	ہشیم ساقی نے چھکایا سب کوئے خانے میں آج	2	61
		چ		
32	9	کھو دیا تو رہِ بصیرت تو نے ماؤں کے بچ	1	62
		ح		
33	9	گر چہ کہتے ہیں بٹاں اور بھی بیدا کی طرح	1	63
		خ		
34	7	ہوتی ہے فصلِ گل میں جو سب بہارِ شاخ	1	64
		د		
35	9	نہ دیا اس کو یادِ اقا صد	1	65
35	7	نالہ گو ہے خدِ بک کی مانند	2	66
36	7	نہ غمِ دل نہ لگے جاں ہے یاد	3	67
		ذ		
36	5	حالِ جاں سوز کا نہیں اُس کو لکھوں گر کاغذ	1	68

ر

36	9	جودہ خورشید طلعت شام کو ہو بام پر ظاہر	1	69
37	5	تجھ بن سرعکِ خوں کا ہے آنکھوں سے طغیاں اس قدر	2	70
38	12	گیا ہے جب سے دکھا جلوہ وہ پری رخسار	3	71
38	5	اے رہکِ گل اکرے ہے مہٹ جستجوئے عطر	4	72
39	9	وعدہ اہل کمال ہے کچھ اور	5	73
39	5	خیف ہے ایسی زندگانی پر	6	74
40	3	کیا ہی اب کی دھوم سے اے نئے گھاں آئی بہار	7	75
40	3	روزی رساں خدا ہے بکھر معاش مت کر	8	76

ز

40	9	فاکِ دھوں میں ہے تپاں عاشقِ غم ناک ہنوز	1	77
41	5	ہے بعد مرگ گور میں شورِ جنوں ہنوز	2	78

س

41	7	اُس کو حنا کی دل میں نہ باقی رہے ہوس	1	79
----	---	--------------------------------------	---	----

ش

42	9	دل آتش و آہ آتش دہر داغِ غم آتش	1	80
43	9	سموں سے یوں تو ہے دل آپ کا خوش	2	81

ص

44	5	دیکھ اے شادی سے کرتا ہے دل دیوانہ رقص	1	82
----	---	---------------------------------------	---	----

ض

44	5	ہبزہ خط ہے ترا لہ بہارِ عارض	1	83
44	5	مہٹ کرتا ہے اُس سے اے دل! اب عرض	2	84

x

ط

85 1 رکعتی ہے شانے سے وہ زلفِ معنیر اختلاط 7 45

ظ

86 1 جاتا ہے مرے گھر سے دل دار خدا حافظ 5 46

ع

87 1 حسن حیراسا کہاں بزم میں عیاں رکھتی ہے شمع 7 48

88 2 ہوئی تھی ایک شب اُس ماہ کے مقابل شمع 5 47

غ

89 1 روشن مثال شمع ہزاروں ہیں غم کے داغ 5 47

90 2 ہے قیمت دیکھ لیجے کوئی دم وید اور داغ 5 47

ف

91 1 آتا ہے آج مجھ کو یہی بار بار حیف! 7 48

92 2 سر مر عزیز تجھ کو نہ اے چشمِ یار حیف! 7 48

ق

93 1 گمان بے وفا کی مجھ کو یہ تجھ سے نہ تھا مطلق 5 49

ک

94 1 کینہِ بڑی کا اگر ہم سے ہے آہنگِ لک 5 49

گ

95 1 کیوں نہ لے گلشن سے باج اُس اور خواں سیرا کا رنگ 7 49

ل

96 1 آپ نے کہا کیا سب کا قبول 5 50

97 2 تالکِ آہنگی، تاپکِ ذرا کی دل 10 50

98 3 بجز کا ہے آہرود سے جوں شعلہ داغِ دل 9 51

51	7	ک لئے فقط تجھ حسن کی ہے ہند کے خواہاں میں دھوم	1	99
52	7	کیا ہوئے گلشن میں آکر اے عزیزاں اشاد ہم	2	100
52	9	آ، تیری گلی میں مر گئے ہم	3	101
53	7	مجر رہا یار ہو گئے ہم	4	102
53	9	یہ بھی کوئی وضع آنے کی ہے جو آتے ہو تم	5	103

ن

54	7	خاک عاشق ہے جو ہو دے ہے ثار و امن	1	104
54	7	یارب جو غارم ہیں جلا دے انھوں کے تئیں	2	105
55	10	جانیں مشتاقوں کی لب تک آنیاں	3	106
56	5	نظا قصیدہ یہی ہے فن طبعی اور الہی میں	4	107
56	5	جو کیفیت ہے مستی سے تری آنکھوں کی لالی میں	5	108
57	5	تلاش فقط و معنی گو ہے اشعار خیالی میں	6	109
57	9	روز و شب رکھتا ہوں طفل اشک تاب آغوش میں	7	110
58	7	دل ہمارے کو خراہم نے لیا، کہتے ہیں	8	111
59	5	شباب آکر مجھے تاب انتظار نہیں	9	112
59	7	بڑھ رہا شراب کرتا ہوں	10	113
59	5	تجھ دن ہے بے قرار دل اے ماہ کیا کروں	11	114
60	9	تیرے ہم خاطر نازک سے خطر کرتے ہیں	12	115
61	7	سینہ داغ دار رکھتا ہوں	13	116
61	9	تیرے کوچے سے نہ یہ شہنشاہ کاں جاتے ہیں	14	117
62	9	تیرے حیرت زدگاں اور کہاں جاتے ہیں	15	118
63	7	دید ہم اس تم ایجاد کا کرتے جاتے ہیں	16	119

63	7	ہم جو تجھ بزم سے اے نور نظر! جاتے ہیں	17	120
64	7	جو کلچل چشم، ہماں تیری خاک برداہ کریں	18	121
64	9	نہ ہووے یہ کہ بھو آپ آ، نگاہ کریں	19	122
65	11	بھرے موتی ہیں گویا تجھ دہن میں	20	123
65	11	کہاں گنجائش حرف اُس دہن میں	21	124
66	7	یہ تو قدرت ہے کہاں پاس کہ اس کے جاؤں	22	125
67	9	ہوں غمچا پنے خیب میں جو سرفرد کریں	23	126
67	10	بہار گلشن ایام ہوں نہیں	24	127
68	5	آہ! اے پار کیا کروں تجھ دہن	25	128
68	9	چاہ کا تجھ کو مرے دل پہ گماں ہے کہ نہیں	26	129
69	7	انجمن سا بزمیش تو ہے سماں	27	130
69	16	ماہ رخسار، ہلال ابرو دُور شید جہیں	28	131
70	7	پاؤے کس طرح کوئی، کس کو ہے مقدور، ہمیں	29	132
71	2	نہیں، تیرا تو کچھ ہم، اے سب خود کام! لیتے ہیں	30	133
71	2	لئے فکیر بانی دے تاب دُواں رکھتے ہیں	31	134
71	2	مجھ دور کی خبر تجھے اے بے وفا! نہیں	32	135
71	2	صورت اُس کی سا گلی جی میں	33	135
				136
72	5	حصول فقر گر چاہے تو چھوڑ اسباب دنیا کو	1	137
72	6	ترا جمالِ دل افروز جس نے دیکھا ہو	2	138
73	7	کہاں ہے طلحہ بیدار یہ کہ ایسا ہو	3	139
73	9	تم کو کہتے ہیں کہ عاشق کا فغاں سننے ہو	4	140
74	5	دل کو نہیں آج نامہ! اُس کو دیا جو ہو سو ہو	5	141

XIII

75	9	نہیں آرام ایک جادل کو	6	142
75	5	ایک قوم توں میں آئے ہو	7	143
75	5	داد دیتا نہیں فریادی کو	8	144
76	9	ایک دن وصل سے اپنے مجھے تم شاد کرو	9	145
76	7	آنے دو تم اپنے پاس مجھ کو	10	146
77	7	کوئی کس طرح تم سے سزا ہو	11	147
77	7	ہوں مجھ پہ جہانزار کچھ	12	148
78	5	جاتے ہو سیر باغ کو اغیار ساتھ ہو	13	149
78	5	دیکھ کر لالہ زار ہمتاں کو	14	150
78	3	گزر ہماری طرف کرو آئے نگار! کبھی تو	15	151
78	3	جس میں گراں گل بدن کا گزر ہو	16	152
78	2	ہم سے کہتے ہو کہ آتا ہوں چلے جاتے ہو	17	153
		؛		
79	8	تیری محفل میں اگر ہو گزر پر دانہ	1	154
79	5	دیکھتے تھے گیسوے مشکیں کی ادا میں شانہ	2	155
79	7	عشق کا درد بے دوا ہے یہ	3	156
80	7	تو نے جو کچھ کہ کیا مرے دل زار کے ساتھ	4	157
80	9	ہوں بہارِ خطِ بزمِ اس کے ہے رخسار کے ساتھ	5	158
81	11	کیا ہے تجھ سے درد چار آئینہ	6	159
82	9	اس سے ہو گردو چار آئینہ	7	160
		(کیا ہے)		
82	7	کچھ نہ ایدھر ہے لے اُدھر تو ہے	1	161
83	7	لب رنگیں ہیں ترے دھکے مقلقی بینی	2	162

83	9	شباب آ کر نہیں باب انتظار مجھے	3	163
84	9	تھہکن تو ایک دم نہیں آرام جاں مجھے	4	164
85	5	کیا کہوں گزرے ہے ہر دم ہجر میں خواری مجھے	5	165
86	5	کیوں کے عاشق سے بہلا کوچہ جانناں چھوٹے	6	166
86	5	مت پوچھ تو جانے دے، احوال کو، فرقت کے	7	167
87	9	تھم کیا افک بھی شب جبر میں زدوئے زدوئے	8	168
88	5	عاشقوں میں جو کوئی کلمہ کاٹل ہو دے	9	169
88	7	میر مجلس رنداں آج وہ شرابی ہے	10	170
88	11	عاشق کا اگر دیدہ خوں بار نہ ہو دے	11	171
89	5	رات مت پوچھ کہ تھہکن جو مصیبت گزری	12	172
89	7	خس ہر نو نہال رکھتا ہے	13	173
89	7	بزم تماں میں ہر چند ہر ایک دل رہا ہے	14	174
90	5	دل میں کتنی ہی رقی آہ اتنا اس سے	15	175
90	8	جو ہو پاس تو دیکھوں بہار آنکھوں سے	16	176
90	7	آہ! ملتے ہی پھر جدائی کی	17	177
91	8	مقدور کیا مجھے کہ کہوں دھماں کہ بھماں رہے	18	178
92	7	اب تک سرے احوال سے دھماں بے خبری ہے	19	179
92	5	زلف اس درخ پہ مہا سے جو پریشاں ہو جائے	20	180
93	23	ہم ہی تہا نہ تری چشم کے پیار ہوئے	21	181
95	5	سلام بھی ہے زمانے میں اور دعا بھی ہے	22	182
95	11	جب لگ کہ دل نہ لاگا ان بے مرز توں سے	23	183
96	5	ندوفا ہے نہ مہر و الفت ہے	24	184
96	8	جس دن تم آ کے ہم سے ہم آغوش ہو گئے	25	185

97	5	تیرے مڑگاں ہی نہ پہلو مارتے ہیں تیرے	26	186
97	7	گر ایک رات گزر سحاحاں وہ درحکب ماہ کرے	27	187
98	7	جس وقت تو بے نقاب آوے	28	188
98	7	کا صدرا اس کا پیام کچھ بھی ہے	29	189
98	5	اور کچھ دل میں نہیں اپنے تنہا باقی	30	190
99	5	نئے پے مست ہے، سرشار کہاں جاتا ہے	31	191
99	5	تجھ عشق کا دعو نہیں اے یار اڑبانی	32	192
99	9	کتب میں تجھے دیکھ کسے ہوش سہی ہے	33	193
100	7	گر بڑے مرد ہو تو غیر کو بھاں جا رہے	34	194
100	7	جو کچھ چاہیے آ بھی فرمائیے	35	195
100	9	صفا، الماس دگو ہر سے لڑوں ہے تیرے دندان کی	36	196
101	5	تجھ دن آرام جاں کہاں ہے مجھے	37	197
101	9	آئیے تا آرزو ہے جاں نثاری کیجیے	38	198
102	5	نشے میں جی چاہتا ہے بوسہ بازی کیجیے	39	199
102	5	دور سے بات خوش نہیں آتی	40	200
102	7	دوستو! جانے دو اب ہاتھ اٹھاؤ ہم سے	41	201
103	7	عیاں ہے شکل تری یوں ہمارے سینے سے	42	202
103	5	اٹھ کے لوگوں سے کنارے آئیے	43	203
103	7	زاہد! اس راہ نہ آہستہ ہیں نئے خوار کنی	44	204
104	7	اور کچھ بات سحاحاں بہت کم ہے	45	205
104	9	آنکھ، اس پر ہی سے، کیجیے کیا، اب تو جا لگی	46	206
104	7	کب ایک سامنے آ تو بھی بارغ میں گل کے	47	207
105	7	رمز و ایما و اشارات چلی جاتی ہے	48	208

105	5	مخ حسن آب دار رکھتا ہے	49	209
106	8	خورشید حیرے سامنے آ کر نہ جل سکے	50	210
107	7	کوچے سے حیری زلف کے دل کیوں کے چل سکے	51	211
107	7	حسن سرشار زاروڑے بے ہوشی ہے	52	212
108	5	خورشید شرم سے ترے آگے نہ آ سکے	53	213
		قطعات مراشعار متفرقات		
109	2	کوئی دم کھڑا جو تلوپ دریا پر رہ سکے	1	214
109	2	عاشق تو اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو سکے	2	215
109	2	مبا کو بچے میں حیرے اس لیے ہر صبح آتی ہے	3	216
109	2	رہنہ دوستی آوروں سے جو چاہوں ٹوٹے	4	217
110	2	کچھ بھی بھاس جس کے تئیں عاقبت اندیشی ہے	5	218
110	2	ترے ہی روئے سے یہ بٹخ نکھرا فرودختہ ہے	6	219
		مسدس درودح آنحضرت ﷺ		
111	21 بند	بھیکو اس شاہ پرورد و دوسلام	1	220
111		ہانکی گھر ہان بد کردار	2	221
111		نہ ہوا اتحاد جو دل و لوح و قلم	3	222
112		ہے جوارخ و سدا و مانیہا	4	223
112		اس سوا اور کچھ نہ تھا مقصود	5	224
112		منظیر خالص ذات پاک احد	6	225
112		قرب معراج یوں تو سب کو ہوا	7	226
113		جن دانسان کیا ملائک و حور	8	227
113		مدح استاد شاعران جہاں	9	228
113		نور دوئی و مصدر راغجاز	10	229

113	حسن یوسف تو واقعی تھا خوب	11	230
114	خلق کے واسطے ہے تیری ذات	12	231
114	نفسِ شیطان نے دی مجھے ہلا	13	232
114	ہے یہ دنیا تمام آفت گاہ	14	233
114	مرغی شیریںہ قدرت	15	234
115	آل واولا دوسیرا الطلین	16	235
115	زمین عباد باقر و جعفر	17	236
115	موسیٰ کا علم و امام رضا	18	237
115	ذات پاک نئی ہے فرزند	19	238
116	ہمپ دین احمد علی	20	239
116	اہل تحقیق جاتی مقبول	21	240
	مخمس (اول) برغزل حافظ		
117	نہ چھ مجھ سے کچھ آئے دل اتو ماجراے فراق	1	241
117	ہمارے نام کو کیا پچھتے ہو اے یاراں!	2	242
117	نہ جانتا تھا تجھے دل! نہیں اس قدر نامرد	3	243
118	تمام عیش کا اسباب ہو گیا برہم	4	244
118	ترے فراق کے، اے شورش بے وفا! ہر دم	5	245
118	مرے ستانے سے اے عشق! آتو ہاتھ اٹھا	6	246
118	گیا ہے جب سے تو اے رعب کو بہارِ ارم!	7	247
118	نہ نہیں ہی ہجر میں روتا ہوں دلتاں! شب و روز	8	248
	مخمس (دوئم) برغزل سودا		
119	جربا تیں آور سے وہ ہم سے گفتگو معلوم!	1	249
119	کہاں ہے تجھ کو سرِ دوستی رکھے ہے نیر	2	250

تعداد بند

8 بند

8 بند

XVIII

119	مرض شناسی کا دعویٰ کرتو، بچہ کا رہ	3	251
119	گدا سے شاہ تک ہیں سطح اور مقام	4	252
119	نحر جو کھولے تو شانے سے طے ہنر بار	5	253
120	خبر ہو کے صبا ساتھ نہیں پھر اہر سڑ	6	254
120	اگر چہ ہے وہ جہاں پیشہ و ستم ایجاد	7	255
120	نہیں ہے زور محسوس کا یا نہیں کہتے	8	256
	محسوس (سوئم)		
121	7 بند خدا جانے کدھر تو اے ماہر ڈا ہے	1	257
121	ند دنیا کا طالب نہ مشتاق عفتا	2	258
121	بیوہ بزم ہے جس میں درویش و سلطان	3	259
121	جو یک دم نہیں وہ مرے پاس آتا	4	260
121	کوئی والی ملک و دولت ہے جگ میں	5	261
122	نہ ڈھو تو اے دل! خریدار دنیا	6	262
122	کیا سیر عالم کا نہیں نے سراسر	7	263
	محسوس (چہارم) بر غزل قائم (۱)		
123	9 بند نے خانہ عشق میں گزر کر	1	264
123	بھاں چھوڑ کے شامی دوزیری	2	265
123	آئے تھے سمجھ کے باغ، اس جا	3	266
123	کہتے ہیں یہ مضارعان کامل	4	267
123	نا کام گئے ہزاروں عابد	5	268
124	صہبائے فنا جنہوں نے پی تھی	6	269
124	پینے سے نکل کے ہر بحر گاہ	7	270

124		غافل ہے تو حال سے ہمارے	8	271
124		اگلے گئے چھوڑ کر نہ اے دل!	9	272
		مخمس (پنجم) برغزل سودا (۱)		
125	5 بند	فجالت اُس کو عزیز داندہ دو ہو اسو ہوا	1	273
125		کیا ہے میرے تئیں قتل تو نے بے نصیر	2	274
125		رہو گی اشک لہاں میں ہی تم گراے آنکھوا	3	275
125		بھپانہ نہ کو تو اے مرا حب یہ سے مری	4	276
125		نہا چھ عشق میں بیدار پر جو کچھ گزرا	5	277
		مخمس (ششم) برغزل خود (۱)		
126	5 بند	اے مرے دل کے خریدار خدا کو سونپا	1	278
126		آئی پرداز لہاں گل کی ہوس میں بے مل	2	279
126		جب ہوئی گوشہ و خلق حکایت میری	3	280
126		ہر طرف کھنچ کے شمشیر تو چکاتا ہے	4	281
126		میرے تاباں نے مرے خواب سے اٹھ دقتِ عمر	5	282
		مخمس (ہفتم) برغزل امیر خسرو دہلوی (۱)		
127	5 بند	دل دادہ جاں باخته عشاق و شیدا ایک طرف	1	283
127		تیری سواری کی خبر سننے ہی اے آرام جاں!	2	284
127		کر چاک دست عشق سے اپنا گر باں سر بہ سر	3	285
127		تو قتل کر کلے مرے چاہے کہ پھینکے جا بہ جا	4	286
127		ہے آج تو دربار میں کہو اور اس کے، بند و بست	5	287
		مخمس (ہشتم) برغزل حافظ (۱)		
128	5 بند	پڑھئے ہے تو کیا مجھ سے حال دل شیدا ئی	1	288

128	ہوں تیرے غلاموں میں جانے ہے مجھے عالم	2	289
128	اے اہم ترے پڑگلشن میں گل اندامی	3	290
128	اے مایہ صدر راحت! تجھ دن ہے نہایت درد	4	291
128	بیدار غلط دائم کھینچے قہالم بے حد	5	292
	مخمس (نہم) بر غزل خسرو (۱)		
129	4 بند زپائی تا پیر اے سدا تو مایہ نوری	1	293
129	چہ حافظہ و چہ سمجھ، چہ بت کدہ، چہ حرم	2	294
129	زبان صدق سے کھاتا ہوں جان! تیری قسم	3	295
129	ترے جو عشق میں بیدار کا نہ تھا فانی	4	296
	مخمس (دہم) بر غزل حافظ (۱)		
130	9 بند فقط ہی جا کے نہ سحر رات کوہ سے مارا	1	297
130	کرم سے سرو نے گھری ہی کو نہ میں لیا	2	298
130	کیا ہے حق نے تجھے اہل جاوہ صاحب تخت	3	299
130	نفس میں غم کے ہے بلبل کو تیری یاد آئے گل!	4	300
130	دکھائے لاکھ بنا کے تو زلف و خال اگر	5	301
131	اگر زمانے کو تجھ سے موافقت آئی	6	302
131	تو وہ ہے تازہ گل زودختر شہادت غیب	7	303
131	حصول عشق بتاں جز غمِ جدائی نیست	8	304
131	زمین لگر ہے بیدار زلفِ حافظ	9	305
	رباعیات		
133	15 بند خورشید بہر دیں رسول اشعلین	1	306
133	کیا شرح کر دں میں اُن کا وصف بے حد	2	307

133	بیدار نہیں ہر چند کہ رکھتا ہوں گناہ	3	308
133	سلطان کریاں ہے علی اکرم	4	309
133	بیدار جہاں میں ہے جو نرد دنیا	5	310
134	نہ خوب نہ زشت کا پر یکھا کیجئے	6	311
134	ہے دھوم کہ خوش جموں میں جس کے چہب کی	7	312
134	رہتا ہوں بہ رنگ ابرا کثر دوتا	8	313
134	گزری یک عمر مجھ کوڑو تے زرد تے	9	314
134	دیکھی ہیں تری جھانیں بھاس تک اے یارا	10	315
134	شب سے تاروز بے قراری گزری	11	316
134	لے درو کی میرے کچھ خبر ہے چھ کو	12	317
135	دیکھا ہے نہیں جب سے روئے تاباں تیرا	13	318
135	بیدار معجم کو اے جاناں ہوں نہیں	14	319
135	بیدار رواں ہے اشک دریا دریا	15	320
	(حصہ دوم)		
135	21 بند کہاں ہم رہے پھر کہاں دل رہے گا	1	321
136	گلچین ستائش ہوں حین ساز جہاں کا	2	322
136	داسن کو نامحوں سے تھوایا نہ جائے گا	3	323
137	اشک سے سوئے غمِ عشق بجھایا نہ گیا	4	324
138	اس گل کا چین میں کل مذکور دہن آیا	5	325
138	اہل کمال سے جو ہو اکام، رہ گیا	6	326
139	بھرا ہے وہ مری چشم بڑا آب میں دریا	7	327
140	عاشق نہ اگر دقا کرے گا	8	328
140	کیوں نہ بھاسا رنگ و صفائیں ہوں علمِ آتش و آب	9	329

141	لبے گوں پہ ترے دیکھ بھم آتش و آب	10	330
142	طوبی کی شاخ کا لیے تو اے قلم تراش!	11	331
142	شبنم تو باغ میں ہے ندوں چشم ترکہ ہم	12	332
143	اے ظہور مبداء ایجاد قدرت! السلام	13	333
143	انہوں پہ بھیجے مع وساطت و سلام	14	334
144	کس پری روئے کیا میری، گزر، آنکھوں میں	15	335
145	دیکھے جو نظر بھر وہ دل آرام کسی کو	16	336
145	جو ہوئی سو ہوئی جانے دو ملو بسم اللہ	17	337
146	حسن لالہ یہ الفت تری دکھلاتی ہے	18	338
147	کون بھاں بازار خوبی میں ترا ہم سنگ ہے	19	339
148	دیکھ چشم سب سرخ اس سائی سرشار کی	20	340
148	میر خوں خاں فروز دل افسردہ ہے	21	341
149	تو نے اے جادو نظر! کیا کر دیا	22	342

مختصر برغزل درد

151	5 بند	سا نے وہ ملقا جب آ گیا	1	343
151		برائی تجھ سے عاشق کی مراد	2	344
151		ماہ روئی طیر کم التفات	3	345
152		خوب دؤ رکھتے ہیں سب ناز وادا	4	346
152		میر خوں کب کی تھی دل سے پھری	5	347

مسدس

153	8 بند	امیر عرب شاہ شرب مقام	1	348
153		ملائک پہ شاہ گردوں میر	2	349

153	اگر چہ مقرب و نسل ہیں سبھی	3	350
153	پیہیر کی مانند وہ پاک ذات	4	351
154	گنہ میرے کو ہیں عفویت فریں	5	352
154	حسن سرور لشکرِ ادلیا	6	353
154	عمل نامہ میرا ہے گر چہ سیاہ	7	354
154	تو نے اے جادو نظر کیا کر دیا	8	355

246 تا 155	اختلافِ نسخ
252 تا 2247	فرہنگ
256 تا 253	حواشی مقدمہ

مقدمہ

شیخ عماد الدین شاہ محمدی، بیدار میر و میرزا کے عہد کے ان ممتاز و معروف شاعروں میں شامل ہیں جن کا ذکر بلا استثنا شعرائے اردو کے تمام تذکرہ نگاروں نے کیا ہے۔ شاعر کے علاوہ ایک صاحب سلسلہ صوفی کی حیثیت سے بھی وہ اپنے دور کے مشاہیر میں شمار ہوتے ہیں۔ انھوں نے اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں طبع آزمائی کی ہے اور اپنے دور کے صاحب نظر سخن شناسوں سے اپنے کلام کے اعلیٰ نگری و معنوی معیار اور زبان کی مشکل و رنگی پر خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ ان کا دیوان پہلی بار مولانا محمد حسین محوی صدیقی لکھنؤی نے مقدمہ و حواشی کے ساتھ مرتب کر کے 1935 میں مدراس یونیورسٹی کی جانب سے شائع کیا۔ یہ اشاعت دو حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصے میں اردو کلام اور دوسرے حصے میں فارسی کلام شامل کیا گیا ہے۔ دوسرا ایڈیشن اس کے صرف دو سال بعد یعنی 1937 میں ہندوستانی اکادمی الہ آباد کی جانب سے شائع ہوا، اسے جلیل احمد قدوائی نے مرتب کیا ہے اور یہ صرف اردو کلام پر مشتمل ہے۔ دیوان کی اس مکرر اشاعت کے باوجود بیدار کی شخصیت اور سوانح کے بہت سے پہلو ہنوز محتاج تعارف اور تھمہ تحقیق ہیں۔ ان کے بارے میں بہت سی غلط بیانات، جن کی ابتدا ان تذکرہ نگاروں سے ہوئی ہے جو ان سے زمانی و مکانی قرب کے علاوہ ذاتی روابط بھی رکھتے تھے، رنہ رنہ سلسلات کا درجہ حاصل کر چکی ہیں۔ لہذا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ دیوان بیدار میں تفصیلات ماخذ، تعارف نسخ اور تدوین متن

کے طریق کار وغیرہ کے ذکر سے پہلے ان کے سوانح کے ان پہلوؤں پر ایک مربوط گفتگو کر لی جائے جو ہنوز کھنڈرِ حقیقت ہیں۔

سب سے پہلا مسئلہ جس سے بیدار کے حالات زندگی سے دلچسپی رکھنے والے دو چار ہوتے ہیں، ان کے نام کا ہے، بیشتر تذکرہ نگاروں نے انھیں میر محمدی، میاں محمدی، شاہ محمدی یا محمدی شاہ کے نام سے یاد کیا ہے، ان بظاہر مختلف فیہ ناموں میں میر، میاں اور شاہ کی حیثیت محض اضافی ہے گو یادہ تمام تذکرہ نگار جنھوں نے بیدار کو تذکرہ بالا ناموں سے یاد کیا ہے اس پر متفق ہیں کہ اُن کا اصل نام محمدی تھا، اس کے برخلاف میر حسن جو دہلی کے زمانہ قیام میں ان سے ملاقات کے مدعی ہیں، اُن کا ذکر میر محمد علی کے نام سے کرتے ہیں۔ مصحفی اس سے کچھ اور آگے بڑھ کر یہ اطلاع دیتے ہیں کہ میر محمد علی نام دارود بہ میر محمدی بیدار مشہور راستہ میر حسن اور مصحفی کے علاوہ جن تذکرہ نگاروں نے اصل نام ”میر محمد علی اور عرف میر محمدی قرار دیا ہے ان میں خیراتی لعل بے جگرست، شاہ کمال بی اور احمد علی خاں یکتا و داغ طور پر مصحفی کی تقلید کے معترف ہیں یا ثانوی ذرائع سے اُن کا تذکرہ مصحفی سے استفادہ کرنا ثابت ہے جبکہ جتلا میر محمدی نے نسخہ کے کوکل پر شاہوہ اور نواب علی حسن خاں سلیم سید احمد دہلوی کا اخذ نامعلوم ہونے کے باوجود یہ کہا جاسکتا ہے کہ انھوں نے بھی براہ راست یا بالواسطہ میر حسن یا مصحفی ہی کی پیروی کی ہے۔ عشقی عظیم آبادی کا معاملہ اس سلسلے میں دوسرے تمام تذکرہ نگاروں سے مختلف ہے۔ انھوں نے نام کی تذکرہ بالا مختلف فیہ شکلوں کی داخلی وحدت کو نظر انداز کر کے محمد علی بیدار، میر محمدی بیدار اور محمدی شاہ بیدار کو تین علاحدہ علاحدہ شعاعوں کی حیثیت سے روشناس کرایا ہے۔

عصر حاضر کے مصنفین میں سے جن حضرات نے اپنی تحریروں میں بیدار کا بطور خاص ذکر کیا ہے انھوں نے بھی بالعموم مصحفی ہی کی پیروی کی ہے۔ ان لوگوں میں حکیم عبداللہ مٹلوی، گل رعنا ”سرفہرست ہیں۔ مولانا محمد حسین محوی صدیقی، اس سلسلے میں ان کے فیصلہ کن اقدام کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”بیدار کے اصل نام میں تذکرہ نویسوں کا اختلاف ہے،

بعض نے میر محمدی لکھا ہے اور بعض محمد علی بتاتے ہیں۔ اس

صحیحی کو معصی نے اپنے ”تذکرہ ہندی“ میں، نساخ
 نے ”غن شہرا“ میں اور پھر صاحب ”گل رعنا“ نے سلجھا دیا
 ہے اور یوں فیصلہ کیا ہے اصل نام تو میر محمد علی تھا لیکن
 میر محمدی بیدار کے نام سے مشہور و معروف ہیں۔ اسی مشہور
 نام کو اردو تذکرہ لکھنے والوں نے لے لیا اور اصل نام
 اختصار کے خیال سے نہیں لکھا۔ ۱۱

جلیل احمد قدوائی نے بھی ”گل رعنا“ ہی کے حوالے سے پورا نام ”میر محمد علی عرف میر محمدی
 اختصار بہ بیدار“ لکھا ہے۔ ۱۲

ظلیل الرحمن داؤدی (مرتب دیوان درد) اور پروفیسر وحید اختر مصنف ”خواب میر درد و تصوف
 اور شاعری“ نے درد کے شاکر دوں کے ذیل میں ضمتا ان کا ذکر کیا ہے۔ داؤدی صاحب کا ماخذ
 ”گل رعنا“ ہے چنانچہ وہ بھی میر محمد علی نام اور میر محمدی عرف لکھتے ہیں۔ ۱۳

پروفیسر وحید اختر نے نام کے سلسلے میں شروع میں تذکرہ نگار دوں کے مختلف فیہ بیانات کا ذکر
 کیا ہے۔ بعد ازاں قدوائی کے ”تحقیق سے جمع کیے ہوئے حالات“ کی بنیاد پر ان کے بیان کی
 تائید کی ہے۔ ثناء الحق (مصنف ”میر و سدا کا دور“) نے اس سلسلے میں کسی اختلاف کا حوالہ دیے بغیر
 صرف اتنا لکھا ہے کہ ”اُن کا اصل نام میر محمد علی تھا مگر میر محمدی کے نام سے مشہور تھے“ ۱۴ حیدر بخش
 حیدری تہا تذکرہ نگار ہیں جنہوں نے بیدار کا نام مہدی علی لکھا ہے ۱۵ لیکن اس کی تصدیق کسی قدیم
 ماخذ سے نہیں ہوتی۔ معروف نام اور تخلص کے سلسلے میں متاخرین کے اس متفق علیہ موقف کے
 باوجود امر واقعہ یہ ہے کہ بیدار کا اصل نام محمدی نہیں بلکہ عرفیت تھی۔ محمد علی یا مہدی علی کے اصل نام
 ہونے کا کوئی معتبر ثبوت موجود نہیں۔ اس نام کا حوالہ نہ تو ان کے شجرہ نسب میں موجود ہے اور نہ
 دیوان کے اُن قلمی نسخوں کے ترجموں میں جو شہر بیاہوں میں اُن کی زندگی میں لکھے گئے تھے۔ ان
 میں ایک خود اُن کے حسب خواہش 1192ھ میں تیار ہوا تھا اور دوسرا اُن کے انتقال سے چند ماہ
 قبل لکھا گیا تھا۔ اول الذکر اب اغڑ یا آفس میں اور ثانی الذکر مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ کے
 احسن کلکشن میں محفوظ ہے۔ دونوں کے ترتیبیہ یا ترتیب درج ذیل ہیں:-

(۱) ”تمت تمام شد دیوان بیدار از طبع زاد شاہ صاحب
 مشفق..... شاہ محمدی صاحب سلمہ اللہ المتخلص بہ شاہ بیدار
 بحسب ایمائے شریف ایٹاں بندہ اوصد الدین در بلدہ
 بدایوں بتاریخ ہجرت رجب المرجب یوم یکشنبہ بوقت
 دوپہر (در) 1192 ہجریہ مقدسہ بدستخط خود با تمام
 رسایندہ امید از خوا..... ہندگان، اس کتاب است کہ
 کاتب اور اوراق دراز دعائے خیر لکھی“

(۲) ”تمام شد دیوان میاں محمدی صاحب تحفہ بیدار۔
 ساکن آگرہ، سلمہ اللہ تعالیٰ بروز جمعہ بوقت عصر بتاریخ دہم شہر
 ربیع الاول ۱۲۱۰ ہجری المقدس بہ خط ریک فصیح الدین ولد
 شیخ شمس الدین بن بدر الدین ساکن شیخ پورہ تابع قلع
 بدایوں مضاف صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد“

جلیل احمد قدوائی کو ”دیوان بیدار“ کا جو نسخہ بدایوں کے ایک سیلانی بزرگ اور کتابوں کے
 بیوپاری مولوی حضور احمد سے حاصل ہوا تھا، وہ اب مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ کے قدوائی
 کلکشن میں مخطوط نمبر ۲۷۴ کے تحت محفوظ ہے، اس کے ترقیے میں مصنف کا نام ”مولوی محمدی بیدار
 صاحب اکبر آبادی مرحوم و مغفور بتایا گیا ہے۔ لائبریری مذکور کے حبیب سراج کلکشن میں بی
 مخطوط نمبر ۵۴/۴ اور ۵۴/۵ کے تحت دیوان بیدار کے دو اور قلمی نسخے محفوظ ہیں، ان کے ترقیوں
 میں بیدار کا نام ”شاہ محمدی“ لکھا ہوا ہے۔ اول الذکر میں انھیں ”متوطن بلدہ بدایوں“ بتایا گیا ہے۔
 مولوی عبدالحی صفا بدایونی نے بھی حضرت شیخ عبداللہ شاہ فریدی فاروقی برادر زادہ بیدار کے ذکر
 میں بیدار کا نام میاں محمدی شاہ لکھا ہے علی مولوی محمد یعقوب نیا قادری بدایونی انھیں شاہ محمدی بیدار
 کے نام سے یاد کرتے ہیں ۱۸۱۰ء حیدرآباد خاں نے اپنے ہیرو مرشد حضرت عبداللہ فاروقی متخلص بے
 تاب (متوفی ۲۲ محرم الحرام ۱۲۹۸ھ/۲۶ دسمبر ۱۸۸۰ء) کے حالات میں جہاں ان کے والد اور
 دادا کا ذکر کیا ہے وہیں ان کے تایا شاہ محمدی بیدار کے حالات بھی قلم بند کیے ہیں۔ ان کا بیان ہے

کہ ”محمدی بیدار کے والد کا نام شیخ عین الدین تھا..... ان کے دو بیٹے تھے ایک شاہ محمدی بیدار اور دوسرے شیخ امام الدین.....“ بیچ بیدار کے خاندانی حالات و واقعات سے قریبی واقفیت کے باوجود ”چشتیان رحمت الہی“ کے مصنف نے نام کی جگہ بیدار کی عرفیت شاہ محمدی درج کرنے پر ہی اکتفا کی ہے۔ عرفیت کو ایک خالوادہ رشد و ہدایت سے تعلق کے پیش نظر ان کا نام شاہ کے اضافے کے ساتھ یعنی محمدی شاہ یا شاہ محمدی کی صورت میں قبول کر لینے میں بہ ظاہر کوئی تباہت نظر نہیں آتی۔

لیکن لفظ ”محمدی“ میں نام سے زیادہ نسبت کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ جن تذکرہ نگاروں نے بیدار کا نام ”محمدی“ لکھا ہے ان پر یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ جس طرح صدیقی، فاروقی، رضوی، علوی، نقوی یا جعفری کسی شخص کا اصل نام نہیں ہو سکتا اسی طرح ”محمدی“ کا بھی اصل نام ہونا قریب قیاس نہیں البتہ بیدار جس دور سے تعلق رکھتے ہیں اس میں اور اس کے بعد بھی بہت دنوں تک یہ نسبت عمومیت کے ساتھ اصل نام کے طور پر یا اس کے بجائے استعمال ہوتی رہی ہے، چنانچہ نیاید اپنی کے ”تذکرۃ الصلحی“ میں اس نام کے چار بزرگوں (۱) حضرت شاہ محمدی عرف غلام پیر چشتی نظامی (۲) ملا محمدی شاہ خلیفہ شاہ نظام الدین بریلوی (۳) حضرت شاہ محمدی عرف شاہ غلام خلیفہ شاہ افہام اللہ اور (۴) شاہ محمدی بگلرای کا ذکر موجود ہے۔ الہ آباد دائرۃ شاہ محمدی بھی اسی نام کے ایک صاحب سلسلہ بزرگ کی طرف منسوب ہے۔ شاعروں میں اس نسبتی نام سے موسوم جن لوگوں کا ذکر تذکرہ میں عام طور پر موجود ہے ان میں مندرجہ ذیل اشخاص قابل ذکر ہیں:-

(۱) میر محمدی سپہر (خلف میر سیدی لکھنوی) خوش محرکہ زیبا سخن شاعر (اورمغان گوگل پر شاہ)

(۲) میر محمدی شرف تذکرہ میر حسن گلزار ہماییم دیاض انصافی خوش محرکہ زیبا سخن شاعر (مجموعہ نغز)

(۳) میر محمدی طاہر (میر قطب الدین باطن کے والد)

(۴) محمدی شید امراد آبادی (طبقات الشعرا)

(۵) میر محمدی قربان شاگرد شاہ اللہ خاں فراق خلف میر کلوتیر

(۶) میر محمدی مائل شاگرد قائم

(۷) مولوی محمدی صاحب متخلص بہ نعلی ملقب بہ میاں (مجموعہ نغز)

بیدار کے سوانح کے سلسلے کا دوسرا اہم مسئلہ ان کی سیادت ہے جس میں جمہور کی رائے سے اتفاق ممکن نہیں۔ اکثر تذکرہ نگاروں نے یا تو واضح طور پر خاندانی اعتبار سے ان کا سید ہونا بیان کیا ہے یا ان کے نام کے ساتھ میر کا اضافہ کر کے اس نسبت کی نشان دہی کی ہے۔ صرف قائم چاند پوری، میر حسن اور قد رت اللہ شوق تین ایسے تذکرہ نگار ہیں جنہوں نے اپنے یہاں ان کا نام اس قسم کی کسی وضاحت یا نسبت کے بغیر درج کیا ہے اور اعظم الدولہ سر در وہ واحد شخص ہیں جنہوں نے انہیں شیخ محمدی کے نام سے یاد کر کے عام طور پر مشہور نسبی نسبت کی تردید کی ہے۔ سر سری نوعیت کے ان بیانات سے قطع نظر کیفیت یہ ہے کہ جناب محوی صدیقی لکھنوی کے الفاظ میں "ان کے خاندان اور والدین کا کچھ پتا نہیں چلتا (حتی کہ) تذکروں میں (ان کے) باپ تک کا کوئی ذکر نہیں" (ص ۶۱) امر واقعہ یہ ہے کہ عام طور پر سید مشہور ہونے کے باوجود وہ نہا شیخ فاروقی تھے جو شیخ فرید الدین گنج شکر (متوفی ۸۵۶ھ / ۱۶۲۳ھ) کے سلسلہ اعتقاد سے تعلق رکھتے تھے۔ شیخ موصوف تک بیدار کا سلسلہ نسب پہ تفصیلی ذیل چودہ واسطوں سے ختمی ہوتا ہے۔

شاہ محمدی بیدار بن شیخ عین الدین بن شیخ رکن الدین بن شیخ عبدالحمید بن شیخ عبدالکریم بن
 شیخ سعد اللہ بن شیخ دولہا بن شیخ حسین بن شیخ محمد بن شیخ جہاں شاہ بن شیخ زین العابدین بن مولانا شیخ
 رفیع الدین بن شیخ دؤد بن شیخ محمود بن شیخ بدالدین بن شیخ الاسلام پافرید الدین بن شیخ شکر رحمت اللہ علیہ

بیدار کی والدہ کا نسب بھی شیوخ فریدی ہی کی ایک شاخ سے تھا۔ وہ مشہور صوفی بزرگ حضرت شیخ سلیم چشتی کی اولاد سے تھیں، جن کا سلسلہ نسب آٹھ واسطوں سے حضرت بابا فرید تک پہنچتا ہے۔ بابا صاحب حضرت عمر فاروق کی بیویں پشت میں تھے اور ہندوستان کی ان معروف شخصیتوں میں سے تھے جن کے روحانی فیض سے اس ملک کی نضا آج بھی روشن ہے۔

بیدار کی وطنی نسبت کے معاملے میں بھی تذکرہ نگار متفق الرائے نہیں۔ بعض لوگوں نے ان کا مسقط الراس شاہجہان آباد کی خاک پاک کو منسوب کیا ہے تو بعض نے مستقر الخلائد اکبر آباد کو ان کا وطن اور دہلی کو ان کا مسکن قرار دیا ہے۔ جناب ثناء الحق نے بیانات کے اس اختلاف کی اس طرح توجیہ کی ہے۔

”بزرگوں کا وطن اکبر آباد تھا لیکن ان کا قیام شروع ہی سے

شاہجہان آباد (دہلی) میں رہا۔ اس لیے عموماً شاہجہان آبادی

مشہور ہیں“ ۳۳

بیدار اسی خاک پاک کے رہنے والے ہیں جس کا نام شاہجہان آباد دہلی اور عرف عام میں

دہلی ہے ۳۴

کچھ آگے بڑھ کر زیادہ واضح لفظوں میں اطلاع دیتے ہیں کہ

”بیدار دہلی میں پیدا ہوئے“ ۳۵

آخر میں مولانا فخر الدین دہلوی سے بیعت کے بعد کے زمانے کا حوالہ دیتے ہوئے تحریر

فرماتے ہیں:

”خرقہ خلافت پانے کے بعد اپنے وطن مالوی اکبر آباد (آگرہ)

میں سکونت اختیار کی“ ۳۶

ان بیانات سے بھی یہی موقف سامنے آیا ہے کہ بیدار کا اصل وطن آگرہ تھا لیکن وہ خود دہلی

میں پیدا ہوئے اور عمر کا بیشتر حصہ انھوں نے وہیں بسر کیا۔ اس عام خیال کے برخلاف قدرت اللہ

شوق نے انھیں متوطن بدایوں قرار دیا ہے اور از روئے تحقیق یہی روایت صحیح بھی ہے۔ صاحب اکمل

التاریخ کے مطابق بیدار کے والد شیخ عین الدین فریدی فاروقی بدایوں کے ”نہایت مشاہیر و دسا“

میں سے تھے چونکہ ان کا بدایوں سے باہر جانا ثابت نہیں اس لیے قرین قیاس یہ ہے کہ بیدار بدایوں ہی میں پیدا ہوئے ہوں گے۔ دیوان بیدار کا جو نسخہ انڈیا آفس لائبریری لندن میں محفوظ ہے اور اس کی ایک نقل کتب خانہ اردو اکادمی لکھنؤ میں موجود ہے، اس کا ترتیبہ رجب ۱۱۹۲ھ میں بدایوں میں ان کی موجودگی کا پتا دیتا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عمر کے آخر حصے میں بھی وطن سے ان کا تعلق منقطع نہیں ہوا تھا۔ خاندان کے دوسرے افراد میں سے بیدار کے برادر خورد شیخ امام الدین فریدی فاروقی (متوفی ۱۲۲۶ھ) کے صاحب زادے میاں عبداللہ شاہ فاروقی متخلص بہ بیتاب (متوفی ۲۲/رمحرم ۱۲۹۸ھ) آستانہ قادریہ بدایوں میں حضرت شاہ معین الحق کے مزار کے پہلو میں مدفون ہیں۔

بیدار کے اساتذہ کے سلسلے میں مرزا مرتضیٰ قلی بیگ فراق، خواجہ میر درد اور شاہ حاتم کے نام لیے جاتے ہیں۔ قدیم تذکرہ نگاروں میں گزریزی، قائم چاند پوری، بھی نرائن شیق اور نگ آبادی، امر اللہ آبادی، شورش عظیم آبادی اور تمنا اورنگ آبادی کے یہاں شاگردی سے متعلق کوئی حوالہ موجود نہیں۔ میر نے انھیں ”ازیار ابن مرتضیٰ قلی بیگ فراق“ لکھ کر بالواسطہ ان سے استفادے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جگہ جگہ میر حسن، قدرت اللہ شوق، مصطفیٰ، نواب اعظم الدولہ سرور اور نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ واضح طور پر فراق سے اصلاح بخشن کی نشان دہی کرتے ہیں۔ غلام محی الدین مشتق و جتلا میرٹھی نے فراق کا نام مرتضیٰ خاں قلی بیگ کی بجائے غنی بیگ لکھا ہے جو کسی غلط فہمی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح سعادت خاں ناصر نے بھی بیدار کا ذکر غلطی سے ایک اور ہم تخلص شاعر ثناء اللہ خاں فراق کے ساتھ کے ذمے میں کیا ہے۔ یہ غلطی بظاہر مرتضیٰ قلی بیگ اور ثناء اللہ خاں کے مابین اتحاد تخلص اور ثنائی الذکر کے ایک شاگرد میر محمدی قربان سے بیدار کے نام کی مماثلت کا نتیجہ ہے۔ علی ابراہیم خاں خلیل اور مردان علی خاں جتلا نے کسی خاص شاعر سے مشورہ بخشن کا ذکر کرنے کی بجائے خواجہ میر درد سے دوستی اور معاشرت کے رشتے کے حوالے پر اکتفا کیا ہے۔ مرزا علی لطف نے خلیل کے بیان کے ترجمے کے پہلو پہ پہلو ان الفاظ میں ان کے مافی الضمیر کی وضاحت بھی کر دی ہے۔ دوستوں میں سے خواجہ میر درد تخلص کے تھے..... کہتے ہیں کہ کلام اپنا انھوں نے اصلاح کی تقریب سے خواجہ میر درد کو دکھایا ہے“ ۹۔ قدرت اللہ قائم پہلے تذکرہ نگار ہیں

جنہوں نے مرتضیٰ قلی بیگ فراق اور خولجہ میر درد کے علاوہ شاہ حاتم کو بھی بیدار کے اساتذہ میں شمار کیا ہے، ان کے بیان کے مطابق:-

”درد فارسی نسبت تلمذ بہ.....مرتضیٰ قلی خاں.....فراق
دارود اشعار ریختہ از نظر.....خولجہ میر درد گزرا نیدہ وہ
اصلاح.....شیخ ظہور الدین حاتم ہم رسیدہ.....“

ۛ

حاتم کے علاوہ خوب چند ذکا، مولوی کریم الدین اور لالہ سری رام بھی فراق، درد اور حاتم تینوں سے مشورہ سخن کے قائل ہیں۔ کریم الدین نے حاتم کی ان عبارتوں کو سن و سن اردو میں منتقل کر دیا ہے، ان کے الفاظ یہ ہیں:- ”فارسی میں نسبت تلمذ کی.....مرتضیٰ قلی خاں انتہا ص بہ فراق سے رکھتا ہے اور اشعار ریختہ میں جناب خولجہ میر درد علیہ الرحمہ سے شاگردی اس کو حاصل ہے اور اصلاح اشعار کی شیخ ظہور الدین حاتم سے بھی لیتا تھا۔ بعد کے مصنفین میں رام بابو سکینہ نے بھی خولجہ میر درد کی دوستی و شاگردی اور مرتضیٰ قلی خاں فراق سے فارسی میں مشورہ سخن کے ذکر کے ساتھ ساتھ شاہ حاتم سے اصلاح کلام کی روایت بھی نقل کر دی ہے۔ ان کے الفاظ ہیں:

خولجہ میر درد کے دوست اور شاگرد بھی تھے۔ فارسی میں مرتضیٰ قلی خاں فراق سے مشورہ سخن کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ شاہ حاتم کو کلام دکھایا تھا۔ ۛۛ اس کے برخلاف حسرت موہانی درد سے رشتہ شاگردی کی روایت کو نظر انداز کر کے صرف فراق اور حاتم سے استفادے کا ذکر کرتے ہیں:

”فارسی میں مرتضیٰ قلی خاں فراق کے شاگرد تھے اور اردو میں شاہ حاتم سے اصلاح لیتے تھے“ ۛۛ حکیم عبدالحی کا موقف یہ ہے کہ ”مرتضیٰ قلی بیگ فراق سے فارسی میں اور حسرت خولجہ میر درد سے اردو میں مشق سخن کی۔ خلیل احمد قدوائی درد سے نسبت شاگردی کے معاملے میں پوری طرح مطمئن نہیں تاہم قوی روایات“ اور قیاسی شواہد، کے پیش نظر مولوی عبدالحی کی بات کو مان لیتا ہی مناسب خیال کرتے ہیں۔ خلیل الرحمن دلاؤ دی اور ثناء الحق نے کسی بحث میں الجھے بغیر صاحب ’گل رعنا‘ کے موقف کو ”قرین صواب“ قرار دیا ہے۔ پروفیسر وحید اختر تک حاتم کی شاگردی کی روایت صرف ”غم خانہ جاوید“ کے واسطے سے پہنچی ہے اس لیے وہ اسے قابل اعتنا نہیں سمجھتے اور

مرتضیٰ قلی بیگ فراق کی شاگردی کو اپنے بعض پیرو مصنفین کی طرح صرف فارسی شاعری تک محدود تصور کرتے ہیں جبکہ اردو میں خواجہ میر درد سے نسبت تلمذ کی تصدیق ان کے بقول تذکرہ نگاروں کے بیانات کے علاوہ ”دوسرے ذرائع“ سے بھی ہوتی ہے۔ ان دوسرے ذرائع میں بیدار سے منسوب خواجہ میر درد کی وفات کا ایک قطعہ تاریخ حکیم آغا جان میث کا ایک قطعہ اور بیدار کے کلام کی داخلی کیفیت شامل ہے۔ محوی صدیقی اور جلیل احمد قدوائی نے بھی انہی تین شواہد کو اپنے استدلال کی بنیاد بنایا ہے درد کی تاریخ وفات قطعہ کے آخری دو شعر درج ذیل ہیں۔

بندۂ بیدار کاں جست از قلا مائش کے
جست از وقت وصال وروز و ماہش چوں خبر
پاس باقی مائدہ آں شب ہائے گریاں بہ گفت
ہائے بود آدینہ و بست و چہارم از صفر
حکیم آغا جان میث کا مطلع یہ ہے

بحرم کا میں شاگرد وہ بیدار کے شاگرد
ہے عیش سلالہ مراہوں درد و اثر تک

عیش کا یہ مطلع بیدار کے اساتذہ کی فہرست میں فراق، درد اور حاتم کے ساتھ اثر کے نام کا اضافہ کرتا ہے۔ محوی مرحوم کے بقول ”ان سب میں پہلے اور اکثر قوی روایتوں کے موافق صرف فراق ہی ان کے استاد تھے“ سید حاتم اور اثر کی شاگردی کی روایت ان کے نزدیک بھی معتبر نہیں جب کہ درد سے رفیع تلمذ کو قدوائی صاحب کی طرح انھوں نے بھی کسی قدر پس و پیش کے ساتھ قبول کیا ہے۔ چنانچہ ان کے نزدیک بیدار اگر درد کے شاگرد ہوتے تو یہ بات بیدار کے معاصرین خاص کر میر اور مصحفی سے چھپی نہ رہتی..... یہ جو مشہور ہو گیا ہے کہ درد کے شاگرد تھے تو اس کے دو سبب معلوم ہوتے ہیں (۱) یہ کہ حضرت درد سے بہت زیادہ دوستانہ تعلقات رکھتے تھے (۲) دہلی سے فراق کے چلے جانے اور خواجہ میر درد سے خصوصیت بڑھنے کے بعد انھیں بھی اپنا کلام بہ غرض اصلاح دکھانے لگے۔ تذکرہ گلزار ابراہیم اور گلشن ہند کے علاوہ عیش دہلوی کے منقولہ بالا شعر سے بھی شاگرد درد ہونے کی تائید ہوتی ہے۔ اس شعر سے درد کے علاوہ بیدار کا شاگرد اثر ہوتا

بھی پایا جاتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ درد کے بعد اثر کو بھی کچھ دنوں کا کام دکھایا ہو مگر میرا خیال تو یہ ہے کہ اثر شخص برائے قافیہ ہے“ ۵۱

شاگردی سے متعلق ان تمام بیانات میں محوی صاحب کا یہ قول کہ قوی روایتوں کے مطابق صرف فراق ہی بیدار کے استاد تھے تحقیقی طور پر زیادہ قرین صحت معلوم ہوتا ہے۔ درد کی شاگردی کے معاملے میں، میر، میر حسن، قدرت اللہ شوق، سرور، آرزو اور شیفتہ کی خاموشی بے حد معنی خیز ہے۔ اگر بیدار نے فی الواقع درد سے اصلاح لی ہوتی تو ان تذکرہ نگاروں میں سے کم از کم ایک دوا سے ضرور واقف ہوتے۔ اس سبب شاگردی کے اولین راوی مرزا علی لغف نے بھی ”کہتے ہیں“ سے اپنی بات شروع کر کے بالواسطہ اس روایت کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ قدوائی صاحب محوی صاحب اور پروفیسر وحید اختر نے درد کی وفات کے جس قطعہ تاریخ سے استدلال کی ہے اس سے اولاً تو قطعہ نگار کا مرحوم شاعر سے اصلاح لینا ثابت نہیں ہوتا، ثانیاً یہ قطعہ بیدار کا طبع زاد نہیں، ان کے ہم شخص شاعر رائے ستاحہ سنگھ بیدار کی تصنیف ہے۔ مؤخر الذکر بیدار خواجہ میر درد اور ان کے افراد خاندان کے ارادت مندوں میں سے تھے، چنانچہ انھوں نے اس خاندان کے کئی اشخاص کی زندگی کے اہم واقعات کی تاریخیں لکھی ہیں ۵۲ یہ تاریخ بھی انھی میں سے ایک ہے لیکن اتحاد شخص کی بنا پر بالعموم شاہ محمدی بیدار کے نام سے نقل کی جاتی رہی ہے۔ پیش کے مقطع میں جس سلسلہ شاگردی کی نشان دہی کی گئی ہے اس پر بھی اس قسم کے شبہات وارد ہو سکتے ہیں۔

بیدار کی تاریخ وفات بھی ان کے سوانح نگاروں کے درمیان مابہ التزاع ہے۔ قدیم تذکرہ نویسوں میں عشق عظیم آبادی پہلے شخص ہیں جنھوں نے ان کے سال وفات کی نشان دہی کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ”محمدی شاہ بیدار از مریدان مولوی فخر الدین..... در سنہ یک ہزار و دوصد و دو از دہ ہجری از سر اسے قانی بہ ملک جاودانی رحلت نمود“ ۵۳ اشپرنگر نے بھی اپنے تذکرہ شعرا میں اسی روایت کا اتباع کیا ہے۔ ۵۴ گارسین دہاسی کے بقول بیدار ۹۳۱ھ میں آگرے میں قیام پذیر تھے اس کے بعد وہ دہلی واپس آئے اور وہیں ۱۲۱۲ھ (۹۸-۹۷ھ) میں ان کا انتقال ہوا“ ۵۵۔ ۵۶ اس کے برخلاف مولوی مہدائتی صاحب ”گل رعنا“ کے نزدیک ان کا سال وفات ۱۲۰۹ھ ہے۔ لالہ

سری رام نے لکھا ہے ”بمقام آگرہ ۱۷۹۳ء میں انتقال فرمایا“ بی اور رام بابو سکینہ لکھتے ہیں: ”آخری عمر میں دلی سے آگرہ چلے گئے جہاں ۱۲۰۹ھ بمطابق ۱۷۹۴ء میں انتقال کیا اور وہیں مدفون ہیں“ ۳۱ ڈاکٹر گراہم جلی نے غالباً روایات کے اسی اختلاف کی بنا پر یہ نظر احتیاطان کا زمانہ وفات ۱۷۹۳ء اور ۱۷۹۷ء کے مابین قرار دیا ہے۔ ۳۲ جلیل احمد قدوائی اور محوی صدیقی عشقی کی روایت سے باخبر نہیں۔ ”دیوان بیدار“ کے ان دونوں مرتبین نے مولوی مہدالحی کے اتباع میں ۱۲۰۹ھ کو بیدار کا سال وفات قرار دیا ہے۔

محوی صدیقی نے سنہ ہجری کے ساتھ سنہ عیسوی ۱۷۹۳ء کی بھی نشان دہی کی ہے۔ خلیل الرحمن دہلوی بھی ۱۲۰۹ھ کی روایت سے متفق ہیں لیکن وہ اس کی مطابقت ۱۷۹۴ء سے کرتے ہیں ۳۳ مولانا امتیاز علی مرثی، جناب ثناء الحق اور ڈاکٹر وحید اختر نے ذاتی طور پر کسی فیصلے تک پہنچنے کے بجائے تذکرہ نگاروں کے مختلف فیہ بیانات کے ذکر پر اکتفا کیا ہے چنانچہ مرثی صاحب کا ارشاد ہے ”درگل (رعنا) و غم خانہ (جادید) نوشتہ شدہ کہ در ۱۲۰۹ھ (۱۷۹۳ء) رحلت کردہ اشپر نگر دقائش رادر ۱۲۱۲ھ (۱۷۹۷ء) معرفی کردہ“ ۳۴ ثناء الحق لکھتے ہیں: ”عشقی کی روایت کے بموجب شاہ محمدی کا انتقال ۱۲۱۲ھ (۱۷۹۸ء) میں ہوا لیکن صاحب ”گل رعنا“ نے میر محمدی بیدار کی تاریخ وفات ۱۲۰۹ھ (۱۷۹۵ء) لکھی ہے“ ۳۵ ڈاکٹر وحید اختر نے بھی ذاتی طور پر کوئی رائے قائم کرنے کی بجائے صرف دوسروں کی بیانات نقل کر دینے پر اکتفا کیا ہے۔ ان کا بیان ہے: ”گل رعنا میں سنہ وفات ۱۲۰۹ھ (۱۷۹۳ء) اور اشپر نگر کے بیان میں ۱۲۱۲ھ (۱۷۹۷ء) لکھا ہے“ ۳۶

پروفیسر مفتی خالد بن احمد عشقی کی روایت سے باخبر نہیں، انھوں نے ”گلشن ہند“ مولفہ حیدر بخش حیدری اور تذکرہ آزر دہ (مفتی صدر الدین آزر دہ) دونوں کو مرجع کر کے شائع کیا ہے اور ان کے حواشی میں بیدار کا سال وفات حتمی طور پر ۱۲۰۹ھ قرار دیا ہے ۳۷۔ لیکن تذکرہ آزر دہ کے حاشیے میں اس کے ساتھ ہی انھوں نے صاحب ”اکمل التاريخ“ کا بیان بھی نقل کر دیا ہے جس کے مطابق بیدار کا انتقال بمقام آگرہ ۱۲۱۰ھ میں ہوا تھا ۳۸۔

تذکرہ بالا ماخذ کے حوالے سے بیدار کے سال رحلت سے متعلق بنیادی طور پر تین مختلف فیہ بیانات ہمارے سامنے آتے ہیں۔ ایک کے مطابق ۱۲۱۲ھ میں، دوسرے کے بموجب

۱۲۰۹ھ میں اور تیسرے کی رو سے ۲۷ ربیع الثانی ۱۲۱۰ھ کو فوت ہوئے۔ ۱۲۰۹ھ از روئے تقویم ۲۹ ربیع الثانی ۱۲۰۹ھ کو شروع ہو کر ۱۷ جولائی ۱۷۹۵ کو ختم ہوا جب کہ ۱۲۱۲ھ ۲۶ جون ۱۷۹۷ء کا تقابلی ۱۲ جون ۱۸۹۸ء کے مطابق ہے۔ اس لیے جن لوگوں نے سنہ ہجری کے بالمقابل صرف ایک سنہ عیسوی تحریر کیا ہے ان کے بیانات بہ اعتبار ظاہر تحقیق کے معیار پر پورے نہیں اترتے جب کہ امر واقعہ یہ ہے کہ بیدار کی صحیح تاریخ وفات وہ ہے جو تذکرہ آذرودہ کے حاشیے میں ”اکمل التاریخ“ کے حوالے سے نقل ہوئی ہے اس کتاب مذکور میں اس واقعے کی تفصیل اس طرح بیان کی گئی ہے:-

بقام آگرہ بمادہ ذی الحجہ ۲۷ تاریخ کو ۱۲۱۰ھ میں وصال ہوا۔ مزار شریف قریب اکبری مسجد زیارت گاہ خلافت ہے۔ بالین مزار پر تاریخ کندہ ہے۔ ۳۹

بیدار کہ بود فجر اہل عرفاں ہر کہ کہ ازیں سراے فانی بگذشت
تاریخ برائے حلتش ہاتف گفت آں ہادی آفاق بحق واصل گشت

بیدار کے مزار کے سرہانے یہ کتبہ اب بھی موجود ہے۔ لیکن اس کے اندراجات کی تصدیق نہیں ہو سکی چنانچہ یہ کہنا دشوار ہے کہ مصرع تاریخ کے نیچے جو سنہ درج ہے وہ صاحب اکمل التاریخ کے بیان سے مطابقت رکھتا ہے یا نہیں۔ جناب معظم علی شاہ، صدر شعبہ نفسیات سینٹ جانس کالج، آگرہ تحریر فرماتے ہیں:

”حضرت شاہ بیدار صاحب کا مزار شریف خواہ ہنری منڈی میں واقع ہے۔ لوح مزار پر جو قطعہ درج ہے وہ پڑھا نہیں جاسکتا کیونکہ اس پر متواتر سفیدی کی وجہ سے سب بھپ گیا ہے۔ اگر اس کو صاف کیا جائے گا تو اندیشہ ہے کہ حروف تلف ہو جائیں اور لوٹ جائیں اس لیے مطابقت ممکن نہیں۔“ مکتوب نامہ پروفیسر حنیف نقوی صاحب ۵۰۔

اس مادہ تاریخ میں ”آں“ اور ”آفاق“ کے الف محدودہ کا ایک ایک عدد لیا جائے تو اس سے ۱۲۱۰ھ برآمد ہوگا۔ اس کے برخلاف اگر دو عدد محسوب کیے جائیں تو کل اعداد کا مجموعہ ۱۲۱۲ھ ہوگا۔ عشق نے بظاہر اسی موخر الذکر حساب کی بنیاد پر بیدار کا سال وفات ۱۲۱۲ھ تحریر کیا ہے لیکن ان کے یہاں اس مصرع تاریخ کا کوئی حوالہ موجود نہیں جبکہ مولانا فیاض

القادری بدایونی نے قطعہ تاریخ بھی نقل کیا ہے اور سال وفات کے ساتھ تاریخ وفات بھی درج کی ہے۔ اس اہتمام کے پیش نظر ان کے بیان کی صحت پر یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی، چنانچہ ان کی کتاب کے اس حوالے کی بنیاد پر اس سلسلے کے دوسرے تمام بیانات سے صرف نظر کرتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ بیدار کی صحیح تاریخ وفات ۲۷ رذی الحجہ ۱۲۱۰ھ مطابق ۳ جولائی ۱۷۹۶ء ہے۔

بیدار ایک صاحب سلسلہ صوفی تھے۔ صوفیہ کی روایت کے مطابق ان کے مزار پر سالانہ عرس بھی ہوتا ہوگا نواب مصطفیٰ خاں شیفہ کے ایک شاگرد شفیٰ خدا حسین خدا ساکن ڈیہائی ضلع بلند شہر کی ایک غزل کے مقطع سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً اسی عرس کے موقع پر ایک مشاعرہ بھی منعقد ہوتا تھا جس میں آگرے کے تمام شاعر شریک ہوتے تھے۔ یہ مقطع درج ذیل ہے۔

اے خدا چل کر مزار حضرت بیدار پر شاعران آگرہ کو بھی غزل خواں دیکھیے
بیعت :-

شاہ عبدالستار دہلوی کا شمار اپنے دور کے بزرگان دین میں ہوتا تھا، بیدار ابتداً انہی کے ارادت مندوں میں شامل تھے چنانچہ ان کے انتقال پر انھوں نے اپنی ایک فارسی مثنوی ”شیرہ درج اولیائے عظام“ میں ان سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کیا ہے اور آخر میں دو شعری قطعہ تاریخ موزوں کر کے اس کے چوتھے مصرع ”داوود کلھن فردوس مقام اعلیٰ“ سے ان کا سندہ وفات ۱۱۷۰ھ برآمد کیا ہے، قطعہ مذکور اور مثنوی کے وہ اشعار جن سے بیدار کی شاہ موصوف سے ارادت و محبت ظاہر ہوتی ہے، بطور ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

رہرو دین و سر قافلہ عبدالستار
دلی مملکت فرد و دنیا بزار
مظہر کشف و کرامت میجاں ذاتش بود
ذکر و تسبیح خدا در ہمہ ادعائش بود
پر من، مرشد من، ہادی من آں شاہ است
کہ زمہرش دلم الوار فشاں چوں ماہ است

حاصل آتاں کہ ازد ذوق فقیری کرد
 خاک بر فرق امیری و وزیری کردند
 زیں مکاں کرد چوآں عارف حق نقل مکاں
 خواستم این کہ کسم قطعہ تاریخ یاں
 ہم دریں فکر دلم بود زشب تابہ سر
 کہ کجا کرد نزول آں عہ مقبول خدا
 ہاتھ غیب بمن گشت کہ او را بیدار
 داد حق گلشن فردوس مقام اعلیٰ

۱۷۰ھ

مرشد اول شاہ عبدالستار کی دقات کے بعد بیدار مولانا فخر الدین معروف بہ فخر السلف
 ولدین، جو ایک جید عالم اور صاحب طریقت بزرگ تھے، کے مرید ہوئے، مولانا نے موصوف
 سے انھیں بے حد عقیدت تھی۔ بقول مصنفی ”ہر گاہ کہ از عرب سرانے در مدرسہ غازی الدین خاں
 برائے دیدن آں بزرگ ی آئے“

مرشد اول کی طرح بیدار نے اپنے مرشد ثانی کی بھی قریف و توصیف میں اشعار کہے ہیں
 اور ان کی دقات پر قطعہ تاریخ نظم کر کے نثرانہ عقیدت پیش کیا ہے، وہ توصیفی اشعار مع قطعہ
 تاریخ دقات درج ذیل ہیں۔

حق گمیر بحر کمال فخر الدین
 فلک جناب و ملائک خصال فخر الدین
 بحال ہر کہ دمہ چوں خدا شفیق و رحیم
 معین شرع نبی متصف بخلق مہم
 کریم بندہ نوازا بحر مجاہد ایساں
 مرا چہ آئینہ بر روی خویش گن جیراں
 زبوں خویش دماغ دلم مضر گن

بنور جلو تو باشد آشیانہ من
 زشیر دہر نگہ دار دربان خودم
 بر بخانہ کے غیر آشیان خودم
 چو روز حشر بیک نیزہ آفتاب آری
 مرا بجز نوائے محمدی داری
 یا عارچہ زن مجھ گناہ طاصبت تو
 زلطیف عام تو دارم امید رحمت تو
 زچشم خلق پوش از کرم گناہ مرا
 بکب حقو بشر نامہ سیاہ مرا
 پیاد خویش تم دار روز و شب مشغول
 گل دُعاے مرا بخش رنگ آب قبول
 مکن زیادہ ازیں عرض حال بس بیدارا
 عنان رحمت ادب رازدست خود مگذار
 (شجرۃ مدح اولیاء سلسلہ بیچہ مصنف)

بیدار تہ کروں میں

نکات اشعرا بیدار تخلص، جوانے است از یاران مرتضیٰ قلی بیک فراق، مصرع ریختہ درست
موزوں ی کند، و مرزا مرتضیٰ قلی شاعر مربوط فاری است۔ اکثر در محسبہا
بافتیر بہ گری پیش ی آید۔ از بیدار است۔ (ایک شعر) نکات اشعر (نثر)
انجمن (صفالاس..... الخ

گردیزی بیدار بر حاش آگهی دست نہادہ۔ ایک شعر صفالاس..... الخ۔
(تذکرہ ریختہ گویاں از گردیزی ص ۱۵ طبع ۱۹۳۳)

گل عجائب بیدار معنی یاب خوش گفتار۔ بیدار۔ احشائے تفسیر معلوم نہدہ ظاہر از
ہند است از دست (گل عجائب، ص ۳۶-۱۳۴، ۱۵۱ شعر، ردیف دار ترتیب
سے انجمن ترقی اردو اور گل آباد کن)

مخزن نکات میاں محمدی بیدار از خوبان روزگار است۔ نمی چیز و نہوار و از چندی تفسیر لباس
کردہ ہاستغائی تمام سر برد۔ بافتیر
آشناست:

صفالاس دگو ہرے نروں ہے تیرے دنداں کو
کیا تھ لب نے ہم رنگ خیالت لعل و مرجان کو
مخزن نکات: (۱) مجلس ترقی ادب لاہور (ص: ۱۶۷)، (۲) نکسی انڈیشن
اتر پردیش اردو اکادمی ص: ۷۱

چمنستان شعرا شاعریت خوش گو بظرف ہندوستان۔ میر تقی میر در ترجمہ اویز کردہ نکات
اشعرا ایں دو بیت (مصرع) بنام اوی نورسد۔
صفا الماس..... کو،
کیا..... کو
(ص۔ طبع اول)

تذکرہ میر حسن میاں محمد علی المتخلص بہ بیدار۔ از شاگردان مرتضیٰ قلی بیگ کہ شاعر فارسی گو بود
دقائق تخلصی نمود، قریب چارہ سال شدہ باشد کہ فقیر اور اور لباس و روی
در شاہ جهان آباد دیدہ بود۔ طبع در دمنہ داشت باریک دہلی بہ زیور علم و حیا
آراستہ معلوم نیست کہ المجلال کیاست۔
تذکرہ میر حسن..... طبع ص

گلشن سخن بیدار۔ از رد سائے دہلی است۔ مخمور کامل شعور، ہم عصر خواجہ میر درد۔ دیوانش
یک ہزار پانصد بہ نظر آمد۔ کلامش دلچسپ و آسمش میر محمدی۔ این ابیات از
فتحب دیوان دوست کہ تحریری آید: (۱۰۴ اشعر) گلشن سخن از چلا
ص ۷۵

تذکرہ آزرده بیدار تخلص میر محمدی سید صبح النسب۔ مولدہ و نشاء وے اکبر آباد۔ در نہایت
در دہلی گوشہ گیری و درستی اخلاق بود۔ در شعر شاگرد مرتضیٰ قلی بیگ است گاہ گاہ
اشعار خوب ہم آزرده سر زدہ دوست، (لہ شعر) ص ۷۷

مجمع الانتخاب بیدار۔۔۔ میر محمد علی نام دارد وہ میر محمدی بیدار مشہور ہست احوال بزرگوار
از تذکرہ مصحفی صاحب معلوم شد کہ شاعر مر تقی قلی یک فراق تخلص است وہ
اکبر آباد استقامت دارد۔
(مجمع الانتخاب ص ۱۲۲) یہ حوالہ تین تذکرے ص ۶۰

سرت افزا بیدار ایس بیت آبدار از دست ماسوائے آن از مجمع احوال و اشعار دے طبع بیدار
ملخص اخبار خیر دار نہ کردہ۔
شعر: صفا الماس۔ دندان کو سر جاں کو ص ۲۲

تذکرہ سراپاخن (الف) ”شاعر نامہ میر محمدی بیدار، باشندہ دہلی، صاحب دیوان شاکر
مر تقی قلی خاں فراق“۔ سراپاخن ص ۲۶۷
(ب) شاعر نامہ میر محمدی بیدار باشندہ دہلی صاحب دیوان شاکر مر تقی قلی
خاں فراق“ (سراپاخن ص ۲۶۹)

خن شعرا بیدار تخلص میر محمد علی عرف میر محمدی دہلوی شاکر مر تقی قلی خاں فراق و مرید
حضرت مولانا فخر الدین، شعر گوئی میں اچھی مشق پیدا کی تھی۔ اکبر آباد میں
جا کر راہی ملک ہوا ہوئے۔ صاحب دیوان گزرے۔ سعادت خاں ناصر نے
جوان کو میر محمدی تخلص بہ قربان کے دھوکے میں ثناء اللہ فراق کا شاکر دکھا ہے
غلطی کی ہے۔

خن شعرا۔ عبدالغفور نساخ ص ۷۵-۷۴-۷۳ شعر
گلشن بے خار۔ مصطفیٰ خاں شیفتہ ص ۳۷-۳۵-۳۱ شعر

تذکرہ ہندی بیدار کہ میر محمد علی نام دارد و میر محمدی بیدار مشہور است۔ شاگرد سر قاضی قلی بیگ
فراق تخلص کہ شاعر فارسی کو گذشتہ جوانیست محمد شاہی قاسمیت حال خود را بہ لباس
درویشی آراستہ دارد یعنی پھینٹ گیری بر سر تاجی بند و دیگر لباس او بہ طور
دنیا داران است در عرب سراے اقامت دارد و دیوان ریختہ اش مشہور است۔
زبانش بسیار شستہ و رفته۔ کم کم فکر شعر فارسی ہم می کند چنانچہ اشعار فارسی خود
را نیز از قسم چند غزل و رباعی و دوسرہ قصیدہ کہ در نعت منقبت و غیرہ گفتہ بر پشت
سر درق دیوان خود نوشتہ داخل ساختہ۔ چوں اعتقاد بجانب فخر الدین صاحب
بسیار داشت ہر گاہ کہ از عرب سراے در مد رسہ غازی الدین خاں براے دیدن
آں بزرگی آمد۔ گاہ بہ فقیر ہم اتفاق ملاقات می افتاد و صحبت شعر بہمان می
آمد۔ حالاً گویند کہ از چندے در اکبر آباد رونق افزا است۔ دیوانش بہ نظر فقیر
گذشتہ انتخاب اوست۔ ۲۷ شعر
تذکرہ ہندی از مصطفیٰ (اثر پردیش اردو اکادمی طبع اول) ص: ۳۹

تذکرہ گلزار بیدار تخلص دہلوی موسوم بہ میر محمدی از دوستان خواجہ میر درد است باختر سراپا
ابراہیم دہلی ہم ہم فواید اشعار مدون است گویند اشعار خود را از نظر آں قرادہ سخنوران
گذرانیدہ و دین ولاد یوانش در نظر این خاکسار رسیدہ این اشعار چکیدہ قلم
اوست۔ (۷۵ شعر) ص: ۵۱۲۔

گلشن سخن بیدار۔ از دوساے دہلی است۔ سخنور کامل شعور، ہم عصر خواجہ میر درد، دیوانش
یک ہزار پانصدہ نظر آمدہ کلاش دلچسپ و آسمش میر محمدی، این ابیات از منتخب
اوست کہ تحریری آید۔ (گلشن سخن ۴۰۴ شعر مردان علی خاں مجتہد لکھنوی ص
۸۱۔ ۵۷ سال تصنیف ۱۱۹۵ھ مطبوعہ ۱۱۹۶ھ مجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ مسعود
حسن رضوی ادیب۔)

گلشن بے خار بیدار تخلص میر محمدی اصلش از دہلی زمان بسیر بدایں دیار در عرب سرائے کہ سر
 کردہ از جہان آباد جانب جنوب است، اقامت داشت۔ باز بہ اکبر آباد نقل
 کردہ، طرح سکون انداشت وہم در آں جا روح پاکش جسد عنصرے را خیر باد
 گفت۔ از شاگردانہ مرتضیٰ قلی بیگ فراق شمرہ ی شود۔ کسب باطن از خدمت
 مولانا فخر الدین مسودہ، مہارتی شایان بدست آوردہ، صاحب دیوان است۔
 ایں اشعار از آں التفات یافت۔

(۳۱ شعر)۔

گلشن بے خار ص: ۳۵ تا ۳۷

مولفہ نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ شائع کردہ: اتر پردیش اردو اکادمی لکھنؤ پیش نظر
 از محمود الفی (چیرمین) بتاریخ ۷ مارچ ۱۹۸۲ (نکسی ایڈیشن)

تذکرہ خوش چشم مست کا پیار میر محمدی، تخلص بیدار، شاگرد شاہ اللہ خاں فراق من کلامہ

معرکہ زیبا (۱۱) شعر ص ۹۷ تا ۱۹۵

مجلس ترقی ادب لاہور طبع اول ۱۹۷۰

تذکرہ گلشن ہند بیدار تخلص میر محمدی نام، شاہجہان آبادی، دوستوں میں خوبہ میر درد کے تھے۔

مع گلزار ابراہیم نزاکت سے معنی کے بخوبی آشنا اور زبان دانان دلی سے ہمیشہ ہم نوا رہے ہیں

مرزا علی لطف کہتے ہیں کہ کلام اپنا انھوں نے اصلاح کی تقریب سے خوبہ میر درد کو دکھایا ہے

اور اس نقاد بازار معانی سے قائدہ بہت سا اٹھایا ہے۔ زبان ریختہ میں صاحب

دیوان ہیں کچھ اشعار منتخب ان کے دیوان کے لکھے گئے یہاں ہیں۔

ص ۵۷ تا ۷۵ (۸ شعر)۔

عمدہ منتخبہ [بیدار قلم] شیخ محمدی، اسطش از مستقر الخلافہ و مسکنش در عرب سراے، کہ دو
 کردہ از دار الخلافہ طرف مشرق واقع ست، شاگرد و مرثیٰ نکی بیک شاعر فارسی
 گو۔ شیخ موصوف از تعلقات و نیادی وادستہ بود بہ لباس درویشی آراستہ من
 جملہ خلفائے جناب مجددی حضرت مولوی محمد فخر الدین قدس سرہ^۱ است
 ۔ در شعر گوئی... کلاش مطبوع۔ از ایں جا بہ وطن خود رفتہ مسکن اختیار کردہ بود،
 ہاں جا بہ رحمت حق پیست۔ از نتائج طبع اوست۔ (۳۳ شعر)
 (اشاعت اول مارچ ۱۹۶۱ء ص: ۳۷)

عقد ثریا بیدار میر محمدی بیدار از مشاہیر شعراے ریختہ گواست گاہ گاہے فکر شعر فارسی ہم
 کردہ کی کند۔

(دو شعر فارسی) عقد ثریا۔ پاکستانی ایڈیشن، طبع دوم ۱۹۷۸ء

تذکرہ روز روشن بیدار: میرزا محمدی اکبر آبادی درویشی معزول و قانع و متوکل از مریدان مولانا
 فخر الدین دہلوی قدس سرہ بود۔ چند روز قبل از وفات خود کتابی نوشت کہ فقیر
 فلان تاریخ فلان ماہ و فلان روز و فلان وقت ازین عالم فانی نقل بہ دجہان
 جادیدانی خاصہ نمود۔ دوستان از راہ مہربانی بہ نماز جنازہ ام نوازند و گمان بہ و
 قور آمد۔ (۷ شعر فارسی)

تذکرہ روز روشن مظفر حسین صبا، ص: ۱۳۶ تا ۱۳۲ انتشارات کتاب خانہ رازی
 طہران ۱۳۳۳

بہار بے خزاں بیدار قلم میر محمدی در اکبر آباد طرح اقامت کی انداخت و در کسب باطن ہم
 اشتغال داشت، از خدمت مولانا فخر الدین خرقہ خلافت و بر کردہ، نبش
 در دست داشت، دیوان مشہور دارد (دو شعر)

بیدار۔ شاہ محمد (ی) مرحوم است وے از سادات مشفق الخلفاء اکبر آباد بود
 اگرچہ بہر دو زبان سخن ی گفت آما بیشتر میل بر سخنہ کوئی (داشت) در فارسی
 نسبت (کلمہ) بر دے [ایران] از خوبی التیام مرتضیٰ قلی خاں نام المصنف
 مخلص [و وفات] بہ [فراق] دارد و اشعار بر سخنہ از نظر تربیت اثر [مضمار سخن
 سازی را] یکہ تاز مرد خوبہ میر درد گذرانیدہ و با صلاح استاد اکثرے از سخن پر
 و از ان عالم شیخ ظہور الدین حاتم ہم رسیدہ و نسبت ارادہ بہ شاہ عبدالستار مرحوم
 کہ یکے از برگزیدگان حضرت ستار المعجب، علام الغیوب بود جل جلالہ و عم نوالہ
 داشت در آخر ہا اسکساب قواعد سعادت و نیکوئی و استحصال قوانین عبادہ و خدمت
 اجوئی از جناب کرامت انتساب زبدۃ الاولیاء مولائی دملوا، جمیع المومنین
 مولانا محمد خیر الدین قدس سرہ (نمودہ) مثال خلافت حاصل فرمودہ مختصر کلام
 مردے بود ظاہرش بہ لباس فقر و درویشاں آراستہ و باطنش بہ صلاح و تقویٰ پیر
 است، خوش گو شیریں گفتار پاکیزہ، خوش فرشتہ کردار مدستے در سراے عرباں رخت
 اقامت انگندہ بوطن اصلی مراجعت نمودہ خلق را ہدایت راہ مولانا فرمودہ از ماں
 جابر رحمت حق در پیوست غفر اللہ لہ و سائر المومنین شعرش بسیار با کیفیت و بیستکی
 و بہ نہایت حلاوت و دبستگی است بندش الفاظ و استخوان بندی آں بدرجہ اعلیٰ
 دارد و بایں ہمہ نزاکت معانی بہ وجدان نازک خیالاں خلیے سازد۔ بر قاسم
 بیچ مدان سراپا نقصان لطف و عنایت از ہرچہ تمام تر مبذول ی فرمود از فرمود
 ہاے آں عالی نظرت ہشاد و دود بیت در ایں جا شہت اقامتہ علی عنہ
 (۸۲ شعر) مجموعہ نغز جلد اول ص ۱۱ تا ۱۲۳

گلشن ہند حیدر بیدار تنکس نام میر مہدی (محمدی) ساکن شاہجہان آباد طبع عالی رکعتے تھے یہ اُن
 بخش حیدری سے ہے۔ (دو شعر ص ۴۲-۴۳)
 مرتبہ بخار الدین احمد مطبوعہ ۱۹۶۶

تذکرہ عشقی

(الف) بیدار تخلص اسمش محمد علی از شاگردان مرتضی قلی فراق تخلص مردے

دارست مزاج در عهد محمد شاہ فردوس آرام گاہ بود۔ در شاہجہان آباد بہ لباس
نقر و شائگل حالی گذرانید۔ از دست: (د شعر) ص ۸۷

(ب) بیدار تخلص، اسمش میر محمدی، ساکن شاہجہان آباد و تربیت یافتگان خواجہ

میر درد است، کلامش سلاست در روانی دارد، از دست

(۷ شعر) ص ۹۱

(ج) بیدار تخلص، اسمش محمدی شاہ از مریدان مولوی فخر الدین، مردے دارست

مزاج الحال در اکبر آباد بہ عزت و فراغت اوقات خود بسر می برد۔ در سنہ یکو

اردو صد و اڑہ ہجری ازیں سراے قافی بہ ملک جاوردانی رحلت نمود و از دست۔

(۲ شعر) ص ۹۲

گلشن ہمیشہ بہار بیدار تخلص، میر محمدی است رحمتہ اللہ علیہ اصل آنحضرت از دہلی چندے بہ

اکبر آباد ہم گزارده آخر ہا ہمدراں جاماندہ روح پر فتوحش قالب خاکی را بچار

عناصر سپردہ مجردانہ قصد سیر باغ ارم کردہ۔ گویند در سخن تلمیذ مرتضی قلی بیک

فراق بودہ رنگ آئینہ ضمیر خود را بہ مسئلہ توجہ حضرت مولانا محمد فخر الدین دہلوی

زودودہ۔ صاحب دیوان است۔ طرز عاشقانہ دارد و از نیکو اردلان است میکش

قم خانقہ حید بود و سر خوش بجانہ تفریہ از اں شیریں کلام است۔

(۷ شعر) ص ۸۷

بیدار کا کلام سودا کے نام

شیخ عباد الدین شاہ محمدی بیدار (متوفی ۲۷ ذی الحجہ ۱۱۱۰ھ ۳ جولائی ۱۷۹۶ء) کا شمار انھارویں صدی کے مشاہیر اور صاحب طرز شعراے ربیعہ میں ہوتا ہے۔ وہ فارسی کے صاحب دیوان شاعر مرتضیٰ قلی بیگ فراق کے شاگرد تھے۔ ایک روایت کے مطابق انھیں خواجہ میر درد سے بھی تلمذ حاصل تھا۔ چنانچہ بعض سوختہ کرہ نگاروں نے لکھا ہے کہ وہ اردو میں خواجہ میر درد سے اور فارسی میں مرتضیٰ قلی بیگ فراق سے اصلاح لیتے تھے۔ اردو اور فارسی کے دو الگ الگ دیوان ان سے یادگار ہیں۔ دیوان اردو دوسرے مرتبہ زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ چکا ہے۔ اوّل محوی صدیقی کا مرتبہ دیوان بیدار مدد اس یونیورسٹی نے ۱۹۳۵ء میں شائع کیا۔ اس کے تقریباً دو برس بعد ۱۹۳۷ء میں جلیل احمد قدوائی کا ترتیب دیا ہوا ”دیوان بیدار“ ہندوستانی اکیڈمی الدہ آباد سے چھپ کر شائع ہوا۔ متذکرہ بالا دونوں ایڈیشن کیاب ہو گئے ہیں۔ اور بازار میں نہیں ملتے البتہ ملک کی چند لائبریریوں اور بعض اہل ذوق حضرات کے ذاتی ذخیرہ کتب میں ان کے نسخے محفوظ ہیں۔ اوّل الذکر دیوان کا ایک نسخہ سنٹرل لائبریری بنارس ہندو یونیورسٹی میں موجود ہے جو استاد محترم ڈاکٹر حنیف احمد نقوی، شعبہ اردو بنارس ہندو یونیورسٹی، کے مطالعے میں بھی رہا ہے۔ لیکن فی الوقت تلاش و تجسس کے باوجود کتب خانے کی بد نظمی کے باعث یہ نسخہ مجھے دستیاب نہ ہو سکا۔ ڈاکٹر صاحب نے نسخہ محوی کے علاوہ نسخہ قدوائی بھی دیکھا ہے۔ ان کے بیان کے مطابق یہ دونوں ایڈیشن ایک دوسرے سے کافی مختلف ہیں۔ یہاں جملہ معترضہ کے طور پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کلام بیدار کی ادبی و لسانی اہمیت، ان چھپے ہوئے ایڈیشنوں کی کیابی نیز ان کے مندرجات کے باہمی فرق کے پیش نظر دیوان بیدار کے ایک مستند اور جامع ایڈیشن کی اشد ضرورت ہے۔ اس کی تیاری میں مطبوعہ نسخوں کے علاوہ قلمی نسخوں اور تذکروں سے بھی مدد لی جانی چاہیے۔

سر دست دیوان بیدار مرتبہ جلیل احمد قدوائی ہمارے پیش نظر ہے۔ اس کے مطالعے کے دوران تجسس ایسے اشعار حصہ غزلیات میں نظر آئے جو سودا کے بعض قلمی اور مطبوعہ نسخوں میں بھی جزوی یا کلی طور پر موجود ہیں۔ یہاں ان اشعار کے متعلق تفصیلات پیش کرنے سے قبل بطور ذیل میں انھیں دیوان بیدار مرتبہ جلیل احمد قدوائی کے مطابق مع اختلافات دیوان سودا (کلیات

سودا جلد دوم مرتبہ ڈاکٹر محسن الدین صدیقی (دیوان غزلیات مرزا محمد رفیع سودا مرتبہ ڈاکٹر ہاجرہ دلی الحق اور دیگر قلمی نسخوں کے مطابق نقل کیا جاتا ہے۔

دیوان سودا

دیوان بیدار

- ۱۔ ہم ہی تنہا نہ تری چشم کے پیار ہوئے ۱۔ ہمیں تنہا.....
- اس مرض میں تو کئی ہم سے گرفتار ہوئے
- ۲۔ سینہ خستہ ہمارے سے ہے فرہال کو رشک ۲۔
- تاوک نم جگر و دل سے زبیں پار ہوئے
- ۳۔ بکنے سوتی گلے بازار میں کوڑی کوڑی ۳۔
- یاد میں تیری زبیں چشم گہر بار ہوئے
- ۴۔ روزِ اول کہ تم آصر محبت کے بیچ ۴۔
- یوسف عصر ہوئے رونق بازار ہوئے
- ۵۔ نقد جان و دل و دیں دے سکھایا ہم نے تمہیں ۵۔
- سینکڑوں اہل ہوس گر چہ خریدار ہوئے
- ۶۔ گھر میں لائے تمہیں چاہے کرنے شادی ۶۔
- کہ تم اس خم کدہ میں شمع شب تار ہوئے
- ۷۔ رہنما ہاں سے تمہارے کہ ہے خورشید مثال ۷۔
- درود پر اسکی مطلع انوار ہوئے
- ۸۔ ڈھونڈنے تم کو پڑے پھرتے تھے ہم شہر بہ شہر ۸۔
- خوار و رسوا سے سر کو چہ بازار ہوئے
- ۹۔ للہ الحمد کہ بدت میں تم آئے نور نگاہ ۹۔
- باعث روشنی دیدہ و خند بار ہوئے
- ۱۰۔ خانہ چشم میں رکھتے تھے شب دروڑ کہ تم ۱۰۔
- قرۃ العین ہوئے راحت دیدار ہوئے

- ۱۱۔ دیکھ کر مہر و وفا و کرم و لطف کو ہم جانتے یوں تھے کہ تم یار و فادار ہوئے
- ۱۲۔ جس میں تم ہوئے خوشی ہوئی تو ہم کرتے تھے پھر نہیں جانتے کس واسطے، بیزار ہوئے
- ۱۳۔ اب ہمیں چھوڑ کے یوں زار و نزار دنگیں تم کہیں اور ہی جایاں ہے نمودار ہوئے
- ۱۴۔ یہ تو ہرگز ہی نہ تھی تم سے توقع ہم کو کہ تم گار دل آزار، جفا کار ہوئے
- ۱۵۔ نہ وہ اخلاص و محبت ہے نہ وہ مہر و وفا شیوہ جور و جفا و ستم اظہار ہوئے
- ۱۶۔ یادہ الطاف و کرم تھا کہ سدا رہتے تھے اے گل اندام ہمارے گلے کے ہار ہوئے
- ۱۷۔ اس میں حیراں ہیں کہ کیا ایسا ہوئی ہے تقصیر قتل کرنے کے تئیں پھرتے ہو تیار ہوئے
- ۱۸۔ تیغ خوں ریز بہ کف، فخر براں بہ میاں ہر گھڑی سامنے آ جاتے ہو خونخوار ہوئے
- ۱۹۔ نثارو
- ۲۰۔ پھر تو کیا ہے سنتے ہو اٹھو بسم اللہ کھینچ کر تیغ کو آؤ جو ستم گار ہوئے
- ۲۱۔ ورنہ دل کھول کے گل جاؤ گلے سے پیارے کو کہ ہم قتل ہی کرنے کے سزاوار ہوئے
- ۲۲۔ اتنی ہی بات کے کہنے میں کہ اک بوسہ دو اتنی ہی بات کو کہتے ہیں کیا اک بوسہ دے
- ۱۱۔ یار و فادار ہوئے
- ۱۲۔ پھر نہیں جانتے
- ۱۳۔ غم ناک
- ۱۴۔ جا یہاں سے
- ۱۵۔ یہ تو ہرگز ہی توقع نہ تھی ملتے ہم کو کہ تم گار و جفا کار و دل آزار ہوئے
- ۱۶۔ شیوہ جور و جفا و ستم اظہار ہوئے
- ۱۷۔ یادہ الطاف و کرم تھا کہ سدا رہتے تھے
- ۱۸۔ اے گل اندام ہمارے گلے کے ہار ہوئے
- ۱۹۔ اس میں حیراں ہیں کہ کیا ایسا ہوئی ہے تقصیر
- ۲۰۔ قتل کرنے کے تئیں پھرتے ہو تیار ہوئے
- ۲۱۔ تیغ خوں ریز بہ کف، فخر براں بہ میاں ہر گھڑی سامنے آ جاتے ہو خونخوار ہوئے
- ۲۲۔ نثارو
- ۲۳۔ پھر تو کیا ہے سنتے ہو اٹھو بسم اللہ کھینچ کر تیغ کو آؤ جو ستم گار ہوئے
- ۲۴۔ ورنہ دل کھول کے گل جاؤ گلے سے پیارے کو کہ ہم قتل ہی کرنے کے سزاوار ہوئے
- ۲۵۔ اتنی ہی بات کے کہنے میں کہ اک بوسہ دو اتنی ہی بات کو کہتے ہیں کیا اک بوسہ دے

- آہ اے شوق جو ایسے ہی گنہگار ہوئے آہ صد آہ! جو ایسے.....
 ۲۳ توبہ کرتے ہیں قسم کھاتے ہیں سنتے ہو تم ۲۳.....
 پھر نہیں کہنے کے آگے کو خیر دار ہوئے پھر نہیں کہنے کو.....
 ۲۳ پوچھتا کیا ہے تو بیدار ہمارا احوال ۲۳.....
 دام خواباں میں پھر اب کے گرفتار ہوئے نذر د.....

سطور بالا میں مندرج اشعار، غزل مسلسل کے طور پر اگر چہ دیوان بیدار مرتبہ طویل احمد قدوائی میں تصنیف بیدار کی حیثیت سے موجود ہیں لیکن یہ تمام اشعار بجز مقطع کلام سودا کے بعض قلمی اور مطبوعہ نسخوں میں بھی شامل ہیں۔ ذیل میں اس اشتباہ والتباس کی تفصیلات اور توضیحات سپرد قلم کی جاتی ہیں۔

اس غزل کے ابتدائی پانچ شعر کلام سودا کے تین قلمی (۱) نسخوں میں اور شعر نمبر ۲۱، ۲۳، ۵۴ صرف ایک (۲) نسخے میں درج ہیں۔ ندوۃ العلماء کے کتب خانے میں محفوظ کلام سودا کے ایک اور قلمی (۳) نسخے میں بھی ایک شعر کے اضافے کے ساتھ یہ تمام اشعار بغیر مقطع کے موجود ہیں۔ ڈاکٹر ہاجرہ نے اسی نسخہ ندوہ اور مذکورہ بالا نسخوں میں سے صرف دو (۴) کی بنیاد پر ان اشعار کو اپنے مرتبہ ”دیوان غزلیات مرزا محمد رفیع سودا“ میں شامل کیا ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر شمس الدین صدیقی نے لندن کے چار (۵) قلمی نسخوں کے حوالے سے انھیں اپنے مرتبہ ”کلیات سودا“ جلد دوم کے حصہ ۲ میں ”در شکوہ معشوق“ کے عنوان سے قصیدے کی شکل میں پیش کیا ہے۔ ان کی اطلاع کے مطابق یہ تمام اشعار بجز مقطع صرف ایک (۶) نسخے میں ملتے ہیں جبکہ دو نسخوں (۷) میں ابتدائی چار شعر موجود نہیں اور ایک نسخے (۸) میں ابتدائی پانچ شعر غزل کے طور پر درج ہیں۔ پانچواں شعر مقطع کی شکل میں اس طرح منقول ہے۔

”نقد جان و دل و دیر دے کے لیا سودا نے نیکو دہاں ہوں گر چہ خریدار ہوئے“

علامہ بریں اس غزل کا مطلع ایک معاصر تذکرے ”گلشن سخن“ از جتاکھنوی (۱۱۹۳ھ)

میں سودا کے نام سے اور دوسرے معاصر تذکرے ”گل عجائب“ از قنما اورنگ آبادی (۱۱۹۳-۱۱۹۴ھ) میں بیدار کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا دو محاصرہ کردوں کے متضاد بیانات اور سودا کے بعض مستند دواہین میں زیر بحث غزل کے کلی یا جزوی اندراج نے اس کے احتساب کے تعین کو غیر قطعی بنا دیا ہے۔ تاہم: نہی بیانات کی روشنی میں چند قیاسی وجوہات پیش کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ سودا اور بیدار دونوں کے یہاں اس غزل کے بعض اشعار کا متن مختلف ہے۔ ان اختلافات میں سے اکثر مقامات پر دیوان سودا کا متن زیادہ چست اور بامعنی ہے جس پر بھیج یا ترسیم کا گمان گزرتا ہے۔ حالانکہ بظاہر بیدار کا سودا سے اصلاح لینا کسی بھی ذریعے سے ثابت نہیں لیکن ان کے استاد مرتضیٰ قلی بیگ فرائی کے ساتھ سودا کے دوستانہ اور ہم عصرانہ تعلقات کے پیش نظر یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ بالواسطہ ہی یہ بیدار کی یہ غزل اصلاح سودا کی مرہون منت رہی ہو۔

۲۔ اس غزل کے ابتدائی پانچ شعر کلام سودا کے چند (۹) ایسے نسخوں میں بھی پائے جاتے ہیں جن میں الحاقی کلام سرے سے مفقود ہے یا کم ہے۔ کلام سودا کے ایک (۱۰) نسخے میں پانچواں شعر مقطع کے طور پر درج ہے لہذا ان اشعار کو سودا کی تصنیف خیال کیا جاسکتا ہے۔

۳۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ سودا نے پانچ شعر کی غزل کہی تھی تو اس امر کا بہر حال امکان ہے کہ بیدار نے اسی زمین میں اٹھارہ اشعار کہہ کر تقصیم کے طور پر سودا کے پانچوں شعر اپنے اشعار میں شامل کر لیے ہوں۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ بیدار نے جہاں درد کی دو غزلوں پر بہ صورت خمس تقصیم کی ہیں وہیں سودا کی بھی دو غزلیں تقصیم کے طور پر اپنے خمس میں استعمال کی ہیں۔

۴۔ یہ بھی ممکن ہے کہ سودا نے پانچ شعر کی غزل کہی ہو اور اسی زمین میں بیدار نے قطعہ کہا ہو پھر غلطی کا شکار ہو کر پورے کلام کو سودا کے کاتبوں نے دیوان سودا کا اور بیدار کے کاتبوں نے دیوان بیدار کا حصہ قرار دے دیا ہو۔

راے ساتھ سنگھ بیدار اور شاہ محمدی بیدار

آفتاب است و دین محمدؐ خواجہ میر
 مظہر علم علی وارث اثنا عشر
 حضرت درد آں کہ از درد فراق عندلیب
 نالہ یا نامرشی کرد از خود بے خبر
 حیف از دنیا بہ عمر شصت سم ساگی (کذا)
 جانب فردوس اعلیٰ علییں کردہ سفر
 زیں الم از بسکہ یاران طریق از خاص و عام
 در بکای رنجمند از دیدہ ہا خون جگر
 مرد و زن در سیدہ کوبی ہا گریہاں ی دریدہ
 عالمی از بیقراری ی زدے برسنگ سر
 بندہ بیدار کاں ہست از غلاماںش یکے
 ہست از وقت وصال در روز دماںش چوں خبر
 پاس باقی ماندہ آں شب ہائے گریاں بہ گفت
 ہائے بود آدینہ و بست و چہارم از صفر

(کلیات تواریخ رائے ساتھ سنگھ بیدار بحوالہ مقدمہ دیوان اثر مرتبہ ڈاکٹر فضل حق کاش)

قریشی مطبوعہ ۱۹۷۸ء ص ۱۶۱۔)

دیوان درد کے محمدی ایڈیشن مطبوعہ ۱۴۱۷ھ کے انتقام پر خاتمۃ الطبع کی عبارتوں سے نقل
 ”احوال مصنف منثور کا تذکرہ میر حسن علی صاحب سے لکھا گیا“ کے تحت درد کے حالات و
 کوائف اردو نثر میں قلم بند ہیں اور آخر میں قولہ بالا قطعہ تاریخ شعر نمبر ۵۴ کے حذف اور شعر
 نمبر ۳۲ میں جزوی تصرف نیز آخر شعر کے مصرع اقول کی مکمل تحریف کے ساتھ بیدار کے نام سے
 نقل ہے۔ یہ قطعہ اور درد سے متعلق میر حسن علی سے منسوب مذکورہ نثری عبارتیں حسن کے

تذکرے سراپا سخن (مطبوعہ ۱۸۷۵ء/۱۳۹۲ھ) میں موجود نہیں ہیں۔ کلام درد کے نول کشوری ایڈیشنوں میں مذکورہ عنوان کے تحت شامل عبارتیں اور قطعہ بیدار دونوں محمدی ایڈیشن سے ہی ماخوذ معلوم ہوتے ہیں۔ سطور ذیل میں زیر بحث قطعہ تاریخ کا متن دیوان درد کے اول الذکر ایڈیشن سے نقل کیا جاتا ہے۔

آفتاب آسج دین۔ محمد خواجہ میر
مظفر علی علی و وارث اثنا عشر
حضرت درد آں کہ از درد فراق عندلیب
ناله یا نامرشی کرد بدلہا اثر
حیف کز دنیا ہجر شمت و ششم ساگی
جانب اعلاء علیین او کردہ سفر
بندہ بیدار کاں ہست از غلامش کے
بخت از وقت وصال درد و ماہش چوں خبر
یک پہر شب ماندہ ہاتف کرد وادیا و گفت
ہائے بود آویند و بست و چہارم از صفر

محمد حبیب الرحمن خاں شروانی نے دیوان درد، طبع ۱۹۲۳ء طحی پر لیس بدایوں کے اپنے مقدمے میں تاریخ وفات درد کے بیان میں قطعہ کا حوالہ بیدار کے نام سے دیا ہے اور تیسرے شعر کے مصرع اول میں ”ششم“ کی جگہ ”ہفتم“ لکھا ہے۔ مقدمہ نگار نے اپنے ماخذ کی نشاندہی نہیں کی ہے۔

راے ساتھ سنگھ اور شیخ محمد الدین معروف بہ شاہ محمدی دونوں کا تخلص بیدار ہے۔ تخلص کے اسی التباس کے باعث جناب جلیل احمد قدوائی نے مقدمہ شروانی کے حوالے سے یہ قطعہ اپنے ایک مضمون ”میر محمدی بیدار“ مشمولہ ہندوستانی اکیڈمی، جنوری ۱۹۳۲ء میں محمدی بیدار کے نام سے شامل کر لیا اور یہی مضمون ”نظر ثانی“ کے بعد ان کے مرتبہ دیوان بیدار طبع ۱۹۳۷ء کا مقدمہ بنا۔ دیوان شاہ محمدی بیدار کے دوسرے مرتبہ جناب محوی صدیقی مرحوم نے دیوان درد (طبع پنجم ۱۹۰۱ء)

مطلع نول کشور کان پور) کے حوالے سے قطعہ زیر بحث کو دیوان کے حصہ فارسی میں جگہ دے دی۔
 لیکن دونوں مرتبین کو اسے محمدی بیدار کی تصنیف تسلیم کرنے میں تامل ہے چنانچہ انھوں نے
 بالترتیب مقدمہ اور حاشیے میں اس امر کی نشان دہی کی ہے کہ کلام بیدار کے نسخوں میں یہ قطعہ نہیں
 ملتا۔ (۱) مقدمہ دیوان بیدار از جلیل احمد قدوائی ص ۶۶ (۲) حاشیہ دیوان بیدار مرتبہ محوی صدیقی
 حصہ فارسی (ص ۱۶۱)

☆☆☆

تفصیلات ماخذ

نسخہ جات	علامات	مخزن
۱ دیوان بیدار	خط	اعلیٰ آفس لاہوری لندن
۲ دیوان بیدار	علی	مولانا آزاد لاہوری علی گڑھ
۳ دیوان بیدار	حب	مولانا آزاد لاہوری علی گڑھ
۴ دیوان بیدار	قد	مولانا آزاد لاہوری علی گڑھ
۵ دیوان بیدار	ش	مولانا آزاد لاہوری علی گڑھ
۶ دیوان بیدار	علی	مولانا آزاد لاہوری علی گڑھ
۷ دیوان بیدار	ض	رضا لاہوری رام پور
۸ دیوان بیدار	(قلمی)	اسٹین لاہوری حیدرآباد
۹ دیوان بیدار	(قلمی)	حزب منزل علی گڑھ
۱۰ دیوان بیدار	(قلمی)	ملکیت مولوی عبدالحق مرحوم
۱۱ دیوان بیدار	(قلمی)	ملکیت منیر کوئی صدیقی
۱۲ دیوان بیدار	(قلمی)	خدا بخش لاہوری پٹنہ

تذکرہ جات

۱ نکات اشعراء	میر تقی میر
۲ تذکرہ ریختہ گویدان	سید میر فتح علی گردیزی
۳ مخزن نکات	محمد قیام الدین قائم
۴ تذکرہ شعراء اردو	میر حسن
۵ چشتان شعرا	بکھی نرائن شفیق اورنگ آبادی

تتمنا اور ملک آبادی	گل عجائب	۶
غلام حسین شورش	تذکرہ شورش	۷
اسرائیل اللہ آبادی	سرت افزا	۸
ابراہیم خاں غلیل و مرزا علی لطف	گلزار ابراہیم مع گلشن ہند	۹
مردان علی خاں بیتلا	گلشن سخن	۱۰
غلام ہمدانی مصحفی	تذکرہ ہندی	۱۱
حکیم قدرت اللہ قاسم	مجموعہ نغز	۱۲
قدرت اللہ شوق	طبقات الشعرا	۱۳
حکیم سید علی یکتا	دستور الفصاحت	۱۴
سعادت علی خاں	خوش معرکہ زیبا	۱۵
نصر اللہ خاں خویشتگی	گلشن ہمیشہ بہار	۱۶
مصطفیٰ خاں شیفتہ	گلشن بے خار	۱۷
قطب الدین باطن	گلستان بے غزاں	۱۸
نواب میر محمد خاں سرور	عمدہ نتیجہ	۱۹
احمد حسین بحر	بہار بے غزاں	۲۰
حیدر بخش حیدری	گلشن ہند	۲۱

تعارف نسخ

(1)

دیوان بیدار = علامت = خط

دیوان بیدار کا یہ قلمی نسخہ اعظمی آفس لائبریری لندن کے ذخیرہ مخطوطات میں اندراج نمبر بی ۱۵۶ کے تحت محفوظ ہے۔ اس کی ایک نقل اتر پردیش اردو اکادمی، لکھنؤ کے کتب خانے میں موجود ہے۔ راقم الحروف نے اسی نقل سے استفادہ کیا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔
تعداد اور اوراق ۸۷، مسطر ۱۳ سطری، خط نستعلیق، کہیں کہیں شکستہ بھی ہے۔ کتابت ۸ رجب المرجب بروز اتوار ۱۱۹۲ھ بمطابق ۲۶ جولائی ۱۷۷۸ء، نام کاتب ابو عبد الدین اور مقام کتابت شہر بدایوں۔

اصناف کی ترتیب: غزلیات اردو، رباعیات اردو، مخمسات، مسدسات، رباعیات اردو (بج میں تیس (۲۳) فارسی رباعیاں درج ہیں) مثنویات و غزلیات فارسی۔ آخر میں ذیل کا ترقیمہ بطور خاتمہ دیوان درج ہے:

”تمت تمام شد دیوان بیدار از طبع از شاہ صاحب
مشفق: شاہ محمدی صاحب سلمہ اللہ المستخلص بہ شاہ
بیدار عجب ایماے شریف ایساں بندہ

اوحمدالدین دریلدہ بدایوں متاریخ ہشتم رجب
الرجب یوم یکشنبہ بوقت دوپہر ۱۱۹۲ ہجریہ
مقدسہ بدستخط خود باتمام رسانیدہ امیدوار
بندگان ایں کتاب است کہ کاتب اور اوراق را از
دعاے خیر.....“

کیفیت: دیوانی: یہ درکار کا یہ قدیم ترین دستیاب قلمی نسخہ ہے اور مصنف کے ایما پر تیار کیا گیا ہے چنانچہ ترسیمات و تحریرات سے پاک ہے۔

الملائی خصوصیات: الملا میں قدیم انداز نگارش اختیار کیا گیا ہے۔ مثلاً:

(الف) تڑپھ = تڑپ، تر دار = تلواری، کد = کب، طش = تیش، پہو = پچے = پینچے،
جموہ/جموت = جموت، آ = آ، پچ = پچ، لیکن ٹٹھ اور سامنے کو جدید الملا میں
نپٹ اور سامنے لکھا گیا ہے۔ اور ”بھی“ کو کثرت کے ساتھ پی لکھا گیا ہے۔

(ب) ک = ک، گ

(ج) یاے معروف اور یاے مجہول میں امتیاز نہیں برتا گیا ہے۔

(د) عدم اعلان نون کی صورت میں بھی نقطہ لگائے گئے ہیں۔

(ه) دھال اور دھال کی قدیم کھولی شکل وہاں اور یہاں برقرار رکھی گئی ہے۔

(و) ایسے الفاظ جن کے آخر میں قیائی ہوتی ہے جیسے مز = مزہ لیکن پڑھے الف سے

جاتے ہیں ان کو الف سے بدل دیا گیا ہے۔ جیسے: جاما = جامہ، قضا = قضیہ،

دھوا = دھوئی وغیرہ

(ز) کبھی دو لفظوں کو ملا کر لکھا گیا ہے مثلاً: خیمصاحب = شیخ صاحب، شمع صفت = شمع صفت

اور کبھی ایک لفظ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ مثلاً: بہت کتا = بھکتا،

پی تے = پیٹے وغیرہ۔ کاتب کا عہد پختہ ہے اور تحریر الملا کی عام غلطیوں سے پاک

ہے۔ صرف ایک جگہ ترقی جانا یا ترقی جانا کو طرق جانا لکھ دیا گیا ہے۔

دیوان بیدار = ع

دیوان بیدار کا یہ قلمی نسخہ مولانا آزاد لائبریری، ملی گڑھ کے احسن کلکشن میں اندراج نمبر ۸۹۱،۳۳۱/۵ کے تحت محفوظ ہے۔ اس کی فوٹو کاپی راقم الحروف کے پیش نظر ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

مخزنہ مولانا آزاد لائبریری ملی گڑھ۔ نمبر ۸۹۱،۳۳۱/۵، اور اوراق ۶۸، سطر ۱۵ سطر، مقطع شکرئی، سائز ۲۰ x ۱۶۔ سنی میٹر، خط نستعلیق اوسط۔ کاتب فصیح الدین، سال کتابت دہم شہر ربیع الاول ۱۲۱۰ ہجری المقدس۔

نام کاتب فصیح الدین۔ دیوان کا ورق الف سادہ ہے ورق ب پر ایک چوکور مہر محمد سلطان عالم کی ہے۔ ورق ۲ رالف کے بالائی سرے پر یہ مہر ایک دوسری مہر کے ساتھ (جو ناخوانی ہے) موجود ہے، یہیں سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کی سرفی کے ساتھ فرغ شروع ہوتی ہیں اور ورق ۵ رالف پر اختتام پذیر ہوتی ہیں۔ ورق الف کے آخر میں نفس کا عنوان قائم ہے۔ اور نفس کا آغاز غنہ پوچھ مجھ سے کچھ اے ماجراے فراق، ورق ۷ رالف سے ہوتا ہے، کل دس نفس ہیں جو ورق ۶۴ رالف کے وسط میں ختم ہو جاتے ہیں اور یہیں سے رباعیاں بہ عنوان ”رباعیات“ شروع ہوتی ہیں، یہ کل ۲۴ رباعیاں ہیں جو ۶ رالف پر مکمل ہو جاتی ہیں۔ اور ۷ رالف پر ذیل کا مختصر مگر جامع تر قیہ موجود ہے۔

تمام شد دیوان میاں محمدی صاحب قلم بیدار، ساکن

آگرہ، سلمہ اللہ تعالیٰ بروز جمعہ بوقت عصر بتاریخ دہم شہر ربیع

الاول ۱۲۱۰ ہجری المقدس بہ خط رکبک فصیح الدین ولد شیخ

شمس الدین بن بدر الدین ساکن شیخ پور تالغ قلعہ بدایوں

مضاف صوبہ؟ دارالخلافت شاہجہان آباد۔

اس کے بعد اسی خط میں پانچ شعر بہ زبان فارسی درج ہیں مثلاً:

قاریا بر من مکن حد و عتاب مگر خطاے رفتہ باشد در کتاب

آخری شعر ہے

ہر کہ خواند دعا طبع دارم ز آنکہ بندہ گنہ گارم

اور یہیں دیوان بیدار ختم ہو جاتا ہے۔ اور اگلے صفحہ ۶۸ رالف سے ایضاً اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کی سرخی کے تحت بیدار کا ایک سلام ”بھیموں اس شاہ پر درود و سلام“ کے گیارہ بند نقل ہیں۔ اس کا خط بدلا ہوا ہے اور بعد کا اضافہ معلوم ہوتا ہے۔ ورق ۶۹ رالف پر یہ سلام اس بند پر ختم ہو جاتا ہے جس کا مصرع اول ہے ”حسن یوسف تو واقعی تھا خوب“۔ اصلاً یہ سلام ۲۱ بندوں پر مشتمل ہے۔ کیفیت: تقدیم زمانی کے اعتبار سے دیوان بیدار کا یہ دوسرا قلمی نسخہ ہے۔ کتابت مکمل ہونے پر کاتب نے نظر ثانی کرتے وقت افلاطون کی تصحیح کی ہے، اس طرح یہ نسخہ املا کی غلطیوں سے بھی ایک حد تک پاک ہو گیا ہے اور میرے نزدیک دوسرا اہم نسخہ ہے جسے پیش نظر رکھتے بغیر دیوان بیدار کی تدوین کا حق ادا نہیں کیا جاسکتا۔ جلیل احمد قد دانی مرحوم کا یہ کہنا کہ ”یہ نسخہ ناقص و نامکمل ہے۔۔۔ اور کاتب بھی بہت بدخط ہے“ (مقدمہ دیوان بیدار ص ۳۱) درست نہیں۔

املائی خصوصیات: املا میں عام طور پر قدیم انداز نگارش اختیار کیا گیا ہے۔ مثلاً:

(الف) سامنے = سامنے، تڑپ = تڑپ، ہٹ/ہاتھ = ہٹ، سچ = سچ، جھوٹ = جھوٹ، طش = تیش، طپاں = تپاں، پچھتا = پچھتا، اُسے = اس سے، کیسے = کس سے، اٹھاؤ = اٹھاؤ، اوس = اُس، اونے = ان نے، دو/دوہ = دو، تاکہ = تاکہ، پاؤں = پاؤں۔

(ب) عدم اعلان لون کی صورت میں بھی نقطے لگائے گئے ہیں۔

(ج) حروف پر نقطے کا باقاعدہ التزام نہیں کیا گیا ہے۔

(د) سکوی حرف (ٹ) پر چار نقطے لگائے گئے ہیں۔ بسا اوقات دو نقطوں سے بھی

کام چلایا گیا ہے جیسے ٹلیک = ٹک یک

(ه) حرف (ز) کو (ذ) سے ادا کیا گیا ہے، جیسے گزر، گذر وغیرہ

(و) گاف (گ) پر دو مرکز لگا کر (ک) سے تمیز نہیں کیا گیا ہے۔

(ز) یائے معروف اور یائے مجہول میں امتیاز قائم نہیں کیا گیا ہے۔

- (ج) دھما، دھما کی مکتوبی شکل دہاں، یہاں برقرار رکھی گئی ہے۔
- (ط) لفظ کے آخر میں آنے والی ق اور ٹی جن کی آوازیں الف سے لڑا ہوتی ہیں انھیں الف سے ہی لکھا گیا ہے۔ مثلاً: حرا = حرہ، دھوا = دھوئی، عقیبا = عقی، جانا = جامہ وغیرہ
- (ی) ایک لفظ یا حرف کی دوہری قرأت کی مثالیں بھی ملتی ہیں۔ مثلاً: جلوہ پری = جلوہ وہ پری، یا ہروز = ہر روز
- (ک) دو لفظوں کو ملا کر لکھنے کی مثالیں بھی موجود ہیں۔ مثلاً: روشن چراغ = روشن چراغ، تلیک = تک یک وغیرہ۔ برعکس اس کے کبھی ایک ہی لفظ کو دو حصوں میں بانٹ دیا گیا ہے۔ مثلاً لی تے ہیں / پے تے ہیں = پیٹے ہیں، پائی مال = پامال وغیرہ
- (ل) فن خطاطی میں کمال مہارت کا مظاہرہ بھی کاتب نے کیا ہے اور ایک حرف سے دو حرفوں کا کام لیا ہے۔ مثلاً: کہا شیخ = کہاں شیخ، جوشع = جوں شیخ وغیرہ
- اقلام کتابت: کاتب نے پوری کتاب میں ایک جگہ فساد کو فساد اور ایک جگہ قایل کو قایل لکھ دیا ہے۔

(3)

دیوان، بیدار = حب

دیوان، بیدار کا یہ قلمی نسخہ مولانا آزاد لاہوری، علی گڑھ کے حبیب حسن کلکٹن میں محفوظ ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

مخطوطہ نمبر ۵۴/۵، تعداد صفحات ۱۲۳، سطر ۱۱، ۱۲، ۱۳ سطر، قلم شگرنی، سائز ۱۲ x ۲۰ س. م، کاغذ قدیم، خستہ، کرم خوردہ، رنگ میلا، خط نستعلیق اوسط، نام کاتب، سن کتابت اور مقام کتابت ندارد۔

کتاب کا آغاز جس کاتب نے کیا ہے وہ خوش خط ہے لیکن حد درجہ غلط نویس ہے، علم کو اہم محتاج کو محتاج لکھتا ہے۔ دوسرے صفحے سے خط بدلا ہوا ہے، یہ کاتب خوش قلم نہیں ہے لیکن اس کی یہ بات اچھی ہے کہ غلطیاں کم کرتا ہے، لفظ چھوٹ جاتے ہیں تو انھیں حاشے پر

دوبارہ لکھ دیتا ہے۔

آغاز ”ہے نام ترا باصف ایجا درقم کا“ اور خاتما اس رباعی پر ہوتا ہے:

”ہے دھوم خوش بھوس میں جس کے چھب کی“۔ آخر میں ذیل کا نامکمل تر قیرہ درج ہے۔

”تمت تمام شد دیوان من تصنیف حضرت صاحب و قبلہ رموز دان مابیت سرمدی حضرت شاہ محمدی و تخلص گرامی بیدار گفتند“ اور یہ عبارت بھی لکھی ہے۔ مالک ایں کتاب امام بخش ہر کہ دجوا کند باطل گردد۔ اسی صفحے پر مولانا آزاد لاہوری کی مہر کے علاوہ مالک نسخہ امام بخش کی دو چوکور مہر کی بھی ثبت ہیں۔ مہروں پر سنہ کندہ ہے لیکن صحیح طور پر پڑھا نہیں جاسکا۔

کینیت: دیوانا، بیدار کا یہ قلمی نسخہ کسی انفرادیت کا حامل تو نہیں تاہم چند مقامات پر متن کی قرأت میں معاون ضرور ہے۔

الملائی خصوصیات: الاما میں عام طور پر قدیم انداز نگارش اختیار کیا گیا ہے۔ مثلاً:

(الف) تڑپھ = تڑپ، جھوٹھ = جھوٹ، پٹش = تپش، لپاں = تپاں، اُسے = اس سے، کئے = کس سے، پیو لچے = پیچھے، اوواں = اُداس، اوں = اُس، مونہہ = منہ، دیکھا = دکھا وغیرہ۔ لیکن نپٹ اور سانے کو اسی طرح آج کے الاما میں لکھا گیا ہے، تڑپھ اور جھوٹھ کا کہیں کہیں جدید املا تڑپ اور جھوٹ بھی موجود ہے۔

(ب) ک = ک، گ لکھا گیا ہے۔

(ج) وہاں، بھاں کو حسب قاعدہ قدیم وہاں، یہاں لکھا گیا ہے۔

(د) لفظ کے آخر میں آنے والی ہائے عقیق کو الف سے بدل دیا گیا ہے۔ مثلاً: قنصیا = قنصی،

جانا = جائہ، مزرا = مزہ وغیرہ لیکن مزوہ کو مزوہ ہی لکھا گیا ہے۔

(ه) امالے کی صورت میں الف / ا کو یے سے بدل دیا گیا ہے۔ مثلاً: تماشے، کلجے وغیرہ

(و) معکوی حروف کے لیے پابندی کے ساتھ ط کی علامت استعمال کی گئی ہے۔

(ز) کاتب نے کہیں کہیں ایک لفظ کو دو کلزوں میں بانٹ کر لکھا ہے۔ جان تے = جانتے،

جست جو = جستجو وغیرہ

اغلاط کتابت: کتابت کی غلطیاں ہیں مگر کم۔ صفحہ اول پر علم کوالم اور محتاج کو محتاج لکھے

(4)

دیوالی بیدار کا یہ تلمی نسخہ مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ کے قندوائی کنگھن میں محفوظ ہے۔ یہ نوٹن لائبریری سے یہاں منتقل ہوا ہے، اسی اصل نسخے سے راقم السطور نے استفادہ کیا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

ترتیب اصناف: غزلیات، رباعیات، مسدسات، غمسات۔ رباعیات کے آخر میں یہ مختصر عبارت درج ہے۔ ”تمت تمام شادیوں ان من تصنیف مولوی محمدی بیدار صاحب اکبر آبادی مرحوم مغفور علی نبی بخش۔“ کتاب کے آخر میں صرف ”تمام شد“ کے ساتھ دیوان ختم ہو جاتا ہے۔ کتاب کے خاتمہ یا شروع میں تاریخ کتابت کے طور پر کہیں سال وغیرہ نہیں درج ہے، لیکن جلد کھولتے ہی جو ورق ملتا ہے اس کے ایک کنارے پر کسی دوسرے خط میں بالکل غیر متعلق طریقہ پر یکم فروری ۱۸۳۲ء لکھا ہے۔ (بحوالہ مقدمہ دیوان بیدار، مطبوعہ ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد، یو۔ پی۔ ۱۹۳۷ء)

کیفیت: پیش نظر مخطوطے کی کتابت کے بعد کسی دوسرے نسخے سے سرسری طور پر مقابلہ کیا گیا ہے اور چند اختلافات اس کے حاشیے پر درج کر دیے گئے ہیں۔ بایں طور یہ دیوان دو نسخوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ متن کے تعین میں اس نسخے کے متن اور حاشیے کے اختلافات سے مدد لی گئی ہے۔ طویل احمد قدوائی نے اسی کماپے مرتبہ دیوان بیدار میں بطور نسخہ اساسی استعمال کیا ہے۔ اس نسخے میں ایسا کلام بھی ملا ہے جو معتبر نسخوں میں نہیں ملا۔

الملائی خصوصیات: افلا قدیم انداز تحریر کے مطابق ہے۔ بسا اوقات الملائی معانی

ریک بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ مثلاً:

(الف) تڑپھ = تڑپ، بچتا = بچتا، ہپا = تپا، اے = اس سے، دیکھا = دکھاتا،
اوٹے = اٹھے، سادہ گی = سادگی، کوچہ = کوچہ، ٹھوکر = ٹھوکر، ڈھونڈ کو ہاے قلوٹ
کے ساتھ ڈھونڈ بھی لکھا گیا ہے۔ جھوٹ اور پٹ کا جدید الملائی ہر جگہ ملتا ہے
البتہ سامنے کو کہیں کہیں سامنے لکھ دیا گیا ہے۔ بھی کو تواتر کے ساتھ بی/اے لکھا
گیا ہے۔

(ب) معکوی حرف 'ز' پر تین نقطے لگائے گئے ہیں جیسے لوڑ = اڑ اور 'ٹ' پر دو نقطے کے
ساتھ ٹ کی علامت بتائی گئی ہے جیسے آلوٹا اور ٹی وغیرہ

(ج) یائے معروف اور یائے مجهول میں امتیاز قائم نہیں کیا گیا ہے۔

(د) ہائے تختی کو الف سے بدل دیا گیا ہے جیسے آسیا = آسیہ، بوسا = بوسہ، بندا = بندہ
وغیرہ لیکن جلوہ بھی لکھا ہوا مل جاتا ہے، اسی طرح الف کی آواز دہینے والی کی کو بھی
الف سے لکھا گیا ہے۔ مثلاً دوا = دعویٰ

(و) عدم اعلان ہون کی صورت میں بھی نقطے لگائے گئے ہیں۔

(د) گاف پر دو مرکز لگا کر کاف سے تمیز نہیں کیا گیا ہے۔

(ز) بھاں وھاں کی مکتوبی صورت یہاں وہاں برقرار رکھی گئی ہے۔

(ح) دو یا دو سے زائد لفظوں کو ملا کر لکھنے کی مثالیں بھی ملتی ہیں۔ مثلاً: تیریداماں =

تیرے دامان، ہٹے = جس سے، تیر پھٹے = تیری چشم سے وغیرہ

اغلاط کتابت: کتاب کی روایتی غلطیاں بھی نسخے میں موجود ہیں۔ مثلاً: جڑ = جڑ،

تھوڑ = تھوڑ وغیرہ

(5)

دیوان بیدار = ش

دیوان بیدار کا یہ قلمی نسخہ مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ کے حبیب سنج کلکشن میں محفوظ

ہے۔ اس کی فوٹو کاپی راقم الحروف کے پیش نظر ہے، تفصیل حسب ذیل ہے:

مخطوطہ نمبر ۵۴/۲، صفحات ۴۸، مسطر ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۱۶، اسطری، سائز ۳۰×۸×۱۶، مخطوطہ نستعلیق، اور اوراق سالم، کاغذ کارنگ خیلا، نام کاتب عین الدین بیگ، سند کتابت عمارو، ابتدا اور خاتمہ کے صفحوں پر کتب خانہ حبیب گنج، علی گڑھ کی ایک مہر ہے، جس پر ۱۳۶۴ھ کندہ ہے۔ آغاز: ”ع“ ہے نام تراہ صیغہ ایجا در قلم کا۔

اختتام: ”ع“ بیدار رواں ہے اشک در یاد رہا

کلام بیدار کے بعد ”لا اطم“ کے عنوانوں کے تحت دو رہا میاں ایک اردو دوسری فارسی میں درج ہے۔ اور خاتمہ کتاب پر ”تحت تمام شد۔ کارمن نظام شد“ کے علاوہ جو عبارت بہ طور تر قیہ درج ہے اس سے سند کتابت اور مقام کتابت کا پتا نہیں چلتا۔ البتہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دیوان شیخ غلام حسین صاحب کے حسب ارشاد عین الدین بیگ نے بردگاری محمد معظم مصنف سابق فتح پور سیکری تیار کیا ہے۔ ترقی کی مکمل عبارت مخطوطہ ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔

بعونہ تعالیٰ شائد در سامعہ بیگ نسخہ دیوان بیدار من تصنیف حضرت شاہ محمدی بیدار صاحب قدس سرہ العزیز متوطن بلوچہ بڑا دیوان خلیفہ کامیاب جناب مولانا دمر شد نادا دینا حضرت مولوی فخر الدین اور بیگ آبادی ثم جہان آبادی بخط بے ربط عین الدین بیگ بردگاری محمد معظم مصنف سابق فتح پور سیکری و... خاں و امیر... خاں فیروز آبادی، صورت اختتام یافت“ حسب ارشاد جناب شیخ غلام حسین صاحب دام اشفاق ہم متوطن قصبہ اتر دلی ضلع علی گڑھ ڈپٹی کلکٹر سابق تھرا۔

کیفیت: کتاب کے بعد نظر ثانی کے وقت حواشی میں اغلاط کی تصحیح کی کوشش اپنے طور پر کی گئی ہے اور حاشیوں پر بعض الفاظ کے معنی بھی درج ہیں۔ مثلاً: ”قرء زن“ کے معنی لکھے ہیں ”سراواذ نجومی ورمال بمعنی قال کشانیدہ“ بایں طور ”نقی“ ”نحو لٹ گزیدہ گان“ ”تجالہ“ اور ”جوالہ“ کے معنی بہ زبان فارسی لکھے گئے ہیں۔ حالاں کہ ایسے الفاظ محدودے چند ہی ہیں۔ مندرجہ ذیل ایک پانچ شعری غزل ع: ”نپٹ دل ہے مشتاق تیرا“ میں مطلع اور مقطع کے علاوہ بقیہ تینوں اشعار کاتب کے ذائیدہ قلم معلوم ہوتے ہیں۔ وہ اشعار درج ذیل ہیں۔

سچا بھی ہو وے گر اس کا معالج نہ اچھا ہو آنکھوں کا بیمار تیرا

رہے پھر نہ یا قوت کے، رنگ، منہ پر اگر دیکھے لعل گہر بار تیرا
 خطا کی کہ عاشق ہوا تجھ پہ ظالم جو چاہے سو کر ہوں گنہ گار تیرا
 املائی خصوصیات: املا قدیم ہے لیکن بعض مقامات پر جدید انداز تحریر کے ساتھ مقامی
 تلفظ کا اثر بھی نظر آتا ہے۔ مثلاً:

(الف) تڑپھا/تڑپ=تڑپ، طیش، تپاں، طپش=تپش، تپاں، طپیدگا=تپیدگاں، ساہنے=ساہنے،
 کوچہ=کوچہ، جھوٹ=جھوٹ، پونچھا=پونچھا، چڑہ=چڑہ، جزا=جزا،
 توڑانا=تڑانا، پچھانا=پاؤں۔

(ب) قدیم انداز تحریر کے برخلاف ”گ“ پر اکثر دوسرے ”ک“ سے میسر کیا گیا ہے۔

(ج) بھاں، دھماں کا قدیم املا یہاں وہاں پر قرار رکھا گیا ہے۔

(د) مسکوی حرف ”ٹ“ کی تین صورتیں ملتی ہیں۔ ٹ، ت، ٹ۔

(و) عدم اعلان فون کی صورت میں بھی قدیم انداز تحریر کی پیروی میں نقطے لگائے گئے ہیں۔

(د) یاے تختی کا اصل املا میء/یہ سے ادا کیا گیا ہے آئینہ تفرقہ، جلوہ وغیرہ

(ز) دو یا دو سے زائد لفظوں کو ملا کر لکھنے کی مثالیں بھی نسخے میں موجود ہیں اور ایک حرف لکھ

کر اس سے دو حرفوں کا کام بھی لیا گیا ہے۔ یہاں فن کتابت میں اپنی صناعتانہ مہارت کا مظاہرہ
 مقصود ہے۔ مثالیں حسب ذیل ہیں:

ہیں طالع = ہیں طالع، ایگل باغ = اے گل باغ، اوس رخ = اوس رخ، شل شمع = شل شمع، ہی
 مانع = ہے مانع، ای شمع = اے شمع، حسن طبع = حسن طبع، یوں کھنچ = یوں کھنچ، میری صبح = میری
 صبح، اہل فوج = اہل فوج، بیکرد دارغ = بیکردوں دارغ۔

اغلاط کتابت: املا کی غلطیاں بھی موجود ہیں۔ مثلاً: حواس کی جگہ حواس اور مرہم کو مرہم
 لکھ دیا گیا ہے۔

(6)

دیوان بیدار = علی

دیوان بیدار کا یہ قلمی نسخہ مولانا آزاد لاہوری، علی گڑھ کے سلیمان کلکھن میں محفوظ

ہے۔ اس کی فونو کاپی راقم الحروف کے پیش نظر ہے، تفصیل حسب ذیل ہے:

مخطوطہ نمبر ۱۰/۴۸، ادراق ۸۰ سالم، ورق ایک آخری ورق کا ورق ب سادہ ہے۔

مسطر ۱۶۵۱۳ اسطری، خط نستعلیق، سنہ کتابت ۱۲۲۲ھ

آغاز: ”ع“ ہے نام ترا.....

اختتام: خرداغ مجھوری

ترتیب اصناف: غزلیات، رباعیات، مخمسات اور خاتمہ پر تمام شد لکھ کر مندرجہ ذیل کا

ترقیمہ درج ہے۔

”حسب الفرائش کیتان صاحب عالی شان رفیع المکان
معدن جود و احسان مجمع محاسن بے پایان سخن فہم خندان،
تدوین شاعران مرزا فتح علی خان بہادر سلمہ اللہ الملک
السنان بروز دوشنبہ بست و نیم شہر جمادی الاولیٰ ۱۲۲۳ھ نبوی
صلعم ست تحریر یافت اللهم اغفر بکاتبہ و اشترہ مع الامنہ
الظاہرین۔ سلام اللہ علیہم اجمعین الی یوم الدین۔“

کیفیت: مخطوطے کی کتابت صاف ستھری ہے، لیکن کاتب کم سواد ہے۔ متن میں غیر
ضروری اور بے معنی ترمیمات کرتا جاتا ہے۔ مثلاً ”تاہو یہ بے عبارت آئینہ“ کو ”تا کہ ہووے عبارت
آئینہ“ ”سامنے تیرے کچھ نہیں ٹوٹے“ کو ”سامنے تیرے کچھ نہیں طوطی“ اور اسی طرح ”غمرا“ کو
”نہار“ ”سینہ پر“ کو ”سینہ پر“ کر دیا ہے۔

الملا: کاتب نے املا میں قدیم انداز تحریر اختیار کیا ہے۔ مثلاً:

(الف) ترچہ = ترپ، اتی / اُنے = اس سے، مونہہ = منہ، ہات / ہاتھ = ہاتھ

(ب) ک = ک، گ لکھا گیا ہے

(ج) بھاں، دھاں کی مکتوبی صورت یہاں دہاں برقرار رکھی گئی ہے۔

(د) عدم اعلان نون کی صورت میں بھی نقطے لگائے گئے ہیں۔

(ه) یائے معروف اور مجہول میں امتیاز ملحوظ نہیں رکھا گیا ہے۔

اغلاط کتابت: کتاب میں املا کی غلطیاں ہیں مگر کم مثلاً: دوسری جگہ حواس کو ہواس اور ایک جگہ قفس کو قفص لکھ دیا ہے۔ اور بس۔

(7)

دیوان بیدار = ض

دیوان غزلیات، بیدار کا یہ قلمی نسخہ رضا لاہوری، رام پور کے ذخیرہ مخطوطات میں محفوظ ہے۔ اس کی فوٹو کاپی راقم الحروف کے پیش نظر ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

خط نستعلیق معمولی، اور اق سچ سچ سے غائب ہیں، سنہ کتابت ۱۲۳۶ھ، نام کا تب سید عالم علی، کتاب کے آخر میں درج ذیل مختصر تر قیرہ موجود ہے۔ ”الحمد لله کہ دیوان بیدار بتاریخ بست و ہضم شہر شوال ۱۲۳۶ھ از خط بدست سید عالم علی انجام رسید۔“

آغاز: ع ”ہے نام تر لہاصیہ ایما و رقم کا۔“

انہتام: ع ”مگر اتنا کہ ملاقات چلی جاتی ہے،“

کیفیت: مخطوطا اگرچہ پرانا ہے لیکن املا کی اغلاط، اصل لفظ اور ترکیب میں رد و بدل نیز چند الحاتی اشعار کی موجودگی نے اسے بے اعتبار بنا دیا ہے۔ ایک اور بڑی خامی اس نسخے کی یہ ہے کہ سچ سچ سے صفحات غائب ہیں۔ مثلاً: غزل ع ”خرقہ رہن شراب کرتا ہوں“ ص ۳۶ کے بعد سات غزلیں موجود نہیں ہیں اور آٹھویں غزل کا مقطع ع ”گھر کسی اور کے بیدار نہیں جاتے ہیں۔“ خوب رو جو کوئی ہو اس کے مگر جاتے ہیں“ اگلے صفحے کا پہلا شعر ہے۔ اور غزل ع ”کیا کہوں گزرے ہے ہر دم جہر میں خواری مجھے (ص ۸۶) کے بعد کی سات غزلیں بھی موجود نہیں ہیں اور غزل ع ”عاشق کا اگر دیدہ و ظہار نہ ہوئے“ کے مقطع کا مصرع ثانی ع ”ممکن ہے کہ معشوق دل آزار نہ ہوئے“ سے اگلا صفحہ شروع ہوتا ہے۔

املا کی خصوصیات: انداز نگارش قدیم ہے۔ املا میں انفرادی اور مقامی رنگ بھی

نمایاں ہے۔ مثلاً:

(الف) تڑپھ = تڑپ۔ پتانا = بچھتا، کوچہ = کوچہ، چھوڑانا = چھروانا، بھولانا = بھلانا،

جنوں نے = جنوں، دونوں = دونوں سانسے کا اگلا سانسے ہی ہے۔

(ب) یاے معروف اور مجهول میں امتیاز قائم نہیں کیا گیا ہے۔

(ج) نون طعنے پر نقطے کا التزام کیا گیا ہے۔

(د) بحال / وحال کی یکتوی صورت یہاں وہاں برقرار رکھی گئی ہے۔

(و) ک = ک / گ

(و) حروف پر باقاعدگی کے ساتھ نقطہ لگانے کا التزام نہیں ہے۔

(8)

کلام بیدار (قلمی)

کلام بیدار کا یہ قلمی نسخہ حیدر آباد اسٹیٹ لائبریری میں نمبر ۱۹۹۳۹/۸۰۳۳ اور دوا دین

نمبر ۱۰۹۶ کے اندراج کے ساتھ محفوظ ہے۔ یہ دراصل بیدار کی غزلوں کا بہت معمولی انتخاب ہے۔

آغاز: ہو کچھ ہونا تھا۔ اختتام: ع

کیفیت: مخطوطہ کسی اہمیت کا حامل نہیں۔ کتابت پرانے طرز کی ہے۔ اور املا پر دکنی

اثرات غالب ہیں۔ مثلاً سے کے لیے سین اور تو کے لیے قوں تو اتر کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔ اس

نسخے سے سخن کی تیاری میں کسی طرح کی مدد نہیں ملی ہے۔

(9)

بیاض ذخیرہ نواب صاحب (مزیل منزل علی گڑھ)

مع دیوان بیدار

چند معروف اور غیر معروف شعرا کے اردو و فارسی کلام پر مشتمل اس بیاض میں بیدار کے

متفرق اشعار و غزلیات وغیرہ کے اندراج کے علاوہ ان کا پورا دیوان بھی نقل ہوا ہے۔

کلام بیدار کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

ورق ۱ تا ۳۷ الف پر "غزل بیدار قدس اللہ سرہ انور" کا عنوان قائم کر کے بیدار کی ردیف

(ے) کی غزل

ع "کون بھان بازار خوبی میں ترا ہم سنگ ہے"

نقل کرنے کے بعد ایک مختصر مگر مکمل ترقیمہ پر قلم کیا گیا ہے۔ ترقیمہ کی عبارت یہ ہے۔
 "تمت تمام شد غزل شاہ محمدی بیدار قدس اللہ سرہ انور بتاریخ دوازدہم (دوازدہم) ربیع
 الثانی (کذا) بخط ناکارہ محتاج الی اللہ محمد ذکر اللہ قادری ۱۲۳۸ھ تحریر (یافت)" ورق ۳۷ ب
 سے ۴۷ الف پر کسی مولوی حامی کی ایک فارسی غزل اور شاہ سیر علی خاں کی ایک اردو غزل نقل کی گئی
 ہے۔ ورق ۴۷ ب پر "غزل شاہ محمدی بیدار قدس سرہ" کی سرفنی کے تحت بیدار کی ایک فارسی
 غزل ع "چاک زو عشق تو۔ چند" اور ایک قدرے مشکوک اردو ترجیع بند ع "امیر عرب شاہ بیثرب
 مقام" کے علاوہ اسی تسلسل میں بیدار کا ایک فارسی قصیدہ ع "یہ جرم عشق تو سازندہ گرا تیشیر"
 اور ایک دوسرے فارسی قصیدے کے د شعر نقل کیے گئے ہیں اور "تمت تمام شد" لکھ دیا گیا
 ہے۔

ورق ۸۱ الف پر "پنچس شاہ محمدی بیدار قدس سرہ" کا عنوان دے بیدار کا ایک خمس ع
 "غبات یہ اس کو عزیز دندو ہوا سو ہوا" اور بغیر کسی عنوان کے بیدار کی ایک پانچ شعری غزل ع "
 تیغ خشن آبدار رکھتا ہے"، چار اردو رباعیوں کے علاوہ ردیف 'ذکی ایک اور غزل ع خاک و دھول
 میں ہے طپاں عاشق غم ناک ہنوز' نقل ہے۔ غزل کے اختتام پر "تمام شد" لکھ کر یہ سلسلہ ختم کر دیا
 گیا ہے۔ اور ایک نیا عنوان "غزل شاہ محمدی بیدار" قائم کر کے بیدار کا کم و بیش پورا اردو دیوان نقل
 کیا گیا ہے۔ دیوان کے آخر میں حسب ذیل مفصل ترقیمہ درج ہے۔

تمت تمام شد دیوان حضرت شاہ بیدار قدس اللہ سرہ العزیز بتاریخ بست ہفتم شہر رجب
 المرجب روز پنجشنبہ وقت ظہر ۱۲۳۸ھ ہجری نبوی از دست خط بے ربط بندہ محمد سیح الدین ابن مولوی
 حکیم قاضی محمد بدیع الدین ابن قاضی غلام غوث عثمانی برائے خاطر شریف جناب معلی محمد ذکر اللہ
 صاحب قادری سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر یافت۔

کیفیت :- بیدار کے انتقال (۱۲۱۰ھ) کے تقریباً ۳۸ برس بعد کا تحریر شدہ یہ مخطوط نسخہ اول
 اور نسخہ دوم سے بہ اعتبار متن قدرے مختلف ہے۔ بہ ظاہر بعد میں لکھے ہوئے کسی نسخے کی نقل

معلوم ہوتا ہے۔ اس میں غیر معتبر کلام کے علاوہ املا کی غلطیاں بھی ملتی ہیں، لہذا راقم الحروف کے نزدیک یہ نسخہ کسی خاص اہمیت کا حامل نہیں، بنا بریں اس کے متن کا مقابلہ نہیں کیا گیا ہے۔

املا کی خصوصیات:-

(الف) تڑ پھ = تڑ پ، چھوڑانا = چھڑانا، جھوٹھ = جھوٹھ/جھوٹ، طپاں = تپاں، مزہ = مزہ، ڈھونڈھ = ڈھونڈ۔

(ب) ک = ک، گ لکھا گیا ہے۔

(ج) بھماں دھماں بروزن آں، واں کی قدیم مکتوبی صورت یہاں دہاں برقرار رکھی گئی

ہے۔

(د) یاے معروف اور یاے مجہول کی لکھاوت میں امتیاز نہیں کیا گیا ہے۔

(ه) عدم اعلان فون کی صورت میں بھی نقطے لگائے گئے ہیں۔

(10)

نسخہ مولوی عبدالحق

دیوان بیدار کی ترتیب میں جن دو نسخوں سے محوی صدیقی مرحوم نے استفادہ کیا ہے ان میں سے ایک مولوی عبدالحق مرحوم کی ملکیت تھا، اس کا تعارف صدیقی مرحوم کی فراہم کردہ اطلاع کے مطابق حسب ذیل ہے۔

”یہ دیوان شروع سے لے کر ردیف ن کی غزل کے دوسرے شعر تک نہایت ہی بدخط لکھا ہے۔ کئی جگہ کاتب نے الفاظ تک چھوڑ دیے ہیں، ہر صفحے پر تقریباً ۱۵ سطریں سائز ۲۲x۱۵ ہے۔ باقی دیوان عمدہ ہنر اور صاف خط میں ہے، اغلاط بھی کم ہیں۔ صفحات میں جہاں جگہ خالی رہ گئی ہے کوئی شاعر اسرار صاحب ہیں، ان کی غزلیں نہایت بُرے خط میں لکھی ہیں، کلام بھی مہمل سا ہے۔“ (مقدمہ دیوان بیدار از محوی صدیقی)

چونکہ مخطوط ترقیے سے خالی ہے لہذا کب لکھا گیا، اس کا کاتب کون ہے، کس کے لیے لکھا گیا یا مقام کتابت کیا ہے، کچھ پتا نہیں چلتا۔ البتہ مرتب دیوان کے بیان کے مطابق اس نسخے کے

صفو اول پر جو عبارت مرقوم ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دیوان بیدار کا یہ نسخہ کسی دیوان انور خاں ولد دیوان نور بیک خاں افغان چوگان (چغانی) دیر شہر بھوپال تال کے برادر میاں علی انور خاں کی ملکیت تھا۔ ذیل میں پوری عبارت نقل کی جاتی ہے۔

”ایں دیوان از کتاب خانہ میاں علی انور خاں ہست برادر دیوان انور خاں ولد دیوان نور بیک خاں چوگان دیر شہر بھوپال تال اگر کے دادا (دہوی) کند خلاف (گردو)۔“ اسی صفحے پر داسنے جانب ذرا نیچے ایک مہر ہے جس کا نقش ہے محمد سراج الدین ولد امیر الدین“
(مقدمہ دیوان بیدار)

راقم الحروف کا خیال ہے کہ یہ دیسی نسخہ ہے جو انجمن ترقی اردو کراچی (پاکستان) کی ملکیت ہے اور بہ طور امانت قوی عجائب گھر کراچی (پاکستان) میں محفوظ ہے۔

(11)

نسخہ محوی خطی = مخطوطہ

یقیناً، تاجاں، خواجہ میر درد، مرزا رفیع سودا اور شاہ محمدی بیدار کے کلام پر مشتمل پانچ سو صفحوں کا یہ مجلد قلمی نسخہ مدراس (جنٹی) کے ایک نامور رئیس اور علم دوست خان بہادر آذربیل عبدالقدوس بادشاہ کے کتب خانہ خاص کی ملکیت تھا، صاحب کتب خانہ کی ”پے پایاں عنایت“ سے محوی صدیقی مرحوم کو دستیاب ہوا اور ان کے بیٹے منیر محوی صدیقی کے یہاں سے اسے کلام بیدار کا فوٹو اسٹیٹ تقریباً ۲۵ برس قبل ڈاکٹر یعقوب علی خاں راقم الحروف کو حاصل ہوا، جس کا اجمالی تعارف حسب ذیل ہے:

تعداد اوراق ۲۵، خط نستعلیق معمولی، مسطر ۷، اسطری، خط نستعلیق مائل بہ شکستہ تر قیمر ندارد،

ترتیب.....

آغازِ اختتام

کیفیت:- بیدار کے کلام کا یہ ایک معمولی اور کم اعتبار انتخاب ہے جسے کسی بے نام غیر مختص اور کم سواد کا تب نے نقل کیا ہے۔ ناقل نے اپنے حسبِ نشتا جس شعر کو جہاں چاہا بحال رکھا ہے اور جہاں چاہا اس کی صورتِ نسخ کر دی ہے، بسا اوقات خود شعر/ مصرع موزوں کر کے شامل دیوان کر دیا ہے، مثال کے طور پر بیدار کے دوسرے تمام نسخوں میں پہلی غزل ع ”ہے نام ترا باعصہ بھادرِ قم کا“ ۱۱۹ اشعار پر مشتمل ہے لیکن پیش نظر دیوان میں اشعار کی تعداد اٹھارہ ہے اور ان میں آٹھ شعر مع مطلع متن میں باڈی تصرف دی ہیں جو دوسرے نسخوں میں ملتے ہیں لیکن یقیناً دس شعر یکسر مختلف ہیں مثلاً شعر نمبر ۲ و ۳ دوسرے نسخوں میں اس طرح ملتے ہیں:

۲- مقدور بشر کب ہے تری حمد سرا کی

کیا نظریہ ناچیز سے اوصاف ہویم کا

۳- کیا جانے کہاں جلوہ نما تو ہے کہ بھاسا تو

ہے داغ تری یاس سے دل دیر و حرم کا

اور پیش نظر خطی نسخے میں ان کی صورت یہ ہے۔

۲- غیر از ترے حادث ہے جو کوئی اس کو نفا ہے - تو ہیں ہے شہادتِ فطیہیں ملکِ قدم کا

۳- تجھ مطلعِ فیاض کے عالم میں شبِ دروڑ - بھیجے ہے کہ و مد کے تیشِ خوانِ نعم کا

زیر بحث غزل کے مقطع کا فرق ملاحظہ کیجیے۔

اصل مقطع دوسرے تمام نسخوں میں اس طرح ملتا ہے۔

اس ہستی موہوم پہ غفلت میں نہ کھو عمر

بیدار ہو آگاہ بھر دسا نہیں دم کا

اور نسخہ زیر بحث میں اس کی حرفِ نئی شکل دیکھیے۔

دل زلف و خط و خال نگاروں سے اٹھایا

تا کے رکھو بیدار گرفتارِ ظلم کا

اسی غزل کے ایک اور شعر کے مصرعِ اول ع ”وہ مظہرِ فیاض کہ انعام سے جس کے“ کو بدل

کریغ ” وہ شاہنچی پیشہ کہ امداد سے جس کے ” کردیا گیا ہے۔ بیدار نے خلفائے راشدین کے اوصاف چار علاحدہ علاحدہ اشعار میں نظم کر کے یہ طور منقبت اس غزل میں شامل کیے ہیں لیکن کاتب مخطوط نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کی صفات ایک ہی شعر میں کھپا دی ہیں وہ عرف و معنی شعر ملاحظہ ہو۔

بو بکرؓ عمرؓ اہل حیا حضرت عثمانؓ

عالم میں دیا زیب بہت عدل و کرم کا

فرض مخطوط اس طرح کی تبدیلیوں اور تحریفوں سے بھرا ہوا ہے اور یہی ساقط از اعتبار نسخہ

دیوان بیدار محوی صدیقی مرحوم کے مرتبہ دیوان کا اساس کار ہے۔

الفاظ:- انداز نگارش اگرچہ قدیم ہے لیکن کتابت میں جدید الملاکار حجاز بھی ملتا ہے۔ مثلاً:

(الف) اونے= اُن نے، اوے= اس سے، سنے= سُن نے، سو جتا= سو جھتا،

تہہیں= تھیں، دو= وہ بات= ہاتھ، دیو= دو وغیرہ لیکن سامنے اور تڑبھنا کو جدید الملائم سامنے

اور تڑپنا لکھا گیا ہے۔

(ب) ک اور گ دونوں کے لیے ک ہی لکھا گیا ہے۔

(ج) معکوی حروف پہ چار نقطے لگائے گئے ہیں۔ جیسے : ت=ث

(ج) یاے معروف اور یاے مجهول میں امتیاز نہیں کیا گیا ہے۔

(د) عدم اعلان فون کی صورت میں بھی نقطے لگائے گئے ہیں۔

(ه) وھاں اور بھاں کی قدیم مکتوبی صورت وھاں اور یہاں برقرار رکھی گئی ہے۔

(و) لفظ کو تو ذکر الگ الگ لکھنے کی روش بھی اختیار کی گئی ہے جیسے دیکھ تے= دیکھتے، جست

جو= جستجو، بلوت تے= لونٹے وغیرہ۔

نسخہ خدا بخش

(۱۲) دیوان بیدار کا ایک قلمی نسخہ خدا بخش لائبریری ہانگی پور، پٹنہ کے شعبہ مخطوطات میں محفوظ ہے۔ یہ نسخہ راقم الحروف کی نظر سے گزرا ہے لیکن بہ وجہ متن کا لفظاً لفظاً مقابلہ نہیں کیا گیا ہے، البتہ بعض اشعار کے تعین متن میں اس سے مدد ضروری لگی ہے۔ اجمالی تعارف حسب ذیل ہے۔

ملکیت:- خدا بخش لائبریری پٹنہ، مخطوطہ نمبر ۳۱۲۶، اوراق ۶۸ سائز ۸ء ۱۰-۱۷ اکتوبر
تیرھویں صدی ہجری (قیاساً) خط نستعلیق، کاتب معظم محمدی
آغاز:-

ہے نام ترا باصف ایجاد رقم کا
حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا

اختتام:-

بیدار رواں ہے اشک دریا دریا
ملا تو کہ ہے یہ چشم تر یا دریا
رونے سے ترے تمام خاند ہے پر آب
حیران ہوں میں اس میں گھر ہے یا دریا

بیدار کے مطبوعہ نسخے

(1)

دیوان بیدار مرتبہ محوی صدیقی

دیوان بیدار پہلی بار شاہی پریس نرپنگن، مدراس میں دیور طبع سے آراستہ ہو کر ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا۔ اسے اردو یونیورسٹی آف مدراس کے ایک لائق فائق اور فاضل استاد محمد حسین محوی صدیقی مرحوم نے ترتیب دیا ہے۔ دیوان کے آغاز میں مرتب کا لکھا ہوا ایک مبسوط مقدمہ بھی شامل ہے۔ یہ دیوان دو قلمی نسخوں کی بنیاد پر مرتب ہوا ہے پہلا نسخہ خان بہادر آزر علی عبداللہ قدس پادشاہ ساکن مدراس کی عنایت سے مرتب کو دستیاب ہوا تھا۔ اور دوسرا مولوی عبداللہ حق مرحوم نے انھیں بہم پہنچایا تھا۔ اول الذکر کے بارے میں مرتب کا بیان ہے کہ ”یہ پورا نسخہ (کلام) نہیں بلکہ محض دیوان بیدار کا ایک مختصر انتخاب ہے“ اور ثانی الذکر اُن کے بیان کے مطابق مکمل دیوان ہے۔ ان کی تعارفی تحریر کے مطابق..... ”پورا نسخہ یہ ہے جو حیدر آباد سے آیا ہے..... بیدار کے دو دیوان ہیں..... اب یہ دیوان نسخہ مدراس کے مقابلے میں نکلنا، چونکا ہو گیا ہے۔“ مرتب نے نسخہ مولوی عبداللہ حق کے آغاز میں بطور تعارف جو عبارت درج ہے اسے بھی نقل کی ہے۔ پوری عبارت یہ ہے ”ایس دیوان از کتاب خانہ میاں علی انور خان ہست، برادر دیوان انور خان ولد دیوان نور بیگ خان افغاں چو گانی دبیر شہر بھوپال تال اگر کسے دادا (دعوا) کند غلاف (گردو)“ نقل کا (دعویٰ) کو دادا، لکھنا اس کی کم سوادگی کی دلیل ہے۔ مزید برآں یہ کہ اس نسخے میں الحاقی کلام

کثرت سے ہے۔ جسے مرتب نے من و عن اپنے مرتب دیوان میں شامل کر لیا ہے۔ دراصل یہ مطبوعہ ایڈیشن دو کم اعتبار نسخوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ اور یہی اس کی بے اعتباری کا بڑا سبب ہے۔

(2)

دیوان بیدار (مطبوعہ) مرتبہ جلیل احمد قدوائی

دیوان بیدار کا یہ ایڈیشن ٹی پریس، الہ آباد میں چھپ کر ہندوستانی اکیڈمی الدہ آباد، یو پی، سے ۱۹۳۷ء میں شائع ہوا اس کے مرتب جلیل احمد قدوائی مرحوم ہیں۔ کتاب کے آغاز میں اکاڈمی کی جانب سے کوئی رسمی تعارفی تحریر موجود نہیں ہے البتہ مرتب کا بتیس (۳۲) صفحات پر مشتمل ایک دقیق و مبہط مقدمہ ضرور شامل ہے۔ مقدمے کے آخر میں سنہ ۱۹۳۵ء درج ہے۔ مقدمے کے مضمومات کی درج کردہائی سے یہ پتا چلتا ہے کہ کتاب کی ترتیب میں مرتب کے پیش نظر دو قسمی نسخے تھے، ایک نسخہ وہ جسے انھوں نے بدایوں کے رہنے والے لکھ لکھ "سیلانی بزرگ" اور پرانی کتابوں اور بدایوں کے بیڑوں کے بیوپاری مولوی حضور احمد سے خریدا تھا۔ دوسرا نسخہ انھیں مولوی احسن مارہروی سے دستیاب ہوا تھا۔ یہ دونوں نسخے اب مولانا آزاد لائبریری کے شعبہ مخطوطات میں بالترتیب قدوائی کلکشن اور احسن کلکشن میں محفوظ ہے۔ پیش نظر ایڈیشن کے مرتب نے اول الذکر کو جسے انھوں نے خریدا تھا بنیادی نسخے کے طور پر استعمال کیا ہے اور ثانی الذکر (نسخہ احسن) کے محض چند اختلافات پاورق میں درج کر دیے ہیں۔ مذکورہ بالا دونوں نسخوں کے مطالعے کے بعد راقم المعروف اس نتیجے پر پہنچا ہے نسخہ اساسی میں الاملا و کتابت کی غلطیوں کے علاوہ متن میں دانستہ تبدیلی کی مثالیں ملتی ہیں اور یہ کہ اس میں الحاقی اور مشکوک کلام بھی موجود ہے۔ برخلاف اس کے نسخہ احسن میں الاملا و کتابت کی غلطیاں کم ہیں اور مشکوک کلام اور تحقیف و تحریف سے یہ نسخہ پوری طرح پاک ہے۔ اس کے بارے میں جلیل احمد قدوائی مرحوم مرتب دیوان بیدار کا یہ بیان کہ "احسن صاحب کا نسخہ ناقص و نامکمل ہے..... اس کا کاتب بھی بہت بدخط ہے....." سرسری مطالعہ کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔

اصل نسخہ احسن کلام بیدار کا مکمل دیوان ہے، خاتمے پر ایک مکمل اور واضح ترقیم موجود

ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ اس کی کتابت مصنف کے انتقال کی تاریخ ۲۷ ربیع الثانی ۱۲۱۰ھ / ۴ جولائی ۱۷۹۶ء سے چند ماہ پیشتر ۱۰ شہر ربیع الاول ۱۲۱۰ء کو ہوئی ہے۔ اصول طور پر اسی نسخے کو اساس کار کا درجہ دیا جانا چاہیے تھا لیکن ایسا نہیں ہوا ہے نتیجتاً اس چھپے ہوئے نسخے میں جملہ اقسام کی غلطیاں راہ پا گئی ہیں۔ دعوے کے ثبوت میں چند مثالیں نمونہ از خردارے کے مصداق ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

- | متن مطبوعہ | اصلاح شدہ |
|---|---------------------------|
| ۱- نامہ کا تو کیا حکم کہ کا صد (ص ۱۲) | گھر کہ کا صد |
| لایا بھی نہ ہاں سلام اس کا | لایا ہی نہ ہاں سلام اس کا |
| ۲- لعل پر منصوب چھپے ہو گھر اس لطف سے ص ۲۳ | گھر |
| اس لب رنگیں پہ جوش حسن سے بیت خانہ تھا | تہ خانہ تھا |
| ۳- میری آنکھوں کا بالانا خانہ گے حاضر ہے آہٹیں ص ۲۳ | کہہ خالی ہے آہٹیں |
| اگر بیدار اس کو شوق ہے عالی مقامی کا | |
| ۴- شاد آرام ہے دل کو نہ خواب آنکھوں میں آتا ہے | آتی ہے |
| شمر بیدار مجھ کو یہ ملا اس گل کی یاری کا | |
| ۵- دکھاؤں گرتے کو چہ میں ایک اپنے کی گھڑی ص ۲۳ | |
| طرق جاوے کچھ اشک سے بہ بہاری کا رشک سے | |
| ۶- چکا کر خواب آسائش سے بیدار آہ ہستی میں ص ۵۸ | ہستی نے (نہیں) |
| عدم آسودگان کو لا کے ڈالے جا ہی میں | ڈالے جا ہی میں |
| ۷- دل کو رہتا ہے زبیں جو تماشا خیال ص ۵۹ | دل کو خیال |
| رات کو دیکھے ہے دل تیرا ہی خواب آغوش میں | تیری ہی |
| ۸- وہ کون جا ہے کس کا وہاں گداز نہیں ص ۶۱ | جہاں |
| کھ آ کے دیکھ تو بیدار کے جگر کا داغ | جگر کے داغ |
| ۹- ہم تری خاطر نازک سے حذر کرتے ہیں ص ۶۲ | تری ہم خطر کرتے ہیں |

- دور نہ بنائے تو پتھر میں اثر کرتے ہیں
۱۰۔ یہ وہی فتنہ آشوب جہاں ہے بیدار ۶۲
- دیکھ کر پیروں جواں جس کو حذر کرتے ہیں
۱۱۔ نہیں ہم کہ تیرے جور سے اٹھ جاتے ہیں ۶۳
- جی ہے جب لگ نہیں اے جان جہاں جاتے ہیں
۱۲۔ تجھ کو لمبی کہاں شیخ کہ سبھے یہ مر ۶۴
- وہاں نہیں بار ملک
۱۳۔ مجھ کو اُس لطف پری رونے کیا دیوانہ ۶۴
- مٹل پری رو
۱۴۔ روز روشن کو کیا اُس نے شب تار مرے ۶۴
- جس سے لینے
۱۵۔ اے نکہت گل پڑی ہی رہ تو ۷۷
- پڑے ہی رہ تو
۱۶۔ اب تو آیا ہے ہاتھ میں کھینچ کر ۷۹
- کچھ کر
۱۷۔ دل بیدار کو تو لوٹ لیا ۸۱
- کو لپیٹ لیا
۱۸۔ کیا مہر کیا گل دلا ۸۲
- سب میں دیکھا تو جلوہ گر تو ہے
۱۹۔ کما کیا میں کروں اُس کی جفا تجھ سے یاں میں ۹۲
- چمن میں گل
۲۰۔ چمن میں گل کوئی تجھ سا پری نظر نہ پڑا ۹۳
- میں جا کر
اگر چہ دیکھے ہیں جا کر ہزار آنکھوں سے

- ۲۱- مئی میں بیدار کب مئی میرے مئی ۹۴
 خندق اس منہ حاتی کی
 ۲۲- وہ بہار حسن جو آج آج سے یہاں مئی ۹۶
 رملک بستان اور مملہ اتریں ہو جائے
 ۲۳- میں تو کیا چیز ہوں بیدار کہ ہوں اُس پہ فدا مئی ۹۶
 مگر پری دیکھے تک اس رخ کو بریٹاں ہو جائے
 ۲۴- آتی ہے ہر نفس سے بڑے کباب بریاں مئی ۸۹
 یاں تک جگر جلا ہے فم کی جراثیموں سے
 ۲۵- سوز دل کیونکر کروں اس شوخ کے آگے بیاں مئی ۱۰۰
 شمع کی مانند جلتی ہے زباں تقریر سے

طریقہ کار

دیوان بیدار کی تدوین میں جاسول خصوصاً بطور خاص پیش نظر ہے جس کا حساب ذیل ہیں۔
۱- متن کی تصحیح و ترتیب میں کلام بیدار کے ۱۲ قلمی نسخوں کے علاوہ دونوں مطبوعہ ایڈیشن بھی پیش نظر رہے ہیں۔ مقدمے کی تیاری میں اور کہیں کہیں اشعار کے متن کی تصحیح میں معاصر تذکرے بھی مدد و معاون ہوئے ہیں۔

۲- دیوان کے ہر شعر کی تصحیح و تحقیق کے لیے تمام نسخوں پر غور کیا گیا ہے اور کسی شعر یا مصرعے کی کوئی خاص صورت معجز نسخوں کی تصدیق کے بعد ہی قبول کی گئی ہے تاہم جوں کہ دستیاب شدہ کلام بیدار کے قلمی نسخوں میں نسخہ اول مرقومہ ۱۱۹۲ھ اور نسخہ دوم مرقومہ ۱۲۱۰ھ کو زمانی تقدم کے علاوہ بہ لحاظ صحت متن بھی سند اعتبار حاصل ہے نیز چند کتابتیں اسقام سے قطع نظر یہ نسخے ترمیمات و تحریفات سے قطعی پاک ہیں لہذا انھیں اساس کار کی حیثیت حاصل ہے۔

۳- کلام بیدار کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں وہ کلام شامل ہے جو بالتحقیق بیدار کا ہے اور حصہ دوم میں اس کلام کو جگہ دی گئی ہے جو نسبتاً کم معجز نسخوں میں پایا جاتا ہے لیکن ان پر الحاقی کلام ہونے کا شبہ کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی کسی اور شاعر کی طرف اس کے انتساب کا کوئی قطعی ثبوت موجود ہے۔

۵- ایسے الفاظ جو آج موزنٹ لکھے پڑھے جاتے ہیں۔ ان کی قدیم صورت پر قرار رکھی گئی ہے۔
۶- قدیم تحریروں میں یاے معروف اور یاے مجهول میں عدم تفریق کی بنا پر بسا اوقات ذکر

ومنٹ کی تمیز و شمار ہو جاتی ہے اس سلسلے میں جدید املا کی پیروی کی گئی ہے اور پیش نظر متن میں حتی الوسع اس قسم کے احتمالات ختم کر دیے گئے ہیں۔

۷۔ تڑبھ: تڑب کا قدیم املا تڑبھ ہے۔ مہد غالب بلکہ اس کے کچھ بعد تک یہ لفظ اسی طرح لکھا، پڑھا اور بولا جاتا تھا، چنانچہ وہ لکھتے ہیں: ”تڑبھنا“ ترجمہ ہے ”سپیدن“ کا، املا یوں ہے، نہ تڑپنا۔ ہائے فارسی اور نون کے درمیان ہائے مخلوط التلفظ ضرور ہے۔ ”دیوان بیدار“ کے تمام قلمی نسخوں میں بھی یہی اسی طرح ملتا ہے۔ چونکہ یہ لفظ ایک خاص مہد کی نمائندگی کرتا ہے لہذا اصول تدوین کے بموجب اس کا قدیم املا برقرار رکھا گیا ہے۔

۸۔ (حوظ، ہ، ہونہ، جھونہ۔ بھوکھ اور ٹھوٹھ وغیرہ سے جدید املا میں آخری حرف ہائے دو چشمی کو حذف کر دیا گیا ہے۔ قدما کی تحریروں میں یہ تمام ہندی الاصل الفاظ اپنی اصل صورت یعنی آخر میں دو چشمی ہ کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں، لہذا اس مہد کے املا اور تلفظ کا لحاظ رکھتے ہوئے دیوان بیدار میں ان کی قدیم صورت علی حالہ برقرار رکھی گئی۔

۹۔ الفاظ کی ایسی قراءتیں جو مہد بیدار کے تلفظ کی نمائندگی کرتی ہیں، بدستور باقی رکھی گئی ہیں مثلاً: سامنے اور کھیساد وغیرہ۔

۱۰۔ ک/گ۔ قدیم تحریروں میں ان دونوں حروف کے لیے ایک ہی مرکز رائج تھا، چنانچہ مای بے قوجی کے باعث کل کا گل، گام کا کام یا اس کے برعکس پڑھ لیا جاتا۔ معمولات قراءت میں شامل تھا مثلاً، بیدار کا ایک مصرع ہے ”جمن میں گل کوئی تجھ ساہری نظر نہ پڑا“ قدوائی مرحوم نے اسے اس طرح پڑھا ہے ”جمن میں گل کوئی تجھ ساہری نظر نہ پڑا“ پیش نظر دیوان میں ایسے کسی التباس کی گنجائش حتی الوسع نہیں چھوڑی گئی ہے۔

۱۱۔ اعراب بالحروف۔ قدیم طرز تحریر میں زیر اور پیش کی حرکات کو ظاہر کرنے کے لیے بعض لفظوں میں علامتوں کی بجائے حروف علتی اور ذکا استعمال کیا جاتا تھا۔ زیر ترتیب دیوان بیدار میں جہاں جہاں یہ صورت پیش آئی ہے وہاں وزن شعر میں فرق واقع نہ ہونے کی شرط کے ساتھ ان حروف زائد کو نکال دیا گیا ہے۔ مثلاً:

ادھر آنکھیں پڑی روتی ہیں ادھر دل نالاں
ہوں تجھ میں کہ کس کس کے تئیں سمجھاؤں

۱۲- کیوں کے/ کیوں کہ- یہ مرکبات اصلاً دو لفظ ہیں جو اِملہ کے جزوی اختلاف سے قطع نظر معنی ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ قدما کے یہاں اور خاص طور پر شاعری میں 'کیوں کر' کے معنی میں 'کیوں' کے استعمال ہوا ہے اور اسی طرح لکھا ہوا ملتا بھی ہے۔ لیکن بعد کی مطبوعہ کتابوں میں اسے 'کیوں کہ' بنا دیا گیا ہے۔ اس میں تحقیقی اور عام ایڈیشنوں کی تفصیص نہیں۔ پیش نظر ایڈیشن میں اس لفظ کو خٹائے مصنف کے مطابق 'کیوں' کے بنا دیا گیا ہے۔

۱۳- ذ/ز- اردو کی قدیم کتابت میں ان دو مستقل حروف کے درمیان تفریق کا کوئی متعین قاعدہ موجود نہیں تھا چنانچہ پرانی تحریروں میں 'ذ' کی جگہ 'ز' اور اس کے برعکس لکھا جانا معمولات قرأت میں داخل تھا۔ اردو کے خالص مصدر گزرا اور گزرا کو ان کے مشتقات کے ساتھ 'ذ' سے لکھ دیا جاتا تھا۔ زیر ترتیب متن میں ان لفظوں اور ان کے مشتقات کو پابندی کے ساتھ 'ز' سے لکھا گیا ہے۔

۱۴- تیش/طیش- قاری مصدر تہیدن کے مشتقات تیش، تپاں، تہیدہ اور تہیدہ گاہ وغیرہ کو اردو کی قدیم کتابت میں طوطا، طشت اور طوطیا وغیرہ کی طرح تاءے غیر منقوط (ط) سے لکھ دیا جاتا تھا، باہر یں لغات میں یہ دونوں طرح مندرج ہیں لیکن زور اور تاکید تاءے فوقانی (ت) پر ہے اور بعض میں تو یہ صراحت ہے کہ 'تیش' ہی صحیح اور مرنج ہے۔ زیر ترتیب دیوان میں اس لفظ کے تمام مشتقات کو 'ت' ہی سے لکھا گیا ہے۔

۱۵- آہمی/آپ ہی:- دو لفظوں کے اس مرکب کو خود کے معنی میں قدما نے سوز دلی شعر کے لحاظ سے دو طرح سے برتا ہے کہیں آپ ہی اور کہیں آہمی۔ لیکن اس کی کتبوی صورت آپ ہی/آہمی ملتی ہے۔ زیر ترتیب دیوان ہمدرد میں جہاں الگ الگ لکھے سے شعر سوزوں ہوتا ہے وہاں "آپ ہی" رکھا گیا ہے اور جہاں ہائے مخلوط کے ساتھ شعر سوزوں ہوتا ہے وہاں کھسی، انھی، تجھی، جھی کی طرح اسے "آہمی" لکھا گیا ہے۔

۱۶- یہاں، وہاں/یہاں، وہاں:- یہاں، وہاں کا قدیم تلفظ یہاں، وہاں ہر وزن 'ناں' ہے۔ عہد غالب بلکہ اس کے بعد حالی وغیرہ تک یہی املا صحیح و فصیح سمجھا جاتا تھا۔ بعد میں مرتبین نے اپنے مرتبہ کتابوں میں اور اہل مطالع نے اپنے تجارتی ایڈیشنوں میں دانستہ یا نادستہ طور پر انھیں یاں اور واں میں تبدیل کر دیا ہے۔ زیر ترتیب متن میں خٹائے مصنف کے بموجب ان کی قدیم

صورت یعنی بھاں، وہاں کر دی گئی ہے۔

۱۷۔ لفظوں کے حروف پر علامات کا احترام ہم قدر ضرورت کیا گیا ہے مثلاً او و معروف پر التائیش (') لگایا گیا ہے جیسے تو، طوں، طوں، ٹوٹا، ٹاٹا وغیرہ لیکن یاے معروف اور او و مجهول کی قرأت کو اکثر قاری کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے، یوں بھی متن کو اعراب و علامات اور دوسرے رموز اوقاف سے گراں بار کر کے قرأت کی وجہ کیوں میں اضافہ کرنا تدوین متن کا مقصد نہیں ہوتا۔
بایں طور لفظوں میں حروف پر زیر، پیش جزم اور تشدید حسب ضرورت ہی لگائے گئے ہیں۔
البتہ اضافت کی زیر کی پابندی ہر جگہ کی گئی ہے۔

۱۸- مانند، جملہ، طرح، شکل :- طرح اور شکل، معنی اور شکل مختلف ہوتے بھی اکثر مانند اور جملہ کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ دیوان، بیدار مرتبہ، جلیل احمد قدوائی میں یاے معروف اور یاے مجہول میں امتیاز قائم کر کے تذکیر و تانیہ کا تعین کیا گیا ہے۔ لفظ "مانند" کے استعمال میں دو عملی برقی گئی ہے، کہیں مذکر بتا دیا گیا ہے کہیں مؤنث مثلاً ص ۳۳ سطر ۳ پر پروانے کی مانند اور ص ۳۴ سطر ۹ پر گل کے مانند ص ۶۴ سطر ۱۹ پر دل کی مانند ص ۱۰۰ سطر ۲ پر شمع کی مانند۔ بیدار کی ایک سات شعری غزل کی ردیف "کی مانند" اور قافیہ سنگ، رنگ، جنگ وغیرہ ہیں مرتب نے یہاں مانند کو مذکر خیال کر کے ہر جگہ "کے مانند" کر دیا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ اور ڈبلاویس، فیملین نے اپنے لغات میں مانند کے ذیل میں تذکیر و تانیہ کی نشاندہی نہیں کی ہے، صاحب نور اللغات نے صرف مذکر لکھا ہے اور بہ طور مثال یہ فقرہ نقل کیا ہے "اس کا مانند پیدا نہیں ہوا" جب کہ جان شیکسپیر اور ڈکنز فاربس نے اسے مذکر اور مؤنث دونوں بتایا ہے اور جان ہلٹیس نے یہ صراحت کر دی ہے کہ اگر مانند حرف جار لاحق (Postposition) کے طور پر استعمال ہوتا ہے تو مؤنث اور گر حرف جار سابق (Preposition) کی جگہ لیتا ہے تو مذکر۔ جیسے دریا کی مانند اور مانند دریا کے، پیش نظر ایڈیشن میں اسی اصول کی پابندی کی گئی ہے۔

۱۹۔ دیوان کے آخر میں خواہی متن (اختلافات نسخ) اور خواہی مقدمہ کے علاوہ ایک مختصر فرہنگ بھی شامل ہے۔

روایف (الف)

(۱)

- | | | |
|------|---|-------------------------------------|
| i | ہے نام ترا ہامیہ ایجاد رقم کا | محتاج نہیں وصف ترا لوح و قلم کا |
| ii | مقدور بشر کب ہے تری حمد سرائی | کیا قطرہ ناچنے سے اوصاف ہویم کا |
| iii | کیا جانے کہاں جلوہ نما تو ہے کہ بھاس تو | ہے داغ تری یاس سے دل دیر و حرم کا |
| iv | گر دست کھانا جذبہ توفیق ہو تیرا | تو پہنچوں و گر نہ نہیں مقدور قدم کا |
| v | تجھ گنج محبت کا طلب گار بھروں ہوں | نے طالب دینار نہ مشتاق ورم کا |
| vi | تا، پاک ہو ہر بندہ آلودہ عصیاں | ہے بحر صموج میں ترے لطف و کرم کا |
| vii | پہنچا نیو دھاں میرے تئیں حشر میں یارب! | سایہ ہو جہاں احمد ترسل کے علم کا |
| viii | شاو دو جہاں، فجر زماں، سرور پا کاں | ہے کل بھر، ذرہ خاک اس کے قدم کا |
| ix | وہ مظہر فیاض کہ انعام سے جس کے | کیسا ہو جواہر سے جی معدن دیم کا |
| x | ہر ذرہ ہے خورشید شفاعت کا طلب گار | اس سے کہ وہ بخشندہ ہے عصیان امم کا |
| xi | تشریف شرف صدق نے صدیق سے پایا | مشہور بظہاں اس سے ہوا نام کرم کا |
| xii | لے ہاتھ میں شمشیر عدالت کی عمر نے | بقضہ میں کیا ملک عرب اور عجم کا |
| xiii | جنان کہ تا اس کی ہے تقریر سے انزوں | تحریر کرے کیا، نہیں مقدور قلم کا |

سلطانِ ولایت اسد اللہ کہ جس کی ہبت سے بکر آب ہو شیرانِ رجم کا xiv
 ظالم کشی و عدل سے اس سرورِ دیں کی حک، صفحہِ عالم سے ہوا نامِ حتم کا xv
 دل صاف کر آلائشِ دنیا سے کہ یہ دل آئینہ ہے اسکندری دجام ہے جم کا xvi
 تک دیدہ دل کھول کے تو دیکھ کہ زخشاں ہر ذرۂ حادث میں ہے خورشیدِ قدم کا xvii
 ہو جلوہ گر آئینہِ تھیمہ میں تزییہ گر تفرقہ اٹھ جائے وجود اور عدم کا xviii
 اس ہستی موبہوم پہ غفلت میں نہ کھو عمر xix
 بیدار ہو آگاہ، بھروسا نہیں دم کا

(۲)

دیتا نہیں دل لے کے وہ مفرور کسو کا سچ ہے کہ نہ ظالم سے چلے، زور کسو کا i
 آرائشِ حسن، آئینہ رکھ کرتے ہو ہر دم لینا ہے مگر دل حصیں مستور کسو کا ii
 وہ شوخ، پری رشک، بہ کف تیغ، یہ مست آتا ہے کیسے عیوہ دل پڑ کسو کا iii
 ہے وہ نہیں پاسِ دل اور بابِ صفا کو ہے جلوہ گر اس آئینہ میں نور کسو کا iv
 آتا ہے نظر بھاں جو ہر ایوانِ شکست یک وقت میں تھا خانہِ معمر کسو کا v
 کیا مہاجرے سامنے بولے کوئی تجھ سے اتنا تو نہیں دیکھوں نہیں مقدر کسو کا vi
 بیدار مجھے یاد اسی کی ہے شب و روز vii
 لے بات کسو کی ہے نہ زکور کسو کا

(۳)

آنکھوں میں چھا رہا ہے ازبس کہ نور تیرا ہر گھل میں دیکھتا ہوں رنگِ ظہور تیرا i
 گھیرا تو ہے سرور ہو خطر و لیکن کیا جاوے کدھر سے ہوگا عبور تیرا ii
 عجز و نیاز میرا حد سے زیادہ گزرا ویسا ہی اب تک ہے ناز و غرور تیرا iii
 یوں ہی ہے عزم اپنا اس میں جو کچھ ہو سو ہو جی جائے یا رہے، اب ملنا ضرور تیرا iv
 بیدار وہ تو ہر دم سو سو کرے ہے جلوے v
 اس پر بھی گر نہ دیکھے، تو ہے قصور تیرا

- i دل خدا جانے کہاں تیرے گلستاں میں رہا
 سبیلِ زلف میں یا زکس نکاں میں رہا
 ii حیف اے نورِ نظر! تجھ کو نہ آئی غیرت
 اشک آ تیری جگہ دیدہ گریاں میں رہا
 iii جاؤ اے ہم سفر! ہاتھ اٹھاؤ مجھ سے
 میں تو جوں نقشِ قدم کوچہٴ خواباں میں رہا
 iv کارواںِ منزلِ مقصود کو پہنچا کب کا
 اب تک اے واے! میں سہل کوچ کے ساراں میں رہا
 v بھاں تک ڈوئے ترے غم میں کہ اب آنسو کا
 ایک قطرہ بھی نہ اس دیدہ گریاں میں رہا
 vi ناصحا! کبیرِ رفا تجھ کو ہے اب تک اے واے!
 بھاں تو اک تار بھی ثابت نہ گریاں میں رہا
 vii تو ادھر عیش و محفم میں رہا اپنے خوش
 میں ادھر فم میں ترے نالہ و افلاں میں رہا
 viii کب دماغ اس کو کہ نگارۂ فردوس کرے
 جو کوئی فوجِ مفت سیر گریاں میں رہا
 ix شورِ سوداے جنوں سے مرے اب کی بیدار
 جز معلّم نہ کوئی طفل، دبستاں میں رہا

- i بھوٹ کر چشم سے دل تیرے زخماں میں گرا
 ست میخانہ سے جا پشمِ حیاں میں گرا

آب میں آتی ہے جہاں بڑے کباب ۔ مای ii
 اٹک ۔ گرم آوا یہ کس چشم سے جہاں میں گرا
 سرد و گل تیرے قد و عارض رنگیں کے حضور iii
 نظر ٹہری و بلبل سے گلستاں میں گرا
 پچھے منزل کو رفتی، ایک مگر نہیں تھا iv
 ضعف سے دہی قدم چل کے بیاباں میں گرا
 جوں ہی یاد اس تکہ تیر کی آئی بیدار v
 دُوں ہی لُحجہ بگر آ چشم سے داماں میں گرا

(۶)

تیرے دہاں سے فط زری نہ جہاں میں چھا i
 لعل بھی لب سے ترے کان بدخشاں میں چھا
 کر دیا عشق کو ظاہر مرے، تو نے آئے اٹک ! ii
 ورنہ یہ راز نہیں رکھتا تھا دل و جاں میں چھا
 مٹ آئے امرا نہ کر دھوے ہم چشمی تو iii
 آب صد بحر ہے اس دیدہ مگر یاں میں چھا
 ناتوانی سے سری، دیکھو آئے دسب جوں ! iv
 رہ گیا ہو نہ کوئی تار گریباں میں چھا
 ہے یہ ممکن کہ چچے پردہ فانوس میں شمع؟ v
 چاند سے منہ کو مٹ لیتے ہو داماں میں چھا
 گلشن عشق میں جوں غنچہ لالہ آئے دل ! vi
 رکھو اس داغ کو تو سینہ سوزاں میں چھا
 دل غم دیدہ بیدار کئی دن سے ہے غم vii
 کہہ تو ہے زلف میں یا تیرے زخماں میں چھا

(۷)

- ہم پہ سو ظلم و ستم کیجیے گا ایک ملے کو نہ کم کیجیے گا i
 بھانکنا خلق سے کچھ کام نہیں قصد ہے آپ سے دم کیجیے گا ii
 مگر یہی زلف وہی کھڑا ہے عارت و بر د حرم کیجیے گا iii
 مگر رہی طوں ہی گل آفتابی ایک جا بہ جا رکھ اب دم کیجیے گا iv

ق

- جی میں ہے آج بہ جاے کتب یہی نصف اس کو دم کیجیے گا v
 مہربانی سے پھر اے بندہ نوازا کیسے کس روز کرم کیجیے گا vi
 نیند آوے گی نہ تھا بیدار تا نہ خواب اس سے ہم کیجیے گا vii

(۸)

- احوال سن مری مڑا ایک بار کا پانی ہو بہہ گیا جگر بھر بہار کا i
 جوش بہار دیکھ کے اُس گل ہزار کا ہے داغ داغ رنگ سے دل لالہ زار کا ii
 مضبوط دیکھ شانہ سے تیرا کئے گا ہاتھ ٹوٹا کر ایک بال کبھو زلف یار کا iii
 ظہرے نہ ایک حرف بھی کا قد پہ ہوں شرر لکھیے مگر اس کو حال دل بے قرار کا iv
 زخم کی طرح باغ میں اب چشم دا کیے حیرت فریب کس کے ہوں میں انتظار کا v
 کرے تو آہ سے مری اے سنگ دل! حذر کھڑے اس آگ سے ہے جگر کو مسلا کا vi
 لاگنا ہاتھ دل کہیں، جھاڑا بھی لے چکے جوں شانہ اس کی زلف سے ہم تار تار کا vii
 بے اختیار آگئی دیکھ اس کو ناصحا مقدور اب رہا ہی نہیں اختیار کا viii
 مخمور ہم کو اس نگہ مست نے کیا ہے سر کے ساتھ در و سر اب اس خمار کا ix
 کرتا ہے معصیت میں تو ایام عمر صرف کرتا ہے بیدار کچھ بھی فکر ہے روز شمار کا x

(۹)

- i جو وہ بہار ریاضی خوبی، چمن میں آتا خرام کرتا
صویر و سرو ہر اک آکر ادب سے اس کو سلام کرتا
- ii نگار مخی قسم اب تک کرے ہیں نالہ بہ رنگِ بلبل
قیامت اے گل! مجھ ہی ہوتی تو مگر کسی سے کلام کرتا
- iii جو پاتا لذتِ زبانِ مستان ہے محبت سے تیری، زاہد
نکل حرم سے وہ نے کدہ میں مقام اپنا مدام کرتا
- iv جو وہ پری روتے دکھاتا جمال اپنا تو ڈوں ہی تاج
ہماری مانند چھوڑ گھر کو گلی میں اس کی، مقام کرتا
- v خیال اس کے سے اتنی فرصت کہاں کہ فکرِ سخن کرڈں نہیں
دگر نہ بیدار اس فزل کو قصیدہ ہی کہہ تمام کرتا

(۱۰)

- i تُو نے جو مدقوں میں ادھر کو گزر کیا نالہ نے کچھ تو آج ہمارے اثر کیا
- ii اس کھیل سے، کہ اپنی مڑہ کو کہ باز آئے عالم کو نیزہ بازی سے زبرد کیا
- iii دیوانے کو پری سے بھرا ب کر دیا دو چار اے نگہیوں! کیا کیا مرے دل کا ضرر کیا
- iv غیرت نہ آئی تجھ کو ستم گر، ہزار حیف! جس دل میں تو تمیم تھا دھماں غم نے گھر کیا
- v ہم عاقلوں کی، آہ! نہ اُدھر نظر گئی اُن نے ہزار اپنے تئیں جلوہ گر کیا
- vi کیدھر ہے تو کہاں ہے اجابت کہ بارہا میں نے بلند دسب دعا ہر بحر کیا
- vii پھر ہم بھی کچھ کہیں گے نہ کھلوائے زباں بس چپ رہو کہ ہم نے بہت درگزر کیا
- viii بیدار ایسے رُوندے سے آمان، باز آ دامن و آستیں کو تو لُوٹو سے تر کیا

(۱۱)

تھا جو کچھ ہوتا تو اے دل! ہو گیا پر، بھلا کہہ کس پہ مائل ہو گیا i
 شمع سے روشن ہوا یہ نکتہ، رات سر سے جو گورا سو کابل ہو گیا ii
 مجھ میں اور اس میں نہ تھا ہرگز حجاب پردہ ہستی ہی مائل ہو گیا iii
 گر چہ ہوئے بے قدر نہیں پر خونِ دل جو ہر ہمشیرِ قاتل ہو گیا iv
 اس بے خبر نگہ کو دیکھ کر ایک عالمِ نیم بے ہو گیا v
 اشک کی مانند راہِ عشق میں رکھے ہی پا قطع منزل ہو گیا vi
 کیا کیا بیدار تو نے، ہے غضب! vii
 ایسے عالم کے مقابل ہو گیا

(۱۲)

کل تری یاد میں آنسو ہی نہ کچھ گل گزشتھا ہر مژدہ پر مری، لختِ جگر پر خوں تھا i
 مصرعہ قد کا ترے مصرعہ ثانی نہ ہوا سر و ہر چند کہ رجستہ و خوش موڑوں تھا ii
 شرمہ بھر مٹ نہ گیس جاذب میں دیا دیکھنا اک ہی نظر بھر کے تراغسوں تھا iii
 پاس ناموس حیا تھا کہ نہ روئے اے ایرا ورنہ آنکھوں میں ہماری بھی ہجرا جیوں تھا iv
 کچھ تجھے بھی ہے خبر حال سے اس کے ظالم! v
 رات بیدار ترے فم میں پٹ محروں تھا

(۱۳)

پاس میرے وہ دل آرام گر آج آدے گا تو قرار اس دل بے تاب کو آ جاوے گا i
 نہیں مقدور کہ نہیں دل کو ہزاروں اس سے چپ بھی نہ کب تیں ناصح! مجھے سمجھاوے گا ii
 بھول جاوے گی تجھے کوہ گئی اے فرہاد! جاں گئی اپنی اگر دل مراد کھلاوے گا iii
 اے ہلالِ امروہ میرے پیکرِ خود شید جیوں! پاس آ، کب تیں پلٹو رے ترسواوے گا iv
 کہہ دیا نہیں تجھے بیدار اب آگے تو جان v
 دل کسو سے جو لگا دے گا تو پچھتاوے گا

(۱۴)

- i مست ہم کو شراب میں رہنا کچھ ہو اس سیر آب میں رہنا
 ii بے حجاب نہ ملے غیروں سے دوا ہم سے حجاب میں رہنا
 iii یہی تو کچھ نہیں کہ ہر لکھ یوں ہی یوں ہی عتاب میں رہنا
 iv دل کو سوداے زلفِ جاناں میں بھاگیا بچ تاب میں رہنا
 v شکوہ کیا کیجیے اپنی غفلت کا
 نام بیدار خواب میں رہنا

(۱۵)

- i ہم نشیں، پوچھ نہ باعث تو مری زاری کا یہ شر مجھ کو ملا دل کی گرفتاری کا
 ii شکوہ کرنا ہے غلط، اس کی جفا کاری کا ہے فرض جرم یہ اپنی ہی وفا داری کا
 iii گر قدم رنجہ کرے بہر عیادت تو ادھر شکر سوچی سے بجالائے بیماری کا
 iv سردنوزوں تو ہے پر یہ قد و قامت معلوم! قطع تجھ پر ہی ہوا جامہ طرح داری کا
 v چاہتا ہوں نہیں تمہیں، اس پہ جو چاہو سو کہو ہوں مگر آپ نہیں اس اپنی گنہگاری کا
 vi جو کوئی بھاس ہے سوتیری ہی کہے ہے عالم! کون کہتا ہے سخن میری طرف داری کا؟
 vii ایک عالم کا ہے دل ہاتھ سے حیرے نالاں چھوڑاے شرخ! تو یہ طور دل آزاری کا
 viii خواب میں دیکھے اگر تجھ کو ڈیلنا اک بار نام پھر لیوے نہ یوسف کی خریداری کا
 ix یوں ہی بہتر ہے کہ اس جنس کو دینے آتش شوق گر تجھ کو نہ ہو دل کی طلب گاری کا
 x اٹھ کھڑے ہوتے ہو ہر بات میں لے تیغ و پیر ان دنوں عزم ہے کچھ تم کو نموداری کا
 xi خواب غفلت سے جگا دل کو تو اپنے بیدار
 کچھ بھی حاصل ہے بہلا چشم کی بیداری کا

(۱۶)

- i بھرا نہ مٹی نکلیں زخم یہ مرے دل کا کہ تا ہمیشہ رہے نام میرے قاتل کا
 ii دل ٹگا مرا خاک و خون میں تر پھسے ہے تک آ کے دیکھ تاشا کا اپنے بس کا
 iii بیٹھ بیٹھ دے دشمن کہ جس کے سامنے مات پتنگ ہو کے جلا لڑ جمع محفل کا
 iv ترے جلال کو حیراں ہوں کس سے طوں تشبیہ کہ دوسرا نہیں کوئی ترے مقابل کا
 v جو راہ عشق میں کھودے تو، آپ کو بیدار
 تو آدے دید میں تیرے نشان منزل کا

(۱۷)

- i آہ ! کیا جانے کہاں وہ بہت خود کام رہا
 کہ مجھے رات تو یک دم بھی نہ آرام رہا
 ii ہو گئے دور میں اس چشم کے ، بیکانے خراب
 نہ کہیں عیشہ صہبا نہ کہیں جام رہا
 iii کر دیا تھہ نگہ مست نے بے خود سب کو
 شوق نے کس کو اب اے ساٹی گل قام! رہا
 iv آج ہنس ہنس کے وہ کرتا ہے غن، حیراں ہوں
 جس سے یک عمر ہی میں طلب دشنام رہا
 v سمجھے اس رمز کو ارباب معانی بیدار
 صعب حق سے جو یہ خلق میں ایہام رہا

(۱۸)

- i جس چشم کو نہ ہو ترا دیدار دیکھنا
 پھر اس کو کیا جہاں میں ہے اے یار دیکھنا
 ii جیوے گا یا ترے گا اس آزاد عشق سے
 اے قمر زن! بھلا دل پیار دیکھنا
 iii دیدار یار تو نہ ہوا یہاں نصیب چشم
 قسمت میں تھا یہ گریہ خوں بار دیکھنا
 iv اے منع! غیر یا ر، کسو انجمن میں تو
 کچھ نہ سوز دل مرا اظہار دیکھنا

- v کہنے لگا وہ سن کے مر اشورشِ فغاں ہے کون نعرہ زن؟ پس دیوار دیکھنا
 vi اے شہانہ اکھولیو گرہ زلف سوچ کر دل سیکڑوں ہیں اس میں گرفتار دیکھنا
 vii کیفیت بہار ہے تجھ سے جو تو نہ ہو بھاتا ہے پھر کے گل گزار دیکھنا
 viii افتادہ خار فم ہیں رو عشق میں تمام رکھنا قدم سنبھال کے بیدار دیکھنا

(۱۹)

- i تنہا نہ دل ہی لکڑی غم دیکھ نل گیا اس معرکے میں پائے قتل بھی چل گیا
 ii اس شمعِ رُخ سے قصہ نہ ملے کا تھا ہمیں پردیکھتے ہی موسمِ صفتِ دل کھل گیا
 iii ہیں گرمِ صفتگو گل و بلبل جن کے سچ ہوگا خلل صبا! جو کوئی پات نل گیا
 iv منعم تو محال خیالِ عمارت میں کھونہ عمر لے کون اپنے ساتھ یہ قصر و محل گیا
 v لاگی نہ غیر یاس حنائے امید ہاتھ دنیا سے جو گیا کب انسوؤں مل گیا
 vi اس راہِ رونے دم میں کیا ملے رو عدم ہستی کے سنگ سے جو شرر سا اچھل گیا
 vii دیکھا ہر ایک ذرے میں اس آفتاب کو جس چشم سے کہ کج نظری کا خلل گیا
 viii گزری وہ شبِ شباب، ہوا روزِ خُشبِ اخیر کچھ بھی خبر ہے؟ قافلہ آگے نکل گیا
 ix قابلِ مقام کے نہیں بیدار یہ سراے منزل ہے رخِ خوب سے اٹھ ملن تو وصل گیا

(۲۰)

- i جانوں نہیں نہ جب کہ نام اُس کا بڑھچھوں کیا، کہہ مقام اُس کا
 ii ہے دل کو تپش کچھ کور ہی آج لاتا ہے کوئی پیام اُس کا
 iii نامے کا تو کیا گلہ کہ قاصد لایا ہی نہ محال سلام اُس کا
 iv مت لیجیو دل! تو چاہ کا نام قتلِ عاشق ہے کام اُس کا
 v ہو جائے گا پائمال بیدار دیکھے گا اگر خرام اُس کا

(n)

- نپٹ دل ہے مشتاق اے یارا تیرا کہ دیکھے نظر بھر کے دیدار تیرا i
 تو بھار ہے کر بھنا یا دفا اب فرض ہو چکا نہیں گرفتار تیرا ii
 تری چشم کا سخت بیمار ہوئیں نہیں اگر چہ ہے ہر ایک بیمار تیرا iii
 فجالت سے ہو رنگ گل زعفرانی جن میں اگر دیکھے رخسار تیرا iv
 کسی پر تو ہے ان دنوں میں تو عاشق جو ایسا ہے احوال بیدار تیرا v

(rr)

- خط تیرے رُخ پہ نمایاں نہ ہوا تھا سو ہوا i
 شب میں خورشید درخشاں نہ ہوا تھا سو ہوا
 اے گل اندام تو مہماں نہ ہوا تھا سو ہوا ii
 گھر مرا رکھ گھستاں نہ ہوا تھا سو ہوا
 ایک بھی تار نہیں تا سرِ داناں ثابت iii
 یوں کبھی چاک گریباں نہ ہوا تھا سو ہوا
 سہیل اشکوں نے دیا خانہ مرؤم کو نہا iv
 چشم خوں بار سے طوقاں نہ ہوا تھا سو ہوا
 اس کے کتب میں جو آتا ہے سو ہوتا ہے مست v
 رنگبے خانہ دبستاں نہ ہوا تھا سو ہوا
 نظر آتی نہیں ہے صورتِ جاناں دل میں vi
 عکس آئینہ میں پنہاں نہ ہوا تھا سو ہوا
 فیض سے دیدہ گریباں کے، حتاکی بیدار vii
 اب تک مجھ مرگاں نہ ہوا تھا سو ہوا

(۲۳)

- گر کہیں اُس کو جلوہ گر دیکھا نہ گیا ہم سے آنکھ بھر دیکھا i
 نالہ ہر چند ہم نے کر دیکھا آہ اب تک نہ کچھ اثر دیکھا ii
 آج کیا جی میں آگیا تیرے جسم ہو جو ادھر دیکھا iii
 آئینے کو تو منہ دکھاتے ہو کیا ہوا ہم نے بھی اگر دیکھا iv
 دل رُبا اور بھی ہیں پر ظالم! کوئی تجھ سا نہ مفت نہ دیکھا v
 اور بھی سنگ دل ہوا وہ شوخ تیرا اے آہا بس اثر دیکھا vi
 بے غصہ و عاجزی و زاری آہ! تیرے آگے ہزار کر دیکھا vii
 تُو بھی تو نے نہ اے مہر بے مہر! ظلمِ دم سے ادھر دیکھا viii
 سچ ہے بیدار ہے وہ آفتِ جاں ہم نے بھی قصہ مختصر دیکھا ix

(۲۴)

- جو کچھ کہ تھا وظائف و اُردار رہ گیا تیرا ہی ایک نام مجھے یاد رہ گیا i
 ظالم تری نگہ نے کیے گھر کئی خراب ہوگا کوئی مکان کہ دو آباد رہ گیا ii
 جاتے ہیں ہم صفرِ جن کو، پر اب کے نہیں بھاس مکتہ، تحافلِ صیاد رہ گیا iii
 جڑیں ہی دو چار آگے ہوا وہ نظر فریب لے کر قلم کو ہاتھ میں بہنادر رہ گیا iv
 اُس سرو گلِ عذاب کا طرزِ خرام دیکھ غفلت سے گز زمین میں شمشاد رہ گیا v
 کس کس کا دل نہ شاد کیا تو نے اے ملک! اک نہیں ہی غم زدہ ہوں کہ شاد رہ گیا vi
 بیدار راہِ عشق کسو سے نہ ملے ہوئی صُحرا میں قیس کوہ میں فرہادر رہ گیا vii

(۲۵)

- طلب میں تیری، تھا ہی نہ پائے جستجو ٹوٹا i
 کہ ناپائی سے تیری تار تار آرزو ٹوٹا
 کیا ہنگامہ لُگل نے مرا جوشِ جنوں تازہ ii
 ادھر آئی بہار لہر گرہاں کا رفو ٹوٹا

- iii سمجھ کر کھول زلفِ یار کے عقدوں کو اے شاندا
 تجھے چہروں کا آدے سے جو اُس کا ایک مڑ ٹوٹا
 iv مجھے تجھ حُسنِ عالمِ سوز کی کس طرح تاب آدے
 کہ آئینہ مقابل ہو ترے اے شمعِ رُخا ٹوٹا
 v ہے بیدار کی آنکھوں سے ساقی! اشکِ لال ایسے
 نئے نگلوں کا کوچے میں ترے، گویا سیو ٹوٹا

(۲۶)

- i اس ستم گر سے جو ملا ہوگا جان سے ہاتھ دھو چکا ہوگا
 ii عشق میں تیرے ہم جو کچھ دیکھا نہ کسی نے کبھی سنا ہوگا
 iii آہ! قاصد تو اب تک نہ پھرا دل دھڑکتا ہے کیا ہوا ہوگا
 iv تو ہی آنکھوں میں تو ہی ہے دل میں کون بھاں اور تجھ سوا ہوگا
 v اے صبا! گل تو کھل چکے پہ کھو غنچہ دل مرا بھی وا ہوگا
 vi دیکھ تو قال ہیں! کہ دو مجھ سے نہ ملے گا، ملے گا، کیا ہوگا؟
 vii ہے یقین مجھ کو تجھ ستم گر سے دل کسی کا اگر لگا ہوگا
 viii نالہ و آہ کرتے ہی کرتے ایک دن یوں ہی مر گیا ہوگا
 ix کوئی ہوگا کہ دیکھ اُسے بیدار دل و دیں لے کے بچ رہا ہوگا

(۲۷)

- i فلمِ جگر شکن و دردِ جاں ستاں دیکھا
 تمہارے عشق میں کیا کیا نہ مہرباں دیکھا
 ii ہر ایک مجلسِ خواہاں میں دل ستاں دیکھا
 نہ کوئی تجھ سا پر اے آئینہ جاں! دیکھا
 iii نہیں دو اسیر ہوں جس نے کہ داغِ یاس سوا
 نہ سیرِ لالہ ستاں کی، نہ گل ستاں دیکھا

- جس آنکھ میں نہ ساقی تھی بوند آنسو کی iv
 اب اس سے غم میں ترے سیلِ خوں رواں دیکھا
 نہ کوہِ گمن نے وہ دیکھا کبھی نہ بھنوں نے v
 تمہارے عشق میں جو ہم نے اے بتاں! دیکھا
 ہزار گرچہ ہیں پیار تیری آنکھوں کے vi
 پر اُن میں کوئی بھلا مجھ سا ناتواں دیکھا
 نہیں وہ مریش ہوں پیارے کہ جس نے مدت تک vii
 سوائے درد نہ آرام یک زماں دیکھا

ق

- کیا سوال نہیں بیدار سے کہ اے مجھو! viii
 کبھی بھی تونے بھلا دسلِ دل ستاں دیکھا؟
 مفارقت ہی میں یا مر کھوئی میری طرح؟ ix
 کہ عشق میں دل غم گئیں نہ شادماں دیکھا!
 یہ سن کے رونے لگا اور بعد رونے کے x
 کہا نہ پوچھو جو کچھ میں نے اے میاں! دیکھا
 فراقِ یار و جہاںے شامتِ اعدا xi
 غمِ دل و ستمِ پتوِ نامحساں دیکھا
 نہ پائی ذرہ بھی اس اشکِ گرم میں تاثیر xii
 نہ ایک دم اجرِ نالہ و فغاں دیکھا
 جہاں میں دسل ہے سنتا ہوں مدتوں سے یک xiii
 بولے نام نہ اس کا کہیں نشاں دیکھا

- i ہم کلام اُس سے نہیں یک بار نہ ہونے پایا
تھا مرے جی میں سو اظہار نہ ہونے پایا
- ii پھنس گیا پہلے ہی دل زلف میں حیری، عالم!
زنجی غمزہ خونخوار نہ ہونے پایا
- iii ہجر میں چشم نے رُو رُو کے بصارت کھوئی
آہ! دیدار رہن پار نہ ہونے پایا
- iv تونے اے شرم! کیا پردہ نقس طغی سے
گرم اس شوخ کا بازار نہ ہونے پایا
- v حیف! پڑ نردہ ہوا غنچہ دل کھلتے ہی
زیب یک گوشہ دستار نہ ہونے پایا
- vi سیکڑوں قل کیے ایک عکس نے حیری
کوئی تجھ چشم کا بیمار نہ ہونے پایا
- vii آشنا ہجر میں یک دم بھی ترے اے مجھرا
خواب میں دیدہ بیدار نہ ہونے پایا

- i دل سے پامچا تو کہاں ہے، تو کہا تجھ کو کیا
کس کی زلفوں میں نہاں ہے تو کہا تجھ کو کیا
- ii کہنے لاگا: دل گم گشت ہے تیرا مجھ پاس
جب کہا نہیں کہ کہاں ہے تو کہا تجھ کو کیا
- iii جب کہا نہیں نے کہ اے سرور ریاضی خوبی!
کس کا تو آئینہ جاں ہے تو کہا تجھ کو کیا

- iv جب کہا نہیں کہ نہیں بولتے دن گالی تم
جان! یہ کون زباں ہے تو کہا تجھ کو کیا
v چشمِ بگریاں سے شب وصل میں پوچھا نہیں نے
اب تو کیوں اٹک اٹھاں ہے تو کہا تجھ کو کیا
vi جب کہا نہیں نے کہ اے شوخ! تری صورت کا
شیفتہ حیر و جواں ہے تو کہا تجھ کو کیا
vii دل سے بیدار نے پوچھا کہ ترے سینے پر
کس کے تاوک کا نشان ہے؟ تو کہا تجھ کو کیا

(۳۰)

- i کل وہ جو بے شکار نکلا ہر دل ہو امیدوار نکلا
ii ہم خاک بھی ہو گئے پر اب تک جی سے نہ ترے غبار نکلا
iii غم خوار ہو کون اب ہمارا جب تو ہی نہ غم گسار نکلا
iv تھے جس کی تلاش میں ہم اب تک پاس اپنے ہی وہ نگار نکلا
v نہتے کی نہیں امید ہم کو تیر اُس کا جگر کے پار نکلا
vi ہر چہ نہیں کی شرمک باری پر دل سے نہ یہ بخار نکلا

ق

- vii جو بام پہ بے خواب ہو کر وہ ماہِ رُخ ایک بار نکلا
viii اُس روز مقابل اس کے، خورشید نکلا بھی تو شرم سار نکلا
ix بیدار ہے خیر تو کہ شب کو جوں شمع تو اٹک بار نکلا
x گزرا ہے خیال کس کا جی میں؟ ایسا جو تو بے قرار نکلا

(۳۱)

- قبول تھا کہ فلک مجھ پہ سو جھا کرتا پر ایک یہ کہ نہ تجھ سے مجھے جدا کرتا i
 کرڈں ہوں شاد دل اپنا ترے تھارے سے اگر یہ شغل نہ ہوتا تو کیا کیا کرتا ii
 سفید صفیر کاغذ کہیں نہ پھر رہتا اگر نہیں ہو رہا جھا کو ترے لکھا کرتا iii
 جتا کی طرح اگر دسترس مجھے ہوتی تو کس خوشی سے ترے پاؤں کو لگا کرتا iv
 غم فراق گر ایسا نہیں جانتا بیدار تو اپنے دل کو کسو سے نہ آشنا کرتا v

(۳۲)

- نئے کدے میں جو ترے حسن کا مذکور ہوا i
 سنگِ غیرت سے مرا شیعہ دل چوڑ ہوا
 ایک تو آگے ہی تھا حسن پہ اپنے تازاں ii
 آئے دیکھ کے وہ اور بھی مغرور ہوا
 صبح ہوتے ہی ہوا مجھ سے جدا وہ نہ زد iii
 روز گویا سرے حق میں شبِ دہجور ہوا
 تیغِ مت کھینچ کر اک جہشِ امروِ بس ہے iv
 گر مرا قل ہی عالم! تجھے منظور ہوا
 ہوش آنے کا نہیں تادمِ محشر اس کو v
 جو کوئی تجھ تکہ مست کا منظور ہوا
 بیٹھ دھماں تاکہ نکلاں کوئی نہ پاوے تیرا vi
 شل عطا کے اگر چاہے ہے مشہور ہوا
 از پے داغِ دلِ بارہ پرستاں بیدار vii
 پتہ شیعہ نے مریم کافر ہوا

- i مہرہ خط ترے عارض پہ نمودار ہوا
حیف! اس آئینہ صاف پہ زنگار ہوا
- ii آج آتا ہے نظر دن مری آنکھوں میں سیاہ
رات تجھ زلف میں دل کس کا گرفتار ہوا
- iii تجھ دن اے زہرہ جی! رات مرے گوش کے بچ
نغمہ مطرب د نے نالہ پیار ہوا
- iv غم جدا، نالہ جدا، درد جدا، داغ جدا
آہ کیا کیا نہ ترے عشق میں اے یارا ہوا
- v کیوں کر اب سر کو نہ نہیں ظلی ہما سے کہنوں
کہ مرے سر پہ ترا سایہ دیوار ہوا
- vi اس کو کیا کہیے یہ ہے اپنے نصیبوں کا قصور
بتا چاہیں اے اتنا ہی بیزار ہوا
- vii آج اس راہ سے کون ایسا پری را گزرا
کہ مجھے دیکھتے ہی شیفہ بیدار ہوا

- i اُس نے کہاں تک کہو گزر نہ کیا
تو نے اے آہ! کچھ اثر نہ کیا
- ii کیوں مہٹ تیوری بدلتے ہو
میں تو نظارہ، بھر نظر نہ کیا
- iii یوں ہی یوں ہی عتاب فرما ہو
نذر کب میں دل و جگر نہ کیا
- iv یہ حنا ہی وہ گلی جی میں
نہ کیا تو نے یاد پر نہ کیا
- v فوں ہوا دل بہ رنگ لالہ، تمام
پر کہو ہم نے نالہ سر نہ کیا
- vi رات تو ہو چکی پہ تو نے دل!
قصہ زلف مختصر نہ کیا
- vii خوف کس کا ہے اس صنم کو پھر
جب خدا کا ہی اس نے ڈر نہ کیا

آہ! ظالم ترے قحافل نے کیا ستم ہے کہ جان پر نہ کیا vill
غور، شیریں نے، کوہ کن لا پر گر کیا بھی تو اس قدر نہ کیا ix
جینا! بیدار تیری آنکھوں میں خواب نے ایک شب بھی گھر نہ کیا x

(۳۵)

رنگ کھاتا ہے چمن دیکھ کے داماں میرا کم نہیں اب سے کچھ دیدہ گریاں میرا i
فصل گل ہو چکی، ایام جنوں کے گزرے چھوڑتا اب بھی نہیں دست، گریباں میرا ii
سرو دھل پر نظر غری و بلبل نہ پڑے آوے گریباں میں وہ رعب گستاں میرا iii
کھینچ کر زلف کی تصویر کو خط میں بھیجوں تاکہ معلوم کرے حال پریشاں میرا iv
طالع ایسے مرے بیدار کہاں ہیں جو آج اس شب تار میں آوے نہ تارباں میرا v

(۳۶)

جلوہ دکھا کے گزرا وہ غور دیدگاں کا تاریک کر گیا گھر حسرت کشیدگاں کا i
یہ مار زلف ہے وہ جس کا بچے نہ کاٹا اترے ہے زہر کس سے اُچی گزیدگاں کا ii
غم یار کا نہ بھولے سو باغ گر دکھاویں کب مل چمن میں وہاں مرقم رسیدگاں کا iii
رنگ ہوتا ہے تہمت اُس لالہ رو نے ہاندھی ہاتھوں میں تل کے یا خنجر مل تپیدگاں کا iv
اتل قبور لا پر وہ شوق کل جو گزرا بیتاب ہو گیا دل خاک آرمیدگاں کا v
سایہ سے اپنے وحشت کرتے ہیں مثل آہ مشکل ہے ہاتھ لگنا از خود رمیدگاں کا vi
یوں میرے سنا ہے وہ سب باز بیدار ”تہہ کر گیا صلا خزلت گزیدگاں کا“ vii

(۳۷)

نے و ساقی ہیں سب یک جا اہل اہل اہل عجب عالم ہے مستی کا اہل اہل a
بہار آئی، ٹھوانے پھر لگے زنجیر دیوانے ہوا شور جنوں پر پا اہل اہل، اہل a
جن ہنگھوں نے نہ دیکھا تھا کھواک خشک کا قطرہ زواں ہے اُن سے اب دریا اہل اہل a
مرے گھر اس ہوا میں ساقی و مطرب اگر ہوتے تو کیسی نے کُشی کرتا اہل اہل a
کیا بیدار سے عاشق کو تو نے قتل اے ظالم کوئی کرتا ہے کام ایسا اہل اہل a

- i بارہا یار سے چاہا کہ ہوں اغیار جدا
لیکن اُس گل سے نہ یک دم ہوئے دسے خار جدا
- ii بے کسی پر مری کس طرح نہ زد دیں مر دم
ایک دل تھا، سو ہوا اس کو بھی لے یار، جدا
- iii یاد کرتے ہیں تجھے دیر و حرم میں شب و روز
اہل تسبیح جدا، صاحب زنگار جدا
- iv تیرے رخسار و قد و چشم کے ہیں عاشق زار
گل جدا، سرد جدا، زکریا پیار جدا
- v دُور کرتا ہے جہت سبزۂ عطر عارض سے
آنکھ سے نہیں ممکن کہ ہو زنگار جدا
- vi تجھ دن آئے یار جفا کا را جب حالت ہے
دل جدا نالہ کناں چشم ہے خوں ہار جدا
- vii رات کو بزم میں بے روئے درخشاں تیرے
شمع مگیاں تھی جدا دیدۂ بیدار جدا

- i صبح کو بے نور تجھ دن ہر چراغ لالہ تھا
جائے باغِ گل چمن لہریز آہ و نالہ تھا
- ii خط نہ تھا اس عارضِ روشن پہ گویا جلوہ گر
مگر درخشاں نہ تاپاں سوا ہالہ تھا
- iii لعل پر منصوب جیسے ہو مگر اس لطف سے
اُس لب رنگیں پہ جوشِ حسن سے تیار تھا

عمر وعدوں ہی میں گنوائے گا
 نہیں بچنے کا کوئی عالم میں
 یہی قاتل ہے کہ یہی رفتار
 حسن جاتا ہے غلط کی آمد ہے

آئیے گا بھی یا نہ آئیے گا i
 مگر اسی طرح ج بٹائیے گا ii
 حشر برپا ہی کر دکھائیے گا iii
 ہاں نہیں کیوں نہ اب منائیے گا iv

مختتم جانو ہم سے تخلص کو
یہ نہ ہوگا کہ بھاس سے اٹھ جاویں
ایک دو کیا ہزار سے بھی ہم
آج جو ہو سو ہو یہی ہے عزم
جس نے بیدار دل لیا میرا

دھوڑ ہے گا تو پھر نہ پائیے گا v
ایسی سہ باتیں مگر سنائیے گا vi
نہیں ڈرتے اگر بلائیے گا vii
تم کو ہر طرح لے کے جائیے گا viii
ایک دن تمھ کو بھی دکھائیے گا ix

جو اب کی چھوڑے مجھے غم تری جدائی کا
نہیں رہا ہے سو کے اب اختیار میں دل
اُگے ہے۔ غمِ مر جاں مزار سے اُس کے
مرے قدم سے ہے تر جزوِ ستارِ جنوں
جہاں ہو نقش قدم اُس کا دیکھو بیدار

تمام عمر نہ لاں نام آشنائی کا i
کیا ہے قصد مگر تو نے دلِ ربائی کا ii
شہید ہو جو کوئی اُس کعبِ حنائی کا iii
ہر ایک آبلہ گل ہے برہنہ پائی کا iv
کہ وہاں نشان ہے میری بھی تجھ سائی کا v

- آپ میں دیکھ اُسے نہیں رہ نہ سکا ایک بھی بات آہ! کہہ نہ سکا i
 چشم بد دار کیا ہی کھولا ہے تاب لا، جس کی مہر و نہ نہ سکا ii
 کس اُس کا پڑا جو دریا میں آب حیرت زدہ ہو بہ نہ سکا iii
 آنے کس طرح سے ہووے دوچار دیکھ، اُسے نہیں تو بھر نگاہ نہ سکا iv
 چاہیے تھا جو کچھ کہ بھال کرنا حیف! بیدار ہو تو وہ نہ سکا v

- نہ جام جم کا طالب ہوں نہ مخمرو احتشای کا i
 مجھے اے شاہِ خوابا! فخر بس حیرتی غلای کا
 زبں اُس گل بدن میں ہے نزاکت تابِ گرمی سے ii
 عرق میں بھیگ کر رنگیں ہوا جامہ دو دای کا
 رکے جوں بیفکر، انکشت حیرت منہ میں ہر طوطی iii
 کرؤں ذکر اس شکر لب کی اگر شیریں کلائی کا
 سر فلک افشاں نہیں ہوتا کہاپ بخند آتش پر iv
 سبب ہے رگریہ سوزِ عشق میں عاشق کی خالی کا
 نہیں دیکھی لک کی چال اس شمشاد قامت کی v
 کہ دوا تجھ کو ہے اے کبک! اپنی خوش خرامی کا
 کیا دریا کب مدت سے یار چشم ساقی میں vi
 مگر پڑنے میں آتا ہے کبھو دیوان جاتی کا
 مری آنکھوں کا بالا خانہ کہہ، خالی ہے آ بیٹھے vii
 اگر بیدار اس کو شوق ہے عالی مقامی کا

- i نہیں کچھ اور ہی شاگرد مری اٹک باری کا
سبق لیتی ہے مجھ سے برق بھی آ، ہے قراری کا
- ii چمن میں ایسی ہی نغمہ سرائی کی کہ بلبل کو
سُریر آوازے گلشن نے دیا خلعت ہزاری کا
- iii صاحب سُرغ میں اس رنگ سے چکی نہیں بجلی
جو ہے جھکا ترے دامان رنگیں پر کناری کا
- iv تک آئے بتا اپنے کھڑے سے اٹھائے گوشہ برقع
کہ ان مسجد نصیحاں کو ہے دغا دین داری کا
- v دکھاؤں گرتے کوپے میں اٹک اپنے کی ٹھل ریزی
توق جادے کیجہ رشک سے ہر بہاری کا
- vi کرڈں کیا، تیرے دن دیکھے، میں اک دم رہ نہیں سکتا
کہ ہوں مجبور میں اس امر میں ہے اختیاری کا
- vii نہ اب آرام ہے دل کو نہ خواب آنکھوں میں آتی ہے
شر بیدار مجھ کو یہ ملا اس ٹھل کی یاری کا

- i بے مروت، بے وفا، تا مہریاں، تا آشنا
جس کے یہ اوصاف، کوئی اس سے ہو کیا آشنا
- ii واہ واہ آئے دلیر کج ہم! یوں ہی چاہیے
ہم سے ہو، تا آشنا غیروں سے ہوتا، آشنا
- iii بد مزاجی، تا خوشی، آزدگی، کس واسطے؟
گر تم سے ہم ہیں تو ہو جے اور سے جا آشنا

- iv نے خُرم نے کرم نے مہر ہے اے بے وفا!
کس توقع پر بھلا ہو کوئی تیرا آشنا
v یہ ستم، یہ درد، یہ غم، یہ الم مجھ پر ہوا
کاش کے تجھ سے نہیں اے ظالم! نہ ہوتا آشنا
vi دیکھ کر سایے کو اپنے، دم کرے آہو کی طرح
وہ بہت وحشی طبیعت، ہودے کس کا آشنا
vii آشنا کہنے کو پناں تو آپ کے ہودیں گے سو
پر کوئی اے مہرباں! ایسا نہ ہوگا آشنا
viii خیر خولہ و غلصہ و فدوی جو کچھ کہیے سو ہوں
عجب کیا ہے گر رہے خدمت میں مجھ سا آشنا
ix آشنائی کی توقع کس سے ہو بیدار پھر
ہو گیا بیگانہ جب دل سا ہی اپنا آشنا

(۳۶)

- i آہ! وہ ماہ نمایاں نہ ہوا
مطلب دیدار گریاں نہ ہوا
ii چاہیے اس کو ترا درد دیکھے
کبھی جو شخص کہ حیراں نہ ہوا
iii دیکھ کر تیری کمان ابرو
کون عاشق ہے کہ قرباں نہ ہوا
iv زلف شب رنگ کے سودے میں ہری
دل نہیں وہ کہ پریشاں نہ ہوا
v حیف! اس بارغ جہاں میں بیدار
فنیہ دل مرا خنداں نہ ہوا

(۳۷)

- i گرچہ دکھ ہے دلبراں کی ادا
پر ٹھکی ہے تیری ہانگی ادا
ii کھٹ گئی جی میں اس جواں کی ادا
بل بے نیکی نگاہ، ہانگی ادا
iii خاری دل میں آنکھ لگتی ہے
آہ، ہر آن گل رُخاں کی ادا
iv دل و دین، عقل و ہوش آ لانا
کیا ہی کافر ہے ان بتاں کی ادا

- ایک عالم کو جان سے کھویا تو نے بھی ہے یہ کہاں کی ادا v
 خندہ گل میں کب ہے اتنا لطف جو ہے جنتے میں اُس دہاں کی ادا vi
 باتوں باتوں میں دل لیا بیدار دیکھی! اُس میرے دل ستاں کی ادا vii

(۴۸)

- ہواے عشق سے سرسبز باغ ہے دل کا فحل مہینہ لالہ داغ ہے دل کا i
 ترے جمال سے روشن چراغ ہے دل کا نئے نشاط سے لبریز لیاغ ہے دل کا ii
 اسی تلاش میں بیدار تھا کئی دن سے بس کی زلف میں پلا سرخ چہلکا iii

ردیف (ب)

(۱)

- اس نہ جہیں کے سامنے کیا آئے آفتاب i
 ہر چند فرق نور ہے سیمائے آفتاب
 وہ دُورے شعلہ تاب ہے یہ جس کے سامنے ii
 سوزاں ہو نور دیدہ پٹائے آفتاب
 اس آئینہ عذار نے حیراں کیا مجھے iii
 پہنچے نہ جس کو دُورے معلقائے آفتاب
 تاسیر باغِ حسنِ بیاں بھر نظر کرے iv
 شبنم مفت ہو دیدہ سراپائے آفتاب
 گل گزوں، قبا کے میرے، مقابل نہ ہو کے v
 جاہِ شفق کا بہن ہزار آئے آفتاب
 ہر چند روز و شب ہے سیاحت میں، پر کھو vi
 دیکھے تجھے تو سیر سے، وہ جائے آفتاب

- vii مہر شمع آب ہو کرتے ہی یک نظر
تھ شعلہ زد کی تاب کہاں لائے آفتاب
viii دیکھا ہے میں نے جلوہ گر اپنی بھل میں رات
بیدار خواب میں زرخ زیبائے آفتاب
ix آفتاب ہے یہ کہ آوے سرے بر میں آج وہ
عہدہ ہو جس سے چشم تماشاے آفتاب
(۲)

- i اُس شعلہ زد کی بزم میں گر آئے آفتاب
ٹھٹھاش دار منہ کو چھپا جائے آفتاب
ii خورشید کی طرف نہ کریں منہ کو پھر کبھو
دیکھیں چمن میں چھ کو جو گل ہائے آفتاب
iii کس کے، غلاب اٹھ گئی منہ پر سے، یہ کہ آج
ہے زرد شرم سے زرخ زیبائے آفتاب
iv اس ماہتاب زد کا ہے جلوہ کچھ اور ہی
ہے غرق نور گرچہ سراپائے آفتاب
v برق املا کے منہ کو دکھا دے تو ایک دن
وہ جائے جی میں یہ نہ تمنائے آفتاب
vi تہیہ تیرے زد سے ظلم ہے کہ دیجیے
یہ حسن و یہ جمال کہاں پائے آفتاب
vii چھ آنکھیں عذار کی کب تاب لا سکے
شبہم کی طرح دیکھ کے اُڑ جائے آفتاب
viii بیدار پیچھے اس شب مہتاب میں شراب
ہے دسب سُرُخ یار میں مینائے آفتاب

- i لے چکے دل تو جگ کیا ہے اب آ بلو پھر درگ کیا ہے اب
 ii پی گئے ٹم کے ٹم، نہ کی مستی مہاں شراب فرگ کیا ہے اب
 iii اس گمہ کا ہے دل جراحت کش زخم تچ و خدگ کیا ہے اب
 iv ہوں میں دریائے عشق کا غواص خوف کام نہگ کیا ہے اب
 v دید دا دید تو ہوئی باہم شرم آے شوخ و خشک کیا ہے اب
 vi دل سے دشتی کو نہیں شکار کیا صید شیر و پنگ کیا ہے اب
 vii تھی جو رسوائی، ہو چکی بیدار پاس ناموس و نگ کیا ہے اب

- i ہے ناز یاب رخ سے ترے مہر و آفتاب
 کیا ہو کہ تھ جہاں سے ہوں ہم بھی کامیاب
 ii دقتِ سحر نہ کیجیے اگر منہ پہ تو نقاب
 مایہ ماو ایر نمایاں ہو آفتاب
 iii چائے شراب، اشک ہے موجوں کیجیے
 گر چاہیے گزک تو ہے حاضر جگر کباب
 iv دیکھا تھا زلف کو تری، گلشن میں ایک دن
 سنبل ہنوز رشک سے کھاتا ہے بچ تاب
 v کیا جانے کس پری کی نظر ہو گئی اُسے
 ہے آج میرے دل کو نہایت ہی اضطراب
 vi آسوارِ بحر آ نہ سکے ہے شہر میں
 کیا دؤں سر شک چشم کا اپنے، تجھے حساب
 vii بیدار جب سے وہ بہت آرام جاں گیا
 تب سے نہیں ہے دیدہ و دل کو قرار و خواب

رویف (ت)

(۱)

- i خط اُس عذاب پہ دیکھا ہے ہم نے خواب میں رات
رہے جھجھی ہی الٹی! اُس آفتاب میں رات
- ii کہاں ہے نور ترے منہ کے سامنے دن کو
جہاں ہے زلف تری دھال ہے کس حساب میں رات
- iii ترے فراق میں اے رنک آفتاب! مجھے
خدا ہی جانے کہ گزروے گی کس عذاب میں رات
- iv پہنا ہے زلف میں تیری مگر کسو کا دل
کیے ہے مجھ کو نہایت ہی بچ تاب میں رات
- v کسی کو تاب نہ آئی کہ بھر نظر دیکھے
اگرچہ تھا وہ مرا شمع زد نقاب میں رات
- vi رہا حجاب میں دیا ہی وہ بہت عجوب
ہزار مست کیا اس کو ہم شراب میں رات
- vii نہیں توقع بیدار تا سحر ہم کو
رہا اگر وہ اسی طرح اضطراب میں رات

(۲)

- | | | |
|-----|--------------------------------------|-------------------------------------|
| i | بیدار کروں کس سے نہیں اٹھار محبت | بس دل ہے مرا محرم اسرار محبت |
| ii | ہر بکھوس اس جنس کا ہوتا نہیں خواہاں | جاں باختہ گاہ ہودی خریدار محبت |
| iii | اے شیخ! قدم رکھو نہ اس راہ میں زہارا | ہے سچہ شکن رخصت زکار محبت |
| iv | کرتے ہیں محبت مجھ دل پیار کا درماں | دائستہ مری جاں سے ہے آزار محبت |
| v | بچ جاؤں اس آزار سے بیدار گراہ کی | ہوں گا نہ کبھی پھر نہیں گرفتار محبت |

(۳)

- اے شمع دل افروز شب تار محبت! تجھ سے ہی یہ ہے گرمی، بازار محبت i
 ثابت قدم اس رو میں جو ہیں شمع کی مانند سردیتے ہیں، کرتے نہیں اظہار محبت ii
 اے لالہ زخاں! ان کے تیں داغ نہ سمجھو پھولی ہے مرے سینے میں گلزار محبت iii
 گو ہم سے چھپاتا ہے تو بیدار دلیکن انکار ہی تیرا ہے یہ اقرار محبت iv
 رہتا ہے مری جان! کہیں مشق بھی غفلت ظاہر ہے تری غفلت سے آثار محبت v

(۴)

- دل سلامت اگر اپنا ہے تو دلدار بہت i
 ہے یہ وہ جنس کہ جس کے ہیں خریدار بہت ii
 ایک نہیں ہی ترے کونچے میں نہیں ہوں بے تاب iii
 سر پکھتے ہیں، خبر لے، میں دیوار بہت iv
 دیکھیے کس کے گئے ہاتھ ترا گوہر وصل v
 اس حتماء میں تو پھرتے ہیں طلب گار بہت vi
 کہیں زمرس کو مگر تو نے دکھائیں آنکھیں vii
 نہیں بچتی نظر آتی کہ ہے پیار بہت viii
 کیا کرؤں، کس سے کہوں حال، کدھر کو جاؤں ix
 تنگ آیا ہوں ترے ہاتھ سے اے یارا بہت x
 اپنے عاشق سے کیا، پوچھ تو کس نے یہ سلوک xi
 اور بھی شہر میں ہیں تجھ سے طرح دار بہت xii
 تیرے آگے تو کوئی پھول نہ ہوگا سر سبز xiii
 کیا ہوا ہارغ میں گو پھولی ہے گلزار بہت xiv
 ایک دن تجھ کو دکھاؤں گا نہیں ان خواباں کو xv
 دعوے یوسنی کرتے تو ہیں اظہار بہت xvi

ix جرم بوسہ پہ جو بیدار کو مارا مارا ix
نہ کرو جانے دو اس بات کی تکرار بہت

(۵)

i دکھادے وسج نگاریں سے تو اگر انگشت تو ہوں ہنر جالِ خدا سے ہر انگشت i
ii جو چاہتا ہے کہ ہوں حنا سے رنگیں تر تو میرے خوں میں ڈلوئے سر پہ ہر انگشت ii

(۶)

i کہو تو کس سے نہیں پوچھوں نشانِ خانہ دوست i
کہ آشیانہ عطا ہے آشیانہ دوست
ii سنا تھا ایک شب، آتی نہیں ہے نیند ہنوز ii
عدوے خواب تھا بیدار کیا نساہ دوست

ردیف (ث)

(۱)

i کم نہ ہونے کا جنوں اس کی ہے تدبیر عبت i
کرتے ہیں میرے تئیں بس زنجیر عبت
ii کر لیا طاہرِ دل چشمِ فسون ساز نے صید ii
دام سازی میں ہے اب زلفِ گرہ گیر عبت
iii حیرت آ جائے گی نہ دیکھتے ہی آئے نقاش! iii
تجھ کو اُس شوق کی ہے خواہشِ تصویر عبت
iv باندھے ہزارک سے دو صیدِ لکن سو مظلوم! iv
اس توقع پہ تپاں ہے دلا فنجیر عبت
v مرگ سے خوف نہیں، عاشقِ جاں باختہ ہوں v
کھینچ کر مجھ کو ڈراتا ہے تو ششیر عبت

- vi حال کو سن کے کہا میرے کہ ہے سب یہ جھوٹ
 مانا نہیں نہیں کرتا ہے تو تقریرِ عبث
 vii دل میں اُس کے نہ کیا آہ نے بیدار اثر
 اس فہم سے ہے اُس پر تاثیر، عبث

ردیف (ج)

(۱)

- i نئے سے ہوئی ہے سُرخِ دہاں تک آج
 رنگِ گل اُس نثرِ رخسار کو دیتا ہے باج
 ii چشمِ د عارض ہی نہیں لیتے گل و رنگس سے باج
 زلف بھی لیتی ہے اس کی مُٹک دِغیر سے خراج
 iii ایڈتے ہیں بے خواں کوچہ بہ کوچہ سُکھ تاک
 دور میں اُس چشم کے، ہاں تک ہے سستی کا رواج
 iv تیرے آگے نہ رُخاں، ج ہے کہاں رکھتے ہیں نور
 زو بہ زو خورشید کے، کیا عزتِ شمع و سراج
 v یہ نزاکت یہ صفا یہ لطف ہے اس میں کہاں
 ہے قلا گر دیجے سادہ کو تری، تھپیہ عالج
 vi وہ کرم وہ لطف وہ شفقت نہیں، باعث ہے کیا؟
 ان دنوں کچھ اور ہی ہے آپ کا ہم سے مزاج
 vii اُنے شفا اُنے موت اُنے طاقت کھیل کی ہے
 کیا کروں بیدار اس بیماریِ دل کا علاج

- i چشم ساقی نے چھکایا سب کو نے خانے میں آج
ہے بجائے نے عرقِ ثلث سے پیانے میں آج
- ii پھر سرِ نو سے پیاں کر اس کو تو آئے قصہ خواں!
بڑے درد آتی ہے مجھ کو تیرے افسانے میں آج
- iii دیکھیے کیا ہو مرے دل پر کہ ہے وہ درمیاں
ہو رہی ہے جنگِ باہم زلف اور شانے میں آج
- iv پھونک دی یہ آگ کس کے کُسنِ بزمِ افروز نے
اور ہی کچھ سوچن ہے شمع و پردانے میں آج
- v ہے در و دیوار سے بیدارِ روشن نورِ کُسن
سیماں ہے کون بارے تیرے کاشانے میں آج

ردیف (ج)

(۱)

- i کھو دیا نورِ بصیرت جانے ما دمن کے بچ
جلوہ گر تھا دوزخ وہ خورشیدِ تیرے من کے بچ
- ii بارِ پانے کا نہیں وحدت میں، جب تک ہے دوئی
راہِ کینائی ہے رشتہ کے تئیں سوزن کے بچ
- iii صاف کر دل تاکہ ہو آئینہِ رخسارِ یار
لہجہ روشن دلی ہے زنجِ ہی آہن کے بچ
- iv ظاہر و پنہاں ہے ہر ذرہ میں وہ خورشیدِ زد
آشکار و مخفی ہے جان جیسے تن کے بچ

- v دُور ہو کر شامہ سے تیرے غفلت کا ڈکام
 تو اسی کی بڑ کو پادے ہر گل و سوسن کے سچ
- vi کوچہ گردی تا کیا ہوں کاہ پاؤ حرم سے
 گاڑ کر پا بیٹھ سہل کوہ تو مسکن کے سچ
- vii کیوں جھٹ بھٹکا پھرے ہے ہوں زلیخا شہر شہر
 جلوۂ ہنس ہے غافل! تیرے ہواہن کے سچ
- viii کب دماغ اتنا کہ کیجیے جا کے کلکھ چن
 اور ہی گزار اپنے دل کے ہے گلشن کے سچ
- ix مت مجھے تکلیف سیر باغ دے بیدار تو
 گل سے رنگیں تر ہے سماں لہجہ جگر دامن کے سچ

ردیف (ح)

(۱)

- i گرچہ رکھتے ہیں بیاں اور بھی بیداد کی طرح
 پر مرے جی میں کبھی اُس ستم ایجاد کی طرح
- ii حکمتِ الفین ہے وہ چشمِ معانی ایجاد
 حرف ہے اُن کے سخن پر جو کہیں صا کی طرح
- iii دیکھیے کون گزرتا ہے سر اپنے سے کہ آج
 تیغ کینچے ہوئے آتا ہے وہ جلاد کی طرح
- iv گل تو کیا؟ سنگ میں کرتے ہیں اثر یہ نالے
 سیکھ لو مجھ سے تم اے بلبلِ افریاد کی طرح
- v گر دکھاؤں تجھے اُس سروِ زواں کی جگ کو
 بھول جادے گی تو اے قاختہ! شمشاد کی طرح

- vi سائے ہوتے ہی جاتی ہے رگب جاں سے گزر
کس سے مڑکاں نے تری سیگی یہ فتاد کی طرح
- vii نہیں سجادہ، پئے صیدِ خلّاق زاہدا
دام پھرتا ہے لپے دوش پہ صیاد کی طرح
- viii غریب مہجود جو ساجد کو نہ ہو سجدے سے
سر پھکتا ہی فظ ورنہ ہے زہاد کی طرح
- ix سخت بے رحم ہے وہ شخروِ خواہاں بیدار
جاں شیریں کو نہ کھو مفت میں فرہاد کی طرح

ردیف (خ)

(۱)

- | | | |
|-----|---|-------------------------------------|
| i | کیا کچھنچن ہے دودر خواں میں خارِ شاخ | ہوتی ہے فصلِ گل میں جو سب بہارِ شاخ |
| ii | ہر عضو پر فدا ہے ترے، صد ہزار شاخ | گلدستہٴ حدیقہ جاں ہے تو یک قلم |
| iii | کھینچے ہے ہجرِ خاطرِ گل بارِ خارِ شاخ | عاشق کو ہے تحملِ بخورِ رقیبِ فرض |
| iv | رکھتی ہے سرِ فردیہ زبیں بارِ دارِ شاخ | جز بحر ہو نہ اہلِ کرم کو فردہ مال |
| v | غلت سے سرنگوں ہوئی ہے اختیارِ شاخ | سیرِ جہن کو کا جو گیا اے نہالِ حسن! |
| vi | اس گلِ بدلتا پہ کیوں نہ کرے گلِ نثارِ شاخ | قد سرور، چشمِ زمس و رخسارِ لالہ زار |
| vii | بیدار پھر خواں میں ہوئی لالہ زارِ شاخ | بلبل کے فیضِ دیدہ خوں بار سے تمام |

ردیف (د)

(۱)

- ۱ نہ دیا اس کو یا دیا قاصد کیا کیا نامہ کج بنا قاصد
 ۲ نہ پھرا آہا کوئی لے کے جواب جو گیا وہاں سو گم ہوا قاصد
 ۳ آج آوے گا یا نہ آوے گا میرے گھر میں وہ دل رہا قاصد
 ۴ دل کو ہے سخت انتظار جواب کہہ شتابی سے، کیا کہا قاصد

ق

- ۵ کوچہ یار میں مرے زہارا جانچو مت برہنہ پا قاصد
 ۶ خار مڑگان کشتگان وفا وہاں ہے افتادہ جا بہ جا قاصد
 ۷ نامہ شوق کو مرے لے کر یار کے پاس جب گیا قاصد
 ۸ نمبر کو خط کی دیکھ، کہنے لگا کون بیدار ہے؟ بنا قاصد
 ۹ جس نے بیجا ہے تیرے ہاتھ یہ خط نہیں نہیں اس سے آشنا قاصد

(۲)

- ۱ نالہ گو ہے خدنگ کی مانند پر وہ دل بھی ہے سنگ کی مانند
 ۲ دسترس تھی ہمیں بھی اُس پا تک اے حنا! تیرے رنگ کی مانند
 ۳ نہ بھٹا اس کی زلف میں جو پھنسا کج ہے قہر فرنگ کی مانند
 ۴ شوخیاں برق میں بھی ہیں، پہ کہاں اُس مرے شوخ و شک کی مانند
 ۵ آہ! اُس شمع رو پہ ہو کے تار جل بجھا دل چنگ کی مانند
 ۶ رزم کیا ہوگی اُس ستم گر کی صلح تو دیکھی جنگ کی مانند
 ۷ آگہی دل میں ناگہاں بیدار نگہ اس کی خدنگ کی مانند

(۳)

نہ ہم دل نہ گھر جاں ہے یاد ایک تیری ہی ہر زماں ہے یاد i

قی

تھا جو کچھ وعدہ وفا ہم سے کچھ بھی وہ تم کو مہرباں! ہے یاد ii

اگلے لئے کی طرح بھول گئے کیا بتاؤں تمہیں کہاں ہے یاد iii

ہوں نہیں پلیرِ اَلِفِ صیاد کب مجھے باغ و بوستاں ہے یاد iv

مختیرے ہی رذے و زلف کے ہیں نہ ہمیں وہ نہ یہ جہاں ہے یاد v

دیدہ دل میں تو ہی رہتا ہے تجھ سوا کس کی اور بھاں ہے یاد vi

اور کچھ آرزو نہیں بیدار ایک اُس کی ہی جاوداں ہے یاد vii

ردیف (ذ)

(۱)

حال جاں سوز کا نہیں اُس کو لکھوں مگر کاغذ فعلہ آہ سے جل جائے ہے نیکر کاغذ i

مگر لکھوں اُس چمنِ حُسن کا اوصافِ جمال ورقِ گل کی طرح ہودے معطر کاغذ ii

نہ لکھا ایک بھی بھولے سے جلبِ آئے کاغذ! میں نے ہر چند لکھے اس کو مکرر کاغذ iii

جس کو کمال تک ہر سے حال سے بے پردگی کس توقع پہ لکھوں کہ تو نہیں دیگر کاغذ iv

حالیہ ہجر رقم کرتے ہی اُس تو خط کو یک قلم اشک سے بیدار ہوا تر کاغذ v

ردیف (ر)

(۱)

جو وہ غورِ شید طلعتِ شام کو ہو ہام پر ظاہر i

نہ ہووے صبحِ محشر تک فجائت سے قمرِ ظاہر

- ii بہت مدت سے جو یا ہوں بتا مجھ کو سراغ اُس کا
- شہیم زلفِ جاں تھ میں ہے بادِ سحر ظاہر
- iii نہیں سرِ گرمِ افلاں پلندہ کارِ سوزِ بے تابِی
- زُغالِ خام سے ہوتا ہے بجر میں شررِ ظاہر
- iv ہزاروں نالہ جاں سوزِ دلِ برباد جلتے ہیں
- کبھی اے آہ! کچھ تیرا بھی ہودے کا اثر ظاہر
- v برابرِ روزِ محشر کے، مجھے گزرے ہے ہر ساعت
- خدا جانے شبِ ہجراں کا ہوگا کب سحر ظاہر
- vi نہیں دیتے ہیں لکھنے چشمِ تر، اُس شمعِ خواہاں سے
- زبانی کچھ اے قاصدا مرا سوزِ جگر ظاہر
- vii نہ زر ہے ہاتھ میں نے زورِ بازو مجھ کو ہے اتنا
- بھلا کس طرح اے دل! ہو وصالِ سیمِ نہ ظاہر
- viii فردِغِ شمعِ ہوں ہو پردۂِ فانوس سے روشن
- مرے سینے سے یوں ہے آتشِ داغِ جگر ظاہر
- ix زباں دُرِ بار ہے بیدار تیرے اور نیساں سے
- کیے تو نے صدف میں سے دہن کے، یہ گہرِ ظاہر

(۲)

- i تھ دہنِ سرِ حُکِ خوں کا ہے آنکھوں سے طغیاں اس قدر
- برسا نہیں اب تک کہیں اور بہاراں اس قدر
- ii گلشن میں گر دیکھیں مجھے، ہوں سنبل و زکسِ نخل
- دل ہے پریشاں اس قدر آنکھیں ہیں حیراں اس قدر
- iii رکھتا ہے تو جس جا قدم ہوتا ہے لُہو کا نشان
- پامال کرتا ہے کوئی خونِ شہیداں اس قدر

۱۷ دھڑھے جو تو دامن تلک پاوے نہ ثابت تار یک
 نہیں چاک پھرتا ہوں کیے ناصح! گریاں اس قدر
 بیدار کو دکھلا کے قتل آدروں کو کیا ۷
 کرتا ہے اے ظالم! کوئی ظلم نمایاں اس قدر

(۳)

۱ کیا ہے جب سے دکھا جلوہ وہ پری رخسار
 ہزار رنگ سے پھولی چمن میں گو گلزار
 ۲ ہر رنگ لالہ خیر نے کشی نہیں اس دن
 گھلوں کے منہ پہ نہ یہ رنگ دآب دتاب رہے
 ۳ عجب نہیں کہ بہا دیوے خانہ مرؤم
 کہا نہیں اس بہت لڑو کاں کی خدمت میں
 ۴ نہ دم تیرے دلہا سخت میں ہے غیر از ظلم
 نہ تاب ہجر نہیں رکھتا ہوں نے امید وصال
 ۵ پر ایک دن یہ مجھے سو جھتا ہے، جی تن سے
 نہ تو حزار پہ آوے گا تادم محشر
 ۶ یہ سن کے کہنے لگا وہ ستم گر بے رحم
 مٹ تو مجھ کو ڈراتا ہے اپنے مرنے سے
 ۷ نہ خواب دیدہ گریاں کو ہے نہ دل کو قرار
 پر اس بغیر خوش آتی نہیں مجھے یہ بہار
 ۸ کہ غمِ دل سے نہیں ہر روز توڑتا ہوں غم
 وہ رہک باغ کرے گر لڑو کو آ کے گزار
 ۹ رہے گر انکس اُٹھائیں ہی یہ خوں بہار
 خدک ہجر نے تیرے کیا ہے مجھ کو نگار
 ۱۰ نہ میرے تلے جاں سوز میں اثر اے یار
 خدا ہی جانے کہ کیا ہوگا اس کا آخر کار
 ۱۱ نکل ہی جاوے گا مرا وہ آہ آتش بار
 رہے گا دیدہ گریاں کو حسرت دیدار
 ۱۲ مری بلا سے جو مر جائے گا تو اے بیدار
 ہزار تجھ سے ہر سے مر گئے ہیں عاشق زار

(۴)

۱ اے رہک گل! کرے ہے مٹ بختوے عطر
 یک ہفتہ تجھ مسمی بدن سے ہے بڑے عطر
 ۲ وہ بڑے تجھ میں جس کو نہ پہنچے ہے بڑے گل
 بے جا ہے بھیر بن کو ترے آرزوے عطر

ایک قطرہ عرق میں ہے ترے، وہ بڑے خوش
 پانی کہ جس کے رنگ سے ہو صد سیوے عطر
 اے گل بدن! جو اس سے بغل گیر تو ہوا
 بزمِ نسیم نراں میں ہوئی آمیزے عطر
 ہو جس دماغ میں مرے گل پیرہن کی بڑ
 بیدار اس کو ہو نہ کبھی میل سڑے عطر

(۵)

دہید اہل کمال ہے کچھ اور شیخ صاحب کا حال ہے کچھ اور i
 ہوش جاتا ہے اہل ہوش کا سن تیرے مستوں کا حال ہے کچھ اور ii
 طر انسان نہیں ملک ہوتا جی میں اپنے خیال ہے کچھ اور iii
 جس کو کہتے ہیں وصل، وصل نہیں معنی اِصال ہے کچھ اور iv
 غیر حریف نیاز سو بھی کہو کہہ سکوں ہوں! جال ہے، کچھ اور v
 رہنِ خورشید پر کہاں وہ نور میرے نہ کا جمال ہے کچھ اور vi
 سرو! دعوے ہم سری مت کر وہ قد تو نہال ہے کچھ اور vii
 کہک تو خوش خرام ہے لیکن یار کی میرے چال ہے کچھ اور viii
 دیکھ چل تو بھی حالِ بیدار آج اس کا تو حال ہے کچھ اور ix

(۶)

خف ہے ایسی زندگانی پر کہ فدا ہو نہ یار جانی پر i
 تیری گل کاری، ابرا ہو برہاد چشم گر آئے گل نشانی پر ii
 حال سن سن کے ہنس دیا میرا کچھ تو آیا ہے مہربانی پر iii
 خون کتنوں کے، ہو گیا، دل کا تیری دستارِ ازغوانی پر iv
 رات بیدار وہ سو تباہاں سن کے زودیا مری کہانی پر v

(۷)

- کیا ہی اب کی دھوم سے اے نے کہاں! آئی بہار
 سحرِ گل میں شرابِ آرزواں لائی بہار
 گو کہ پھولے ہیں جن میں پھول رنگِ رنگ کے
 تمہیں اے گل! پر ہمیں مطلق نہ دہاں بھائی بہار
 انگ نے میرے جو کی گزرا، کلاے یار میں
 بارغ نے بیدار ایسی تو کہاں پائی بہار

(۸)

- روزی ترساں خدا ہے، فکرِ معاش مت کر
 اس خار کا تو دل میں خوفِ خراش مت کر
 ماضی جو تھا سو گزرا، آئندہ دیکھ لیجو
 جس حال میں ہے خوش بعدِ گمراہی مت کر
 جوں شیخِ حرفِ وحدت دل میں ہی رکھناں تو
 یہ میر ہے دشمنِ سر بیدار قاش مت کر

ردیف (ز)

(۱)

- خاک و خون میں ہے تپاں عاشقِ غم ناک ہنوز
 نغمہ ہے تنگیِ جفاے مہ بے باک ہنوز
 نیلڑوں کے ہمکشیِ زلف سے شانے ہوئے
 نوبت آئی نہ تری اے دلِ صد چاک! ہنوز
 آبلوں سے نہیں یک ذرہ کعبِ پا خالی
 خارِ صغراے محبت میں ہوں چالاک ہنوز
 ایک دن آہِ کناں غمزدہ گزرا تھا نہیں
 دشت میں جب سے ہے سوزاں خس و خاشاک ہنوز

رات کو شمع صفت، بزم میں زویا، تجھ دن v
 بھیب و داماں ہے مرا اشک سے خم تاک ہنوز
 تھک گئے ہاتھ ترے پتے ہی پتے ناصح! vi
 پر گریباں تو مرا دیا ہی ہے چاک ہنوز
 آج اے عالم غنوارا کیا کس کو شکر vii
 سر پہ سر خوں میں جو تر ہے ترا فتراک ہنوز
 گود میں بھی نہ ہوئی سرد تو یہ آتش عشق viii
 مثلِ سہاب تر ہوتا ہوں تیرے خاک ہنوز
 اشک سے دیدہ بیدار نے دھوپا ہر چند ix
 گردِ گلقت سے زہخ دل نہ ہوا پاک ہنوز

(۲)

ہے بعد مرگ گود میں شور جنوں ہنوز میں نکلتاں میں دستِ گریباں کے بل ہنوز i
 دغا کبھی کیا تھا تری چشمِ مست سے زگس چمن میں شرم سے ہے سرگزاں ہنوز ii
 جس سے کہ رام ہو بہت وحشی صفت مرا آج نہیں ہے ہاتھ مرے وہ فسوں ہنوز iii
 ایسی وہ کس کی شکل تھی، نہیں دیکھ کر بیسے یارب! مثلِ آئینہ حیرت میں ہوں ہنوز iv
 آیا تھارات خواب میں وہ سرو خوش خرام بیدار چشم سے ہے زہاں طے خوں ہنوز v

ردیف (س)

(۱)

اُس کو حنا کی دل میں نہ باقی رہے ہوس i
 اے خوں! کب نگار پہ ایسا ہی جم کہ بس
 اے جامہ زیب! چھوڑوں نہ دامن ترا کبھو ii
 دیوے اگر یہ چرخ مجھے اتنی دست رس

- آہ اگر تجھے ہے تو آ، اے سج دم! iii
 مثلِ خباب چشم میں باقی ہے یک نفس
 مت جلد کر تو ریش کو اے نازیں سوار! iv
 لاکھوں ہی جان ہے ترے زیرِ نیم فرس
 عفاق سے تو اے ہلکیں لب! نہ تلخ ہو v
 ممکن نہیں کہ شانِ وصل پر نہ ہو گس
 مرنا تو ہوں پہ اتنی ہی دل میں ہے آرزو vi
 یک بار دیکھ لوں ربخ جاں بخش یار، بس
 بیدار خواب میں بھی نہ آیا کبھو دو ماہ vii
 اس آرزو میں سوتے ہی گزرے کئی برس

ردیف (ش)

(۱)

- i دل آتش و آہ آتش و ہر داغِ غم آتش
 جوں سرو پڑاغاں ہوں نہیں سر تا قدم آتش
 ii یہ چشمہ دل معدن گو گرد ہے شاید
 کرتی ہے جو سماں شعلہ زنی دم پہ دم آتش
 iii نرونے سے مرے سینے میں آگ اور بھی بھڑکی
 کہتے ہیں غلط آب سے ہوتی ہے کم آتش
 iv گر وہ بہت گلزار قبا جلوہ نما ہو
 دیں خرقہ اسلام کو اہل حرم آتش
 v یک حرف لکھوں موزہ دل اپنے سے گر اس کو
 لگ اٹھتی ہے کاغذ کے تئیں یک قلم آتش

- vi جڑ اپنے سمو خُس کو بھی سوزش نہ ہو ہم سے
 جوں شعلہ نے گرچہ سراپا ہیں ہم آتش
 vii کرنا حذر اے شعلہ زخاں! آہ سے میری
 یہ آگ ہے وہ جس سے کہ کرتی ہے زخم آتش
 viii کہتے ہیں کہ ہے عرش الہی دلِ مومن
 اے دے! تو دیتا ہے اے اے صنم! آتش
 ix بیدار یہ ہے ساحلِ گرینہ جاں سوز
 یک دست میں جوں شمع ہے ہم آب دہم آتش

(۲)

- سکھوں سے ڈاں تو ہے دل آپ کا خوش اگر پوچھو تو ہے ہم سے ہی ناخوش ا
 خوشی حیرتی ہی ہے منظور ہم کو بلا سے گر کوئی ناخوش ہو یا خوش ii
 زوداقت چشم و قصر دل کیا سیر نہ کی پر آپ نے بھاس کوئی جا خوش iii
 جفا کر یا وفا مختار ہے تو مجھے یکساں ہے کیا ناخوش ہو کیا خوش iv
 نہیں اس میں تو غیر از بخور لیکن مجھے کیا جانے کیا آئی ادا خوش v
 کیا ہے گرچہ ناخوش تم نے ہم کو رکھے پر اے بتاں! تم کو خدا خوش vi

ق

- خوشی ہے سب کو روزِ عید کی بھاس ہوئے ہیں مل کے باہم آشا خوش vii
 بھلا کچھ بھی مناسب ہے مری جاں! کہ ہو تو آج کے دن مجھ سے ناخوش viii
 بتا ایسی کوئی تدبیر بیدار کہ جس سے ہو دے میرا دل رُبا خوش ix

ردیف (ص)

(۱)

- i دیکھا سے شادی سے کرتا ہے دل دیوانہ رقص شمع کے آگے کے مجلس میں ہوں پہلے رقص
 ii لغزش مستی نہ سمجھو اس کو تم آئے کشاں! صبح ساقی پر کرے ہناز سے پیانہ رقص
 iii کھینچے ہے تصویرائے نقاش اتو کس شوخ کی ہے قلم کا صلہ کاغذ پہ معشوقانہ رقص
 iv بیدار دل و شرب سے آزاد جو ہیں اُن کے گرد جوں گہر کرتا پھرے ہنایم آبِ نازانہ رقص
 v گر ملے بیدار وہ صبح شراب جامِ کس جئے کرتے ہوئے سو جی سے تا میکانہ رقص

ردیف (ض)

(۱)

- i بیزہ خط ہے ترا اب بہار عارض نہ سمجھ اُس کو تو اے یار! غبار عارض
 ii خالی شکلیں و خطِ بیزہ سے اے جان بہارا ہو گیا اور ہی کچھ نقش و نگار عارض
 iii دیکھ کر حلقہ گیسو میں ترا دانہ خال مرغِ دل ہو ہی گیا آ کے دکار عارض
 iv گر چہ روشن ہیں نہ دھیر کہاں پر یہ نور؟ فخر اُن کا ہے کہ ہوں تیرے ثار عارض
 v مہلِ خورشید درختاں ہے زرخ اُس کا بیدار تاب کس کو ہے کہ ہو اُس کے دو چار عارض

(۲)

- i مہٹ کرتا ہے اُس سے اے دلِ اب مرض گدا کی پادشہ سنتا ہے کب مرض؟
 ii لگا ہے بھاں تلکِ مُند جامِ کم ظرف کسے ہے اس سے جا کر لبِ لبِ مرض

ق

- مُؤذِب ہو کے نہیں اُس شمع زدے کیا سوزِ دل اپنا ایک شبِ مرض iii
 لگا کہنے کہ اے بیدار سُن تو یہی کہتا ہے تو کرتا ہے جب مرض iv
 جلاؤں گا نہیں پروانے کی مانند v
 جو کی بارِ دگر اے بے ادب! مرض

ردیف (ط)

(i)

- i رکھتی ہے شانے سے وہ زلفِ معمر اختلاط
 آرزو غم سے نہ ہو مجھ دل کو کیوں کر اختلاط
 ii چھوٹے اب اُس شعلہ کا مجھ سے کیوں کر اختلاط
 چھوڑ کب سکتا ہے آتش سے سمندر اختلاط
 iii آخر اے دل! تو نے دیکھا کیا ستم تجھ پر ہوا
 ہم نہ کہتے تھے کہ ظالم اُس سے مت کر اختلاط
 iv آتشِ حسرت پہ ہو جاتے ہیں لعلِ دل کباب
 اُس لب سے گلوں سے جب کرتا ہے ساغر اختلاط
 v دل سے اپنے رہ خبردار اُس کی باتوں پر نہ بھول
 بے سبب کرتا نہیں ہے وہ ستم گر اختلاط
 vi مان کہنے کو مرے درنہ بہت چھتاوے گا
 کس سبب؟ دیکھے ہیں ہم نے ایسے اکثر اختلاط
 vii نقدِ دل بیدار لے جاوے گا باتوں میں لگا
 اُس سے بہتر ہے کہ جتنا ہووے کم تر اختلاط

رویف (ط)

(۱)

- ا جاتا ہے مرے گھر سے دل دار خدا حافظ ہے زندگی اب مشکل ہے یا خدا حافظ
 ا بے طرح کچھ ایدھر کو وہ سب شراب کس کھینچے ہوئے آتا ہے تر دار خدا حافظ
 اے شیخ! تو اس بت کے کوپے میں تو جاتا ہے ہو جاوے نہ یہ سحر زکار خدا حافظ
 ا ذرتا ہوں کہ دل ہر دم ملتا ہے نہ ہو جاوے اس چشم فوس گر کا پیار خدا حافظ
 ۷ یوں مہر سے فرمایا اس ماہ نے وقت صبح
 ہم جاتے ہیں، اب تیرا بیدار خدا حافظ

رویف (ع)

(۱)

- ا حسن تیرا سا کہاں بزم میں بھاں رکھتی ہے شمع
 ایک بھیکا سا تنک کیسے تو ہاں! رکھتی ہے شمع
 ا قل کر مجھ کو تو، ہنستا ہے کھڑا اے بے رحم!
 نعلین پروانہ پہ دیکھ! اٹک زواں رکھتی ہے شمع
 ا گر تجھے دیکھے تو ہو شرم سے پانی گل کر
 حسن پر اپنے بہت یوں تو گماں رکھتی ہے شمع
 ا تیرے یک حرف میں خاموش ہو گل کی مانند
 گو کہ سو طرح کی تقریر و بیاں رکھتی ہے شمع
 ۷ ہے غلط دیکھے رو سے ترے اس کو تشبیہ
 آب و تاب اس قدر اے ماہ! کہاں رکھتی ہے شمع

پا بہ گل داغ بہ دل درد بہ سر شعلہ بہ لب
 سینہ چاک اشک زواں سوختہ جاں رکھتی ہے شمع
 روشن اس حال سے بیدار ہوا ہوں مجھ کو
 کہ غم عشق کسی کا تو میاں رکھتی ہے شمع

(۲)

ہوئی تھی ایک شب اُس ماہ کے مقابل شمع ہے اشک ریز جگر داغ سینہ گھائل شمع
 پھرے ہے مضمونِ حقیقی تجھ کو ہر ایک مجلس میں ترے جمالِ دلِ نازِ دلی ہے گل شمع
 زباں درازی تو کرتی ہے اپنے حسنِ اوپر تجھے دکھائے تو ہو جاوے طپیں ناکل شمع
 جو سیرِ عشق کا طالب ہے تو گزر سر سے کہ نہ رکھ کے ہوئی عاشقوں میں کال شمع
 دہال جان کا ہوتا ہے سہم و زر بیدار
 دلیل اُس کی ہے روشن میانِ محفل شمع

رونیف (غ)

(۱)

روشن مثالِ شمع ہزاروں ہیں غم کے داغِ خربت پہ دل جلوں کے نہیں ملاحظہ فرماؤ
 طاقت نہیں ہے صبر کی اس ابر میں مجھے ساقی شتابِ بادِ گل گزں سے بھرا یاغ
 ہنستا ہوں ورنہ طالعِ بوسہ کہاں مجھے کا ہے کو اتنی بات سے ہوتے ہو بد داغ
 آدیکھ میرے دیدہ خوں بار کی بہار اگلے گل بدن اگر ہے تجھے شوقِ سیرِ باغ
 بیدار رکھتے ہی قدم اُس رلو عشق میں
 ایسا ہی گم ہوا کہ نہ پایا کہیں سراغ

(۲)

ہے نفیست دیکھ لیجے کوئی دم دیدارِ باغ در نہ کو فصلِ بہار و گل زارِ باغ
 ہم اسیروں کو نہیں ذوقِ گلِ کشتِ چمن ہے ہمیں چاکِ نفس ہی زخمدِ دیوارِ باغ

- بار بار اس کے نہ کرو سامنے چشم سیاہ زردی آنکھوں میں دیکھے ہے زکریا ہارِ باغ iii
 رخصت پر داز اتنی گر ہمیں مہیا دے اک نظر بھر دیکھا آویں دُور سے دیدارِ باغ iv
 کوئی پھول یہ نہ دیکھا جس میں ہونکِ ثبات سیر کی بیدار ہم نے گل سے لے تا خارِ باغ v

ردیف (ف)

(۱)

- آتا ہے آج مجھ کو بھی بار بار حیف! سب ہیں پر ایک تو ہی نہیں کہاں ہزار حیف! i
 جس چشم میں کہ گریہ شادی کو تھی نہ جا جلّ شمع تیرے غم میں ہوا اشک بار حیف! ii
 وہ دل کہ پروردہ آغوشِ ناز تھا سہاب دار تو نے کیا بے قرار حیف! iii
 تیرے سب نہیں سب سے ملاقات ترک کی ملنا نہیں تو مجھ سے ہنوز آئے نگار حیف! iv
 کہنا جو کچھ نہ تھا سو تو کہتے ہو تم مجھے اس پر بھی لب جو ہو بیخوش ہزار حیف! v
 جوں نقشِ پا، میں چشم بہ زہ عمر تک رہا تو نے پر ایک دن نہ کیل کہاں گز ہزار حیف! vi
 بیدار جلّ کے آتشِ غم میں ہوا میں خاک نکلا پر اُس کے جی سے نہ اب تک غبار حیف! vii

(۲)

- سرمہ عزیز تجھ کو ہو، اے چشمِ یار حیف! برباد پامال ہو میرا غبار حیف! i
 داغوں سے لالہ زار ہوا دل سے تا جگر دیکھی نہ تو نے آکے کھو یہ بہار حیف! ii
 دشمن ہوئی ہے خلق مری تیرے واسطے سمجھا نہ تو ہنوز مجھے دوست دار حیف! iii
 دلفرد کسے تو غیر سے اے گلِ اچن میں جا ہوں غمِ دل گرفتہ رنیں نہیں ہزار حیف! iv
 بحرِ عمر تیرے عشق میں اے جانِ آرزو! ناشاد ہی رہا دلِ امیدوار حیف! v
 ملے ہیں گرم شمعِ زخاں اہلِ زہر سے کہاں زہرے تو ان کے واسطے ہیں زہر زہر حیف! vi
 بیدار قدر اشک نہیں جانتا ہے تو کھوتا ہے رانگاں گمیر آبدار حیف! vii

ردیف (ق)

(۱)

- گمان ہے وفائی مجھ کو یہ تجھ سے نہ تھا مطلق
گر کیا جانتا دستانِ دل اُسے دلِ رُبا مطلق
کیا مدت تلک سیرِ ریاضِ دوستی لیکن
نہ پائی گلِ زخاں میں تکہیتِ مہر و وفا مطلق
بجائے خونِ عاشق تو کتبِ جاناں پہ بیٹھا ہے
نہ ہوگی پائنداری تجھ کو اے سبکِ حلقہ مطلق
دکھاتا ہے جو تو آئینہ! غماز کو صورت
نہیں اے سدا زوا آنگھوں میں تیری کیا دیا مطلق
بہ رنگِ سایہ بیدار اُس کے ہر دم ساتھ رہتا ہوں
نہیں ہے مجھ سے اب تک وہ پری رو آشنا مطلق

ردیف (ک)

(۱)

- کینہ ڈٹی کا اگر ہم سے ہے آہنگِ فلک
بس ہے حیر آہ اُسے دلِ اہلِ پہلے سبکِ فلک
میں ہلکے آتشِ طبیعت جس کے سوز آہ سے
جل کر خاکسترِ فلاخن میں ہو سبکِ فلک
ایک گردش میں تو اُس نہ سے کیا مجھ کو جدا
دیکھیے اب اور کیا کیا ہوں گے سیرِ سبکِ فلک
دیکھ نہیں سکتا حسد سے ایک جا، دو پار کو
پھوٹ چلے کاش یا یادِ ابدیہ سبکِ فلک
ظلم کے لاکھوں لغت ہیں پر نہیں یک حرفِ مہر
سیر کی بیدار سر تا سر نہیں فرہنگِ فلک

ردیف (گ)

(۱)

- کیوں نہ لگتے سے پانچ اُس دُغوں سے ما کارنگ
فل سے ہے خوش رنگ تراس کے حنائی پاکارنگ
جوں ہی منہ پر سے اٹھادی لاش میں آکر نقاب
اُڑ گیا رنگِ چمن دیکھ اُس رُخِ زیبا کارنگ

- پشیم نے گزوں کی تری کیفیت رنگیں کو دیکھ
وہ غریبی شرم سے ہونز کس شہلا کا رنگ iii
سر پہ دستار بستنی نہ میں جامہ فرمزی
کھلب گیل میں ہلکے ہلکے گل دھنا رنگ iv
آج ساقی! دیکھ تو کیا ہے عجب رنگیں ہوا
شرخ نے، کالی گھٹا اور ہنر ہے دینا کا رنگ v
دے بھی اس اہریرہ میں جام جلدی سے مجھے
دل بھرا آتا ہے میرا دیکھ کر صہبا کا رنگ vi
جس طرف کو دیکھے بیدار تیرے انگ سے
ہو رہا ہے شرخ یکسر دہن صحران کا رنگ vii

رونیف (ل)

(۱)

- آپ نے کہنا کیا سب کا قبول ایک میرا ہی سخن ہے نا قبول i
درد، غم، اندوہ، الم، داغ، اشک، آہ تیری خاطر نہیں کیا کیا، کیا قبول ii
اب اگر کہے تو سنتے بھی نہیں آگے جو کہتے تھے ہم، سو تھا قبول iii
ایک دل ہے اے تارا! اپنی بساط نا قبول اس کو کرو تم یا قبول iv
v دل نہ جاتا ہاتھ سے بیدار یوں
گر مرے کہنے کو تو کرتا قبول

(۲)

- تا فلک آہ مگی، تا بہرک زاری دل اور کیا شرح کروں حال گرفتاری دل i
تھابی زور تری زلف دل آویز میں بس! غم ہوئی لاندگی تاب گراں باری دل ii
دیکھیے! کیا ہو کہ ہیں دست و گریباں باہم بے وقائی تری اے یارا! وقاداری دل iii
غم نے گھیرا ہی تھا مگر تو نہ پہنچتا، سچ ہے تجھ سوا کون کرے اور طرف داری دل iv

ق

- صبح کل اس بہت جاں بخش مسیحا دم سے مرض کی جا کے نہیں جب حالت بیماری دل v
کہنے لگا کہ بتا دل کی نشانی اپنے مجھ کو معلوم نہیں بس کہ ہے بیماری دل vi
نہیں کہا اے صنم! رنک نہ وہیر، تجھے کیا مگر یاد نہیں روز خریداری دل vii

- شام کے وقت نہ باغزہ و ناز آیا تھا؟ شفیق چاہہ پہن بہر طلب گاری دل viii
 سن کے بولا کہ بھلا تو ہی ہو منصف بیدار ایک ہوئے تو کروں اُس کی پرستاری دل ix
 تجھ سے لاکھوں ہیں پڑے چشم کے میرے ہمار کہہ تو کس کس کی کروں پریشانی بیاہی دل x

(۳)

- بھڑکا ہے آہ سرد سے جوئے شعلہ دارِ دل روشن دم صبا سے ہوا یہ پُراغِ دل i
 ساقی! جہن میں تو جو نہ تھا، یاد کر تجھے خوں سے بہ رنگِ لالہ بھرائیں لیلِ دل ii
 گل ریز جلوہ تاکہ ہو وہ تو بہارِ حُسن خارِ تعلقات سے کر صاف بارِ دل iii
 بھاتی نہیں ہے باس کس گل کی آئے صبا! کس کی، ہوا ہے لڑ سے معطر دارِ دل iv
 دنیا طلب جو چاہیں فراغت سو یہ محال جو جو یا حق ہیں انھیں ہے فراغِ دل v
 خوں ریز چشم، شوخ نگہ، ہر زن مژدہ لالہ لہو میں کس سے نہیں پوچھیں نرِ دل vi
 جز دروغم کہ حاصلِ عشق بتاں ہے یہ کیا جانیں ہم کہ ہونے ہے کیسا نرِ دل vii
 اس کو کہ ہے خیال میں جوئے غمخیز بہ نجیب ہر دم بہار تازہ دکھاوے ہے بارِ دل viii
 بیدار میر یار سے دکھتا ہوں منگی ماہ ix
 پُر نور بے فتیلہ و زردغن پُراغِ دل

ردیف (م)

(۱)

- ۱ نے فقط تجھ حُسن کی ہے ہند کے خواہاں میں دھوم
 ہے تری زلف چلیپا کی فرمگستاں میں دھوم
 ۲ تیرے دندانِ دلپ رنیں کی، اے دریاے حُسن!
 کیا تعجب ہے اگر ہو گوہر و نرجاں میں دھوم
 ۳ کیا کریں، پاسد کڑے بتاں ہیں در نہ ہم
 کرتے ہیں جوں فرہاد و مجنوں دشت و کوہستاں میں دھوم

- دیکھ تیرے منہ کو کچھ آئینہ ہی حیراں نہیں iv
 تجھ رہن روشن کی ہے مہر و منہ تاپاں میں دھوم
 اے بہار گلشن ناز و نزاکت! ہر طرف v
 تیرے آنے سے ہوئی ہے زور ہی بٹھاں میں دھوم
 اک طرف ہیں لالہ دگل، رو کے تیرے، مدح خواں vi
 اک طرف ہے زلف و خط کی سنبل دریاں میں دھوم
 شعر چھوڑا مگر چہ کہا تو نے پر بیدار آج vii
 کہ فزل ایسی کہ ہو بزم سخن سبیاں میں دھوم

(۲)

- کیا ہوئے گلشن میں اکراے عزیزاں! اشارہ ہم
 قل تو کرتا ہے آخر کھلے سے ہمیں تک ایک
 زلف مشکین و قد نوزوں کے تیرے روڈ بڑا
 دیکھنے پائے نطفے گل کو تھا قسمت میں بڑا
 صوڑتیں خوفناک ایسی سو بنا، پر آج تو
 کام جو ہم سے ہوا ممکن نہیں تھہ سے کہ ہو
 نے یو پرواز ہے بیدار نے فصل بہار
 کس توقع پر نفس سے ہوویں اب آزاد ہم

(۳)

- آ، تیری گلی میں مر گئے ہم
 تجھ بن گلشن میں گر گئے ہم
 پاتے نہیں آپ کو کہیں بھاں
 اس آئینہ رو کے ہو مقابل
 مگر بزم میں ہم سے وہ نہ بولا
 منظور جو تھا سو کر گئے ہم
 جو بن شبنم چشم تر گئے ہم
 حیران ہیں کس کے گھر گئے ہم
 معلوم نہیں کدھر گئے ہم
 باتیں آنکھوں میں کر گئے ہم

- vi تجھ عشق میں دل تو کیا کہ عالم! جی سے اپنے گزر گئے ہم
 vii شب کو اس زلف کی گلی میں لینے دل کی خبر گئے ہم
 viii مہجائیں مڑ بھی دھان نہ پائی دل پر دل تھا جدھر گئے ہم
 ix جوں شمع اس اجمن سے بیدار
 لے داغ دل د جگر گئے ہم

(۴)

- i عجز رہا پار ہو گئے ہم نو جی سے نثار ہو گئے ہم
 ii آتا نہیں کوئی اب نظر میں کس سے یہ دو چار ہو گئے ہم
 iii ہستی ہی حجاب تھی جو دیکھا اس بحر سے پار ہو گئے ہم
 iv دامن کو نہ پہنچے تیرے اب تک ہر چند غبار ہو گئے ہم
 v تھا کون کہ دیکھتے ہی جس کے یوں عاشق زار ہو گئے ہم
 vi فتراک سے باندھ خواہ مت باندھ اب تیرے شکار ہو گئے ہم
 vii بیدار سرِ حُکب لالہ گلوں سے ہم چشم بہار ہو گئے ہم

(۵)

- i یہ بھی کوئی وضع آنے کی ہے جو آتے ہو تم
 ایک دم آئے نہیں گزرا کہ پھر جاتے ہو تم
 ii دُور سے یوں تو کئی جیسے دکھا جاتے ہو تم
 پر جو چاہوں یہ کہ پاس آؤ، کہاں آتے ہو تم
 iii کہیے مجھ سے تو بھلا اتنا کہ یہ نہیں بھی سنوں
 بندہ پورا کس کے ہاں تشریف فرماتے ہو تم
 iv اُس پری صورت بلا انگیز کو دیکھا نہیں
 تاجوا محذور ہو، مگر مجھ کو سمجھاتے ہو تم

- v دیکھیے فرس پہ یہ برق بلا، کس کے ہڑے
بے طرح کچھ تھری بدلے چلے آتے ہو تم
- vi جو کوئی بندہ ہو اپنا اس سے ہے پھر کیا جواب
نہیں تو اس لائق نہیں جو مجھ سے شرماتے ہو تم
- vii آج یہ گو اور یہ میداں انہیں کہہ دیجیے
دیکھ لوں جن کے بھروسے مجھ کو دھمکاتے ہو تم
- viii پھر نہ آویں گے کبھی ایسے ہی گر آؤردہ ہو
بس، چلے ہم، خوش رہو، کاہے کو بھنجلاتے ہو تم
- ix حال اب بیدار اب کیا کچے آپ آگے بیاں
وقت ہے اب بھی اگر تشریف فرماتے ہو تم

ردیف (ن)

(i)

- i خاک عاشق ہے جو ہودے ہے کنار دامن اے مری جان اومت جہاز غبار دامن
- ii دوستو! مجھ کو نہ دوسرے جن کی تکلیف اٹک ہی بس ہے مرا باغ و بہار دامن
- iii سُرخ چلے نہیں تیرے کنار کی چمک برق اس ابر میں ہودے ہے کنار دامن
- iv دیکھتا کیا ہے گریباں کہ جنوں سے ناصح بھاں تو ثابت نہ ہا ایک بھی تار دامن
- v آج بھڑلے سے ہوا اے گل خوبی! تیرے اٹھاٹا مری تربت پہ گزار دامن
- vi حیف! ظالم کہ تجھے کھینچ کے رکھتا یک دم نہ ہوا طے مڑہ ایک بھی خار دامن
- vii آتش تک تو کہاں اس کی رسائی بیدار! دست رس مجھ کو نہیں تا پہ کنار دامن

(۲)

- ۱ یا رب جو خار غم ہیں جلا دے انھوں کے تئیں
جو فخر طرب ہیں کھلا دے انھوں کے تئیں

- انکار حشر جن کو ہے اے سرو خوش غرام! ii
 یک بار اپنے قد کو دکھا دے انھوں کے تئیں
 کہتے ہیں اہل د و مژہ خوں ریز ہیں ترے iii
 ظالم کبھی ہمیں بھی بتا دے انھوں کے تئیں
 اُس شیخ رڈ کا مجھ سے جو کرتے ہیں سرد دل iv
 اے آو سوز ناک! جلا دے انھوں کے تئیں
 سوزاں ہیں دارغ ہجر مرے دل میں مثل شیخ v
 اے باد وصل یارا بجا دے انھوں کے تئیں
 کرتے ہیں سرکشی جو کتب پا سے آبلے vi
 اے خار دھج عشق! دکھا دے انھوں کے تئیں
 جو صاف و بے غبار ہیں بیدار آشنا vii
 جوں نرمدہ اپنی چشم میں جلوے انھوں کے تئیں

(۳)

- | | | |
|------|----------------------------------|--------------------------------|
| i | مل بے ظالم! تیری بے پرواہیاں | جانیں مشاقوں کی لب تک آئیاں |
| ii | بس کہاں تک شوخیاں مچلائیاں | صبح ہونے آئی، رات آخر ہوئی |
| iii | جس کو دیکھ انھی نے لہریں کھائیاں | دس بھری ناگن ہے کیا ہی زلف یار |
| iv | دھجیاں کر عشق نے دکھلائیاں | بجیب تو کیا ناصحا! دامن کی بھی |
| v | کرتے ہو ہر لمحہ حسن آرائیاں | سادہ روئی ہی غضب تھی حس پر آور |
| vi | جاں فدا کہت چڑا کر لائیاں | اُس سنسن اندام، گل رخسار کی |
| vii | گٹھریاں جنوں کی سب کھلوائیاں | سُن کے یہ باو مبا نے باغ میں |
| viii | آوا کس کس آن سے اگھڑائیاں | لیئے چھاتی پر مری لیتا تھا وہ |
| ix | موج نے دریا پہ لہریں کھائیاں | اُس سنے کو دیکھ کر سو رشک سے |
| x | کیا ہوئیں بیدار دے دانائیاں | دیکھتے ہی اُس کو شیدا ہو گیا |

(۴)

- i نقطہ قضیہ یہی ہے فن طبعی اور الہی میں
جو علم معرفت چاہے تو رہ یاد الہی میں
- ii سمجھتا ہے اسی کا جلوہ کہ غیب شہادت کو
نہیں کچھ فرق عارف کو سفیدی و سیاہی میں
- iii نہیں آرام مجھ کو اضطراب دل سے سینہ میں
کہ دریا مضطرب ہوتا ہے چٹاپی ماہی میں
- iv نہ کمرستوں سے کاوش ہر گھڑی آمان اکہتا ہوں
ظلل آ جائے گا زاہد! تری عصمت پناہی میں
- v چکا کر خوابِ آسائش سے بیدار آہ! ہستی نے
عدم آسودگاں کو لاکے ڈالا یہاں تہاں میں

(۵)

- i جو کیفیت ہے مستی سے تری آنکھوں کی لالی میں
نہیں وہ نغمہ رنگیں شراب پہنگالی میں
- ii سرورِ برگ خوشی اے گل بدن! تجھ دن کہاں مجھ کو
گلستانِ دل آیا فوجِ خم کی پامالی میں
- iii دُردِ دعاں ہوئے تھے موجِ زن کس بحرِ خوبی کے
کہ موتی شرم سے پانی ہوئے سلکبِ لالی میں
- iv جہاں وہ غلریں لب گفتگو میں آوے اے طوطی!
خُنِ سرِ سبز تیرا کب ہو دھاں شیریں قتالی میں
- v عبث ہے آرزوئے خوش دلی بیدار گردوں سے
بے راحت جو چاہے سو کہاں اس جامِ خالی میں

(۶)

- i عطا لفظ و معنی کو ہے اشعار خیالی میں
پر اہل درد کو لذت ہے اور ہی شعر حالی میں
- ii چمکتے سُرخ پاں میں ہیں دانت اس لطف سے اُس کے
کہ برق اس رنگ سے چمکی نہیں بادل کی لالی میں
- iii رقیب بیل تن فرشِ زمیں ہو ایک ٹھوکر میں
کہ تابِ زدہ بچہ کب ہے دسِ شیرِ قالی میں
- iv ہزاروں معنی رنگیں ہیں اُس یک بیجِ امرو میں
نہیں ہے شعر ایسا کوئی دیوانِ پلائی میں
- v نہایت طبعِ معنی آفریں بیدار رکھتا ہے
کہ طرح ہر غزل کرتا ہے جو مضمونِ عالی میں

(۷)

- i روز و شب رکھتا ہوں طفلِ اشک تابِ آغوش میں
جیسے رکھتا ہے صدفِ دُرِ خوش آبِ آغوش میں
- ii جوں ہی آیا یارِ بھلاں مسجِ شرابِ آغوش میں
ہو گیا جل کر دلِ حاسد کبابِ آغوش میں
- iii ایک دم بھی جہر میں تھمتا نہیں بارانِ اشک
چشمِ گریاں بس کہ رکھتی ہے سحابِ آغوش میں
- iv صبح تک ہر شب بھی رہتا ہے مجھ کو انتظار
آہ کب آدے گا میرا آفتابِ آغوش میں
- v ایک طرف کو پارِ دل یک طرف لُختِ جگر
آتشِ جہراں پہ ہوتے ہیں کبابِ آغوش میں

- vi دن کو رہتا ہے زبیں مجھ جھانٹے خیال
رات کو دیکھے ہے دل تیری ہی خواب آغوش میں
- vii ہے یقین آدے گائے میں آج وہ خورشید رُ
خواب میں آیا ہے، میری، ماہتاب آغوش میں
- viii تھک جاں تو کھو چکا دل! کوچہ جاناں میں تو
کیوں تڑپتا ہے اب آئے خانہ خراب! آغوش میں
- ix مجھ سے ہم بستر ہوا تھا ایک شب وہ گل بدن
اب تلک بیدار ہے اے گلاب آغوش میں

(۸)

- i دل ہمارے کو پڑا تم نے لیا، کہتے ہیں
سچ ہے یا جھوٹ ہے، کیا جانے، سنا کہتے ہیں
- ii اے منم! توڑے ہے تو خانہ دل کو میرے
یہ وہ گھر ہے کہ جسے بیچ خدا کہتے ہیں
- iii ہم پہ یہ نور دستم، آوردن پہ وہ لطف و کرم
کچھ بھی انصاف ہے ظالم! اسے کیا کہتے ہیں
- iv خونِ عشاق میں خزاں نے کیے رنگیں ہاتھ
افزا باندھے ہیں جو رنگِ حنا کہتے ہیں
- v حیدر! دل کو مرے، سبک ستم سے نکالے
لے کر، اس طفلِ پری روئے، کیا، کہتے ہیں
- vi اس کو کیا کہیے، ہوئی آپ سے ہی نادانی
پار کہتے ہیں جو کچھ مجھ کو، بجا کہتے ہیں
- vii تو بھی چل دیکھ تو بیدار کی حالت اے شوخ!
جوں خواب آنکھوں میں دم آکے رہا، کہتے ہیں

(۹)

- i شتاب آ کہ مجھے تاب انتظار نہیں
 کسوی طرح مرے جی کو اب قرار نہیں
 ii عبت کرے ہے تو وعدے خلاف ملنے کے
 تیری قسم کا مجھے جان! اعتبار نہیں
 iii شراب و ساغر دینا و سیر گلشن ہے
 ہزار حیف! کہ اس وقت وہ نگار نہیں
 iv نہ ذریعہ ہے سو قوف کچھ نہ کیسے پر
 وہ کون جا ہے کہ اُس کا جہاں گزار نہیں
 v نک آ کے دیکھ تو بیدار کے جگر کے داغ
 کسی چمن میں مری جان! یہ بہار نہیں

(۱۰)

- i جرقہ رہن شراب کرتا ہوں
 دل زاہد کہاب کرتا ہوں
 ii تارِ آتشیں سے یک دم میں
 دل فولاد آب کرتا ہوں
 iii آو سوزاں دھکب گل گزوں سے
 کار برق و سحاب کرتا ہوں
 iv ہیں تھوڑ میں اس کے آنکھیں بند
 لوگ جانے ہیں خواب کرتا ہوں
 v داغ سوزاں عشق سے دل کو
 بستم آفتاب کرتا ہوں
 vi برق کو بھی سکوں ہوا آخر
 نہیں ہنوز اضطراب کرتا ہوں
 vii تاکہ بیدار اُس سے ہو آباد
 خانہ دل خراب کرتا ہوں

(۱۱)

- i تجھ دن ہے بے قرار دل آے ماہ! کیا کرؤں
 کتنی نہیں ہے جگر کی شب آوا کیا کرؤں
 ii نے دل نہ دل رہا نہ مرے جی کو ہے قرار
 حیراں ہوں اس میں آے مرے اللہ! کیا کرؤں
 iii آے سلاخو! تاؤ تم ایسا فسوں مجھے
 جس سے کہ ہودے اُس کو مری چاہ کیا کرؤں
 iv جی کے سوا کچھ اور نہیں اب بساط میں
 جاتا ہے یار گھر کو، نہیں ہمراہ کیا کرؤں

بیدار! جلوہ گر ہے مرا یار ہر طرف
جو بے خبر ہو اس کو نہیں آگاہ کیا کروں

(۱۲)

- i تیرے ہم خاطر نازک سے خطر کرتے ہیں
دور نہ یہ نالے تو مقرر میں اثر کرتے ہیں
- ii دل و دین تھا سو لیا اور بھی کچھ مطلب ہے
بار بار آپ جو ایدھر کو نظر کرتے ہیں
- iii قاعدہ کیا ہے اگر شرق سے تا غرب پھرے
راہ زد دے ہیں جو ہستی سے سزا کرتے ہیں
- iv ہم تو ہر شکل میں محال آئندہ خانے کی مثال
آپ ہی آتے ہیں نظر سیر جدم کرتے ہیں
- v کیا ہو گر کوئی گزری محال بھی کرم فرماؤ
آپ اس راہ سے آخر کو گزر کرتے ہیں
- vi تیرے ایام فراق، اے صنم مہر گسل!
آدا مت پوچھ کہ کس طرح بسر کرتے ہیں
- vii دن کو پھرتے ہیں تجھے ڈھونڈتے اور رات تمام
شیخ کی طرح سے رُو د کے سر کرتے ہیں
- viii یہ وہی فتنہ آشوب جہاں ہے بیدار
دیکھ کر چہرہ و جواں جس کو عذر کرتے ہیں
- ix بس نہیں خوب کہ ایسے کو دل اپنا دیجے
آگے تو جان مہیاں! ہم تو خیر کرتے ہیں

- سینہ داغ دار رکھتا ہوں دیکھیے! لالہ دار رکھتا ہوں i
 جیسے آتش پہ ہو سپند کا حال یوں دلیا بے قرار رکھتا ہوں ii
 تیری وعدہ خلافیاں یہ کچھ تیس پہ نہیں انتظار رکھتا ہوں iii
 غم نہیں گو ہے خلق آزرده مہرباں! تجھ سا یار رکھتا ہوں iv
 نگہ لطف ہو اس طرف بھی کبھو دلی امیدوار رکھتا ہوں v
 آہ! کس کس کا دؤں حسب تجھے درد و غم بے شمار رکھتا ہوں vi
 ایسے عالم کو دل نہ دؤں بیدار اس میں گر اختیار رکھتا ہوں vii

- تیرے کوچے سے نہ یہ ہلچکاں جاتے ہیں i
 جھوٹھ کہتے ہیں کہ جاتے ہیں، کہاں جاتے ہیں؟
 آمد و رفت نہ پوچھ اپنی گلی کی ہم سے ii
 آتے ہیں پنتے ہوئے، کرتے ٹکٹاں جاتے ہیں
 کعبہ و قبر میں دیکھے ہیں اُسی کا جلوہ iii
 کفر و اسلام پہ کب دیدہ وراں جاتے ہیں
 نہیں مقدور کہ پہنچے کوئی اس تک، پر ہم iv
 جوں نگہ دیدہ مژدم سے نہاں جاتے ہیں
 گر ہے دیدار طلب، صاف کر اپنے دل کو v
 رُو بہ رُو اُس کے تو آئینہ دلاں جاتے ہیں
 جذب حیرا ہی اگر کھینچے تو پہنچیں ورنہ vi
 تجھ کو سنتے ہیں بڑے دھماکے سے جہاں جاتے ہیں
 آہ! کرتا ہے خراش اُن کا دلوں میں نالہ vii
 کون یہ قافلے میں نعرہ زناں جاتے ہیں؟

- viii تجھ کو بیدار رکھا پیچھے مگر اس باری نے
 راہ زد جو ہیں سبک سار ذواں جاتے ہیں
 ix جی میں ہے کیسے غزل اور مقابل اس کے
 مگر اس بحر میں مضمون کے زواں جاتے ہیں
 (۱۵)

- i تیرے حیرت زدگاں اور کہاں جاتے ہیں
 کیسے مگر آپ سے جاتے ہیں تو ہاں! جاتے ہیں
 ii دے نہیں ہم کہ تیرے بحر سے اٹھ جاویں گے
 جی ہے جب لگ نہیں آئے جان جہاں! جاتے ہیں
 iii کون وہ قابلِ کشن ہے تاد ہم کو
 آپ جو اُس پہ لیے تیر دکاں جاتے ہیں
 iv جوئی نگیں زوسی نام سے سماں حاصل ہے
 نامور دے ہیں جو بے نام و نشان جاتے ہیں
 v سبک ہستی سے کہ تھا مانع راو مقصود
 جست کر مٹی شرد گرم زواں جاتے ہیں
 vi تجھ کو فہید کہاں شیخ! کہ سبھے یہ رحر
 دماں نہیں بار ملک یار جہاں جاتے ہیں
 vii مجھ کو اُس طفلِ پری رڈ نے کیا دیوانہ
 ہوش سے، دیکھ جسے، حیر و جواں جاتے ہیں
 viii طبر بحر نہیں امراض سے اُن کو کچھ کام
 رنگ و بو پر نہیں صاحبِ نظران جاتے ہیں
 ix خواب بیدار مسافر کے نہیں حق میں خوب
 کچھ بھی ہے تجھ کو خبر؟ ہم سزاں جاتے ہیں

- i دید ہم اُس ستم ایجاد کا کر جاتے ہیں
جان پر کھیلنے ہیں، سینہ سیر جاتے ہیں
- ii کیا ظلم اُس کی گل میں ہے کہ دل کی مانند
دعاں سے پھرتے نہیں جو لینے خبر جاتے ہیں
- iii روز روشن کو شب بنا کر کیا اُس نے سرے
جس سے لینے کو ضیا، شمس و قمر جاتے ہیں
- iv راہ پاتے ہیں وہی انجمنِ وعدت میں
شمع کی طرح سے جو سر سے گزر جاتے ہیں
- v ہم کو مقصود نہیں سیر و تماشا سے کچھ اور
دید تیرا ہی ہے منظور ہر جاتے ہیں
- vi آئے جس کام کو تھے سو تو وہ ہم سے نہ ہوا
آہ اکس مند سے ہم اب کہاں سے اُدھر جاتے ہیں
- vii نہیں بیدار ہیں فکرِ معاش، اپنے ساتھ
آب و دانہ لیے ملتے گھر جاتے ہیں

- i ہم جو تھ بزم سے اے نورِ نظر! جاتے ہیں
شمع ساں، داغ بہ دل، شعلہ بہ سر، جاتے ہیں
- ii کچھ خبر میری بھی رکھتے ہو تم اے بندہ نوازا
جان جاتی ہے اُدھر آپ اُدھر جاتے ہیں
- iii مان! کہنے کو، نہ جا چھوڑ کے اس وقت مجھے
بات رہ جائے گی اور دن تو گزر جاتے ہیں

- iv بے ثباتی جہاں دیکھا تھا آگاہاں
چشمِ دا کرتے ہی اٹھ مثلِ شرر جاتے ہیں
v رنگاں کے تئیں کیا دودیں کہ کوئی دم میں
ہم بھی اس بزم سے جوں صبحِ سحر جاتے ہیں
vi لعلِ مت سمجھو تم اے دل بھگتاں! ان کے تئیں
سُلی انگنوں میں ہے لُٹ جگر جاتے ہیں
vii مگر کسی اور کے بیدار نہیں جاتے ہم
خوب رو ہو جو کوئی اُس کے، مگر جاتے ہیں

(۱۸)

- جو کھل چشم، پتاں تیری خاکِ راہ کریں
دیا ہے حق نے تجھے وہ جمالِ فوزانی
ii کہ کسپِ نذر سے منہ سے مہرِ راہ کریں
جو ہیں گئے جو خیالِ اُس کی چشمِ داہرہ کے
iii نہ قعدے کدہ نے عزمِ خانقاہ کریں
جفا و بخور کرے یا دفا و مہر کرے
iv ہم اُس سے عشق میں جی و سون و پہا کریں
بہ زور چاہیں کہ لیسِ دل نہ لے سکیں خباں
v ادا و ناز کی سوچ گریہ کریں
اس اپنی وضع میں بیدار ہم بھی ہیں مضبوط
vi کرے جو چاہہاں، ہم اُس کی چاہ کریں
اسی زمین میں کہہ دوسری غزلِ بیدار
vii کہ جس کو اہلِ سخن سن کے واہ واہ کریں

(۱۹)

- نہ ہووے یہ کہ کبھی آپ آ، نگاہ کریں
دیا ہے ہاتھ میں ان نو خطاں کے صفحہِ دل
i ہزار گریہیں دیوارِ آہ! آہ! کریں
نہیں ہے بندہِ فوازی سے واقعی کچھ دور
ii سفید خواہ رکھیں خواہ یہ سیاہ کریں
یقین ہے دیکھیں اگر اُس مرے شرابی کو
iii کہ آپ ادھر بھی قدمِ رنجِ گاہ کریں
نہا سکتے ہیں وہاں نے ہمیں زمائی دھاں
iv پھر اہلِ صومعہ میثاقہ خانقاہ کریں
گھڑی گھڑی خفگی بات بات میں چھڑکی
v کوئی ہے طرحِ کٹنے کی اُس سے مل کریں
vi سلک جس کے یہ ہیں اُس سے کیا بک کریں

- نہ التفات نہ شفقت نہ مہر نے اخلاص
گناہ گار ہی زائد ہیں نور و رحمت
نفس میں دل بیدار کو اگر دیکھیں
کس آرزو پہ ہم اس بے وفا کی چاہ کریں vii
جو بے گناہ ہیں کل حسرت گناہ کریں viii
بتاں اس آئینہ خانے کو جلوہ گاہ کریں ix

(۲۰)

- بھرے موتی ہیں گویا تجھ دہن میں
بہار آرا وہی ہے ہر چمن میں
نہ پھر ایمر ادر ناحق بھٹکتا
جہاں وہ ہی نہیں دھماں کفر و اسلام
ہوئی جاتی ہے پانی شرم سے شمع
چھڑایا تھا پٹ مشکل سے، پھر آہ!
جنوں نے دست کاری ایسی ہی کی
براء جاتا ہے جی غیرت میں ڈوبا
مگر پروانہ جل کر ہو گیا خاک
جو سننے تھے دم عیسیٰ کا اجاز
نہ دیکھا اس پری جلوہ کو بیدار
کہ زر ریزی تو کرتا ہے سخن میں i
اسی کی لڑ ہے نسرین و سمن میں ii
کہ ہے وہ جلوہ گر تیرے ہی من میں iii
عبث جھگڑا ہے شیخ و برہمن میں iv
مگر وہ ماہ آیا انجمن میں v
دل اٹکا اس کی زلف پر شکن میں vi
نہ تھا گویا گر بیاں پیرہن میں vii
بگرا کس کا دل اس چاہ و دقن میں viii
کہ زور و شوخ جلتی ہے لگن میں ix
سو دیکھا ہم نے وہ تیرے سخن میں x
رہا مشغول تو بھماں ما دمن میں xi

(۲۱)

- کہاں گنجائش حرف اس دہن میں
ہوا بھماں کون گل رچو تبسم
لگا دی پھر کسی نے آتشِ مشق
جو تیری زلف میں ہے بکھبت خوش
مہیو دست رنگین بتاں ہوں
ہوئے دیوانہ اہل بزم سارے
کیا بھماں کس نے آ، بند قبا، وا
نہیں جاے سخن کچھ اس سخن میں i
کہ رنگ گل ہوائی ہے چمن میں ii
کہ سوزش تو ہوئی داغ کہن میں iii
نہ سنبل میں نہ وہ مشکِ سخن میں iv
رکھو برگِ ہتا میرے کفن میں v
جو آیا وہ پری رو انجمن میں vi
گر بیاں چاک ہے ہر گل، چمن میں vii

یہ آیا کون کشتن میں کہ ہر گل نہیں پھولا سا سا حیرت میں viii

ق

جو وہ تک بستر گل پر کرے خواب
نشاں ہو جائے پھولوں کا بدن میں ix
لطافت اور نزاکت اس قدر تو
نہیں ہے یاسین و یاسمن میں x
کیا موسم جنوں کا تو بھی بیدار
تو اب تک ہے اسی دیوانہ پن میں xi

(۲۲)

i یہ تو قدرت ہے کہاں پاس کہ اس کے جلاؤں
منہم جانوں اگر دُور سے بھی دیکھ آؤں
ii ادھر آنکھیں پڑی روتی ہیں ادھر دلی تالاں
ہوں خیر میں کہ کس کس کے تئیں سمجھاؤں
iii یہ بھی آتا ہے کوئی اس سے نہ آتا بہتر
آئے دم بھی نہ ہوا کرتے ہو جاؤں جاؤں
iv رشک سے سینہ طاؤس کے اُڑ جاویں پر
تو بہار دلی پُر داغ اگر دکلاؤں

ق

v مہراں دیکھ شب اس غنچہ دہن سے نہیں کہا
آرزو دلی کی کہو سگی حنا نہ لاؤں
vi برگ گل سے کہ کب پائیں تمہارے نازک
اپنی آنکھوں سے غلوں آج جو رخصت پاؤں
vii ہنس کے بولا کہ بس اب لگ نہ چل اتنا بیدار
چاہتا ہے کہ اٹھا دیویں، ابھی فرماؤں

- i ہوں فغیہ اپنے بچب میں جو سر فرو کریں
- صرف نگاہ مد چن رنگ و بے کریں
- ii چاہیں کہ ہو حلقہ طبع منہ لعل
- افردہ خاطران چمن دل میں رو کریں
- iii مسجد کو چھوڑے زاہد و بت خانہ برہمن
- یک بارچہ کو اُن کے اگر رو بہ رو کریں
- iv تار شعاع ماو رہن یار ہے کہاں
- چاک کتنی دل کو ہم اس سے رفا کریں
- v وہ چشم مست دیکھیں جو یک بار نے کشاں
- میں جانوں پھر کہ ساغر نے آرڈو کریں!
- vi جو ہم کلام تمھ لپ جاں بخش سے ہوئے
- کس سے انھیں داغ کہ پھر گفتگو کریں
- vii روشن دلاں جسم گدازاں پے نماز
- جوں شمع، آب چشم سے اپنے، وضو کریں
- viii چاہیں کہ طوفان نے کدہ عشق زاہداں
- نے سے رداے زہد و رشت و شو کریں
- ix بیدار وہ نگار تو اپنے ہی پاس ہے
- جو گم ہوا ہو اس کے تیں جستجو کریں

- i بہار گلشن ایام ہوں میں حیرتور و نواہ شام ہوں میں
- ii شتاب آ، اے میری نفس! تو کہ خورشید کنار ہوں میں
- iii اگر منظور ہے آنا تو جلد آ کہ تجھ میں سخت ہے آرام ہوں میں

- iv بہ رنگ لالہ خوں آشام ہوں نہیں
 محبت و مخلص و فدوی ہوں تیرا
 v کچھ تو لائق دشام ہوں نہیں
 تجھے دیکھ آپ میں رہتا نہیں نہیں
 vi غرض تھہ وصل سے ناکام ہوں نہیں
 بہار آئی جن میں گو مجھے کیا
 vii گرفتار اسیر دام ہوں نہیں
 نشان اپنا کہیں پایا نہیں کہاں
 viii فقط عنقا صفت یک نام ہوں نہیں
 نہ پیغام و سلام و نئے ملاقات
 ix حبش تھہ عشق میں بدنام ہوں نہیں
 نہ ہوں پروانہ ہر شمع بیدار
 x فداے سرو گل اندام ہوں نہیں

(۲۵)

- i نالہ زار کیا کروں تجھ دن
 آہ! اے یار کیا کروں تجھ دن
 ii اے ستم گار! کیا کروں تجھ دن
 ایک دم بھی نہیں قرار مجھے
 iii جام سُرشار کیا کروں تجھ دن
 ہوں تری چشم مست کا مشتاق
 iv سیر گلزار کیا کروں تجھ دن
 گو بہار آئی باغ میں لیکن
 v جان بیدار! کیا کروں تجھ دن
 دل ہے پیچہ چشم ہے بے خواب

(۲۶)

- i چاہ کا تجھ کو مرے دل پہ گماں ہے کہ نہیں
 بڑے گل دیکھ تو غنچے میں نہاں ہے کہ نہیں
 ii اپنے بندوں پہ جو اس طرح جنا کرتے ہو
 خوف کچھ تم کو خدا کا بھی بتاں! ہے کہ نہیں
 iii کہاں تو جی آن کے ٹھہرا ہے لبوں پر اپنا
 آہ! کیا جانے خبر اُس کو بھی دعاں ہے کہ نہیں
 iv ہے قصور اپنی فکر کا جو نہ دیکھے ورنہ
 جلوہ صبح رہے یار کہاں ہے کہ نہیں

- ۷ باد سے تیری گلی میں جو اٹھا گرد و غبار
آج کیا وہاں کوئی اب اٹک نشاں ہے کہ نہیں
۶ ہم نشینوں سے لگا کہنے ستم گر میرا
کہیں بیدار کا پوچھو تو مکاں ہے کہ نہیں
۷ روز و شب میرے ہی کوچے میں گڑا رہتا ہے
خطرہ جان اُسے کچھ بھی میاں ہے کہ نہیں
۸ یہ وہی جا ہے جہاں قتل ہوا ہے عالم
خاک اور خون میں بھاگ کون تپاں ہے کہ نہیں
۹ رجم آتا ہے زبس اُس کی جوانی پہ مجھے
ورنہ کیا پاس مرے تیغ و سناں ہے کہ نہیں

(۲۷)

- ۱ انجمن ساز عیش تو ہے بھاں اور پھر کس کی آرزو ہے بھاں
۲ سن و تو کی نہیں ہے گنجائش حرف وحدت کی گفتگو ہے بھاں
۳ کام کیا شمع کا ہے، لے جاؤ دل پر آفتاب زد ہے بھاں
۴ دل میں اپنے نہیں کچھ اور تلاش ایک تیری ہی جستجو ہے بھاں
۵ دست ہوی کو تیری اے ساتی! منتظر ساغر و سبو ہے بھاں
۶ آ، شتابی کہ ہے مکان لطف سیر گزار و آب ہڈ ہے بھاں
۷ کیا ترے گھر میں رات تھا بیدار اُس گل انعام کی سی ہڈ ہے بھاں

(۲۸)

- ۱ ماہ رخسار، بلال امرو و خورشید جہیں شمع روشن کن کا شانہ اور ہاب یقیں
۲ نکل بدن، غنچہ وہن سر و قد و زرخ چٹم یعنی سرتابہ قدم باغ و بہار رنگیں
۳ مست دے باک دغزل خانہ پریشاں کا کل بزم میں آکے بہ صد ناز ہو اصد رنگیں
۴ دیکھ کر چاہے کہ تصویر کو کھینچے اس کی نقش دیوار ہو صورت گربت خانہ چمن

ق

- جا کے بیدار کو دیکھا تو عجب حالت ہے
 شدت درد و الم سے ہے نہایت بے تاب
 دیکھ کر نہیں بیکھا اس کو کہ اے یار عزیز!
 نعرہ و آہ گناں جاں بہ لب و خستہ جگر
 کہنے لگا کہ میاں سنتے ہو کچھ مت پوچھو
 ایک دن صید محبت میں گزرا تھا نہیں
 دیکھتا کیا ہوں کہ آتا ہے نہایت بے باک
 ناوک و خور سے دل صید کیے تھے بھال تک
 دور سے دیکھتے ہی کھینچ کے قرباں سے کس
 دیدہ و غم سے ایسا ہے ہوا خوں جاری
 زہر آلود خدک مڑا کافر کیش
 غیر بے تاب و بے خواب و بے آرامی
- v دل ہے انگار، جگر خستہ و جاں ہے غم گیس
 vi چشم خوں بار سے تر ہے درد یار و ز میں
 vii صبر و آرام و قرار ایک بھی دم تجھ کو نہیں
 viii حال ایسا ہے جو تیرا مگر عاشق ہے کہیں
 ix سرگذشت اپنی کہوں تم سے نہیں اب کیا تیں
 x بے تسکین دل غم زدہ و جان حزیں
 xi شہسوار بہت خوفناک و دل و دویں
 xii خوں سے تھا ماسن فتراک سر زمر رنگیں
 xiii تیر دل دھڑلگیا سر سے سینے میں طوں ہیں
 xiv ایک فکر کی ہر تن میں جڑ ہو چھوڑ نہیں
 xv چشم فصل سے دیکھو گے جس کے تیں
 xvi اُس کو کس طرح سے ہو برقرار و تسکین

(۲۹)

- i پاوے کس طرح کوئی، کس کو ہے مقدور، ہمیں
 لے گیا عشق ترا کھینچ بہت دور ہمیں
 ii صبح کی رات تو زد زد کے، اب آ اے بے مہر!
 روز روشن کو دکھا مت چپ و بچور ہمیں
 iii رمل کو چاہیے یک نوع کی جنیت بھال
 چشم بیاں اے ہے دل رنجور ہمیں
 iv بات مگر کیجیے تو ہے بندہ نوازی و نہ
 دیکھنا ہی ہے فقط آپ کا منظور ہمیں

- v اُلت اُس شوق کی بھوٹے ہے کوئی جیتے جی
 رکھو اس بند سے اے نامو! معذور ہمیں
 vi پی ہے نئے رات کو یا جاگے ہو تم، کچھ تو ہے
 آنکھیں آتی ہیں نظر آج تو محذور ہمیں
 vii بھاں سے بیدار گیا وہ غیر تاباں شاید
 نظر آتا ہے یہ گھر آج تو بے نور ہمیں
 (۳۰)

- i نہیں، تیرا تو کچھ ہم، اے بے خود کام! لیتے ہیں
 کوئی دم زبردیوار آکے بھاں آرام لیتے ہیں
 ii اگر تک گھوڑ کے دیکھیں، تو عاشق جی سے جاتا ہے
 عبث تاؤک نگاہاں ہاتھ میں مصماں لیتے ہیں
 (۳۱)

- i نے شکیبائی وئے تاب دتواں رکھتے ہیں ایک کہنے کو دل غم زدہ، ہاں ارکھتے ہیں
 آتش بھر پہ بے تاب ہیں ہم مثل سپند صبر و آرام جو چاہو سو کہاں رکھتے ہیں
 (۳۲)

- i مجھ درد کی خبر تجھے اے بے دقا نہیں جانے تری بلا کہ تو عاشق ہوا نہیں
 مت پوچھ حال دیدہ بیدار اے دلی! "مدت ہوئی پلک سے پلک آشنا نہیں"
 (۳۳)

- i صورت اُس کی سا مٹی جی میں آہ! کیا آن بھا مٹی جی میں
 تو جو بیدار یوں ہوا تارک ایسی کیا بات آگئی جی میں
 (۳۴)

رویف (و)

(۱)

- i حصولِ فقرِ مر چاہے تو چھوڑ اسبابِ دنیا کو
- ii لگا دے آگ نکمر بسترِ سنجابِ دنیا کو
- iii رکھے ہیں حق پرستاں ترکِ جمعیت میں جمعیت
- iv مینر ہو دے یہ دولت کہاں آربابِ دنیا کو
- v فریبِ رنگ دیکھے دہر، مت کھا، مردِ عاقل ہو
- vi سمجھ آتشِ کدہ اس کھن شادابِ دنیا کو
- vii یہ سب سچے حقیق ہو مگر پاک طینت ہے
- viii تجس مت جامِ دل کر بھر کے بسِ خونابِ دنیا کو
- ix یہ ہے بیدار زہرِ آلودہ مار، اس سے حذر کرنا
- x نہ لینا ہاتھ میں تو گیسوے پرتابِ دنیا کو

(۲)

- | | | |
|-----|-----------------------------------|-------------------------------------|
| i | شبِ یہ میں نہ محتاجِ روشنی کا ہو | ترا جمالِ دلِ افروز جس نے دیکھا ہو |
| ii | جہاں میں کون ترا اے نگارا ہستا ہو | تمامِ خوبیِ عالم ہوئی ہے تجھ پر ختم |
| iii | مہاو! دیکھ کر اپنا ہی آپ شیدا ہو | دکھامت آئندہ اس سادہ رُو کو مٹا دے |
| iv | بغیر کیا ہے اگر رفتہ رفتہ دریا ہو | شرحِکبِ دیدہ گریاں فراقِ جاناں میں |
| v | کوئی فریفتہ کس آرزو پہ تیرا ہو | نہ دلبری نہ دلاسا نہ مہربانی ہے |
| vi | بلاے زلفِ یہ راتِ خواب میں دیکھی | |
| vii | شراب و ساغر و ساقی اگر مہیا ہو | بجا ہے توڑیے زاہدا! اس ابر میں ٹوہ |

ق

- | | | |
|------|--------------------------------------|--|
| viii | خوابِ رُو سے اٹھا دے جو بھلا کیا ہو | کہا نہیں رات کو اس صبحِ محفلِ آرا سے |
| ix | نہ تابِ لادے گا، بہترِ خوابِ گروا ہو | یہ سن کے نس کے لگا کہنے مجھ سے اے بیدار! |

(۳)

- i کہاں ہے طلح بیچار یہ کہ ایسا ہو
کہ سر دھرے برے زانو پہ یار سوتا ہو
- ii شراب و جام و شب مہتاب و دریا ہو
جو تو نہ ہووے تو پھر لطیف سیر وحاں کیا ہو
- iii سنوں ہوں جس کی نہیں آواز پا تو دڈوؤں ہوں
کبھ کے یہ کہ کہیں تو ہی مہاں نہ آتا ہو
- iv کیا ہے نگ مجھے سخت ناگھوں نے، مہاں
جو تو ہو آکے نمایاں تو کیا تماشا ہو
- v کہو تو مجھ سے بھی وہ کیا ہے ناخوشی کا سبب
بجا ہو خواہ مری جان! خواہ بے جا ہو
- vi کرے ہیں ناز نگل د لالہ اپنی خوبی پر
نک ایک تو بھی تو مہاں آکے جلوہ فرما ہو
- vii ہوا ہے گھر مرے بیچار آج وہ مہاں
یہ دار مجھے ہے کہ اس کا کہیں نہ چرچا ہو

(۴)

- i تم کو کہتے ہیں کہ عاشق کا فغاں سنتے ہو
یہ تو کہنے ہی کی باتیں ہیں کہاں سنتے ہو
- ii چاہ کا ذکر تمہاری نہیں کیا کس آگے؟
کون کہتا ہے، کہو کس کی زباں سنتے ہو
- iii کشش عشق ہی لائی ہے تمہیں مہاں ورنہ
آپ سے تھانہ مجھے یہ تو گماں سنتے ہو

- iv ایک شب میرا بھی افسانہ جاں سوز سنو
 قفسے آدروں کے تو آئے جانِ جہاں! سننے ہو
 v وہ گل اندام گر آیا، تو غجالت سے تمام
 زرد ہو جاؤ گے اے لالہ زخاں! سننے ہو
 vi ایک کے لاکھ بناؤں گا خبردار رہو
 اس طرف آئی اگر طبعِ زواں، سننے ہو
 vii آج کیا ہے کہہ کیوں ایسے غنا بیٹھے ہو
 اپنی کہتے ہو نہ میری ہی میاں! سننے ہو
 viii کون ہے کس سے کروں دردِ دل اپنا اظہار
 چاہتا ہوں کہ سنے، تم سو کہاں سننے ہو
 ix یہ وہی شوخ ہے آتا ہے جو بیدار کے ساتھ
 جس کو عارت گر دل، آفتِ جاں سننے ہو

(۵)

- i دل کو نہیں آج نامہ! اُس کو دیا جو ہو سو ہو
 راہ میں عشق کے قدم لب تو رکھا جو ہو سو ہو
 ii عاشقِ جاں غار کو خوف نہیں ہے مرگ کا
 تیری طرف سے اے صنم! بخور و جفا جو ہو سو ہو
 iii یا ترے پاؤں کو لگے یا پلے خاک میں تمام
 دل کو نہیں خون کر چکا مثلِ حنا جو ہو سو ہو
 iv خواہ کرے وفا و مہر خواہ کرے جفا و بخور
 دلیر شوخ و شک سے اب تو ملا جو ہو سو ہو
 v یا وہ اتحادے مہر سے یا کرے تیغ سے جدا
 یار کے آج پاؤں پر سر کو دھرا جو ہو سو ہو

(۶)

- | | | |
|------|------------------------------|---------------------------------|
| i | آہ! کیا جانے کیا ہوا دل کو | نہیں آرام ایک جا دل کو |
| ii | کون سینہ سے لے گیا دل کو | آج لگتی ہے کچھ بغل خالی |
| iii | کہتے ہیں خانہ خدا دل کو | اے بتاں! محرم رکھو اس کو |
| iv | کچھ مت آپ سے جدا دل کو | لے تو جاتے ہو مہرباں! لیکن |
| v | آفریں دل کو مرجا دل کو | منہ نہ پھیرا کبھو جہا سے تری |
| vi | کہ دکھاؤ گے یہ جہا دل کو | یہ توقع نہ تھی ہمیں ہرگز |
| vii | کیوں نہ پھر دیجیے گا آ دل کو | ہیں یہی ڈھنگ آپ کے تو خیر |
| viii | کچھ مت اس سے آشنا دل کو | ہم تو کہتے تھے تجھ کو اے بیدارا |
| ix | کلڑے جوں شیشہ کر دیا دل کو | آخر اس طفل شوخ نے، دیکھا! |

(۷)

- | | | |
|-----|------------------------------|------------------------------|
| i | آہ! تیس پر بھی نہ چھپائے ہو | ایک تو مدتوں میں آئے ہو |
| ii | جی میں سماں تک مرے سوائے ہو | آپ کو آپ میں نہیں پاتا |
| iii | جو جو کچھ سر پہ میرے لائے ہو | کیا کہوں تم کو اے دل و دیدہ! |
| iv | پھر چلو دھاں جہاں سے آئے ہو | دید بس کر لیا اس عالم کا |
| v | نہ سے تم حسن میں سوائے ہو | کیوں کے تشبیہ اس سے دے بیدار |

(۸)

- | | | |
|-----|------------------------------|--------------------------------|
| i | کام فرمائے ہے جلا دی کو | داد دیتا نہیں فریادی کو |
| ii | واہ وا ہے، تیری صیادی کو | دل کو کرتا ہے بنگاہوں میں شکار |
| iii | کر دیا رکھ چن، دادی کو | دیکھ آکر میرے انگوں کی بہار |
| iv | کیا کروں گا نہیں اب آزادی کو | بال و پر سب تو نفس میں اڑ گئے |
| v | مانتے ہیں تری اُستادی کو | جو سخن فہم جہاں ہیں بیدار |

(۹)

- i ایک دن وصل سے اپنے مجھے تم شاد کرد
پھر مری جان! جو کچھ چاہو سو پیدا کرد
- ii مگر کسی غیر کو فرماؤ گے جب جانو گے
دے بھی ہیں کہ بھلا دیں، جو ارشاد کرد
- iii اب تو دیراں کیے جاتے ہو طرب خانہ دل
آہ! کیا جانے کب آ، پھر اسے آباد کرد
- iv یاد میں اُس قد و رخسار کے اُسے غم زدگاں!
جا کے تک باغ میں سیر لُگل و شمشاد کرد
- v لے کے دل چاہو کہ پھر دیوے وہ دلبر معلوم!
کیسے ہی نالہ کرو کیسی ہی فریاد کرد
- vi شرمہ دیدہ مشتاق ہے یہ اُسے خراباں!
اپنے کونچے سے مری خاک نہ برہاد کرد
- vii دیکھ کر خاطر دل، آپ کو بھولا پرواز
خواہ پابند رکھو خواہ اسے آزاد کرد
- viii آپ کی چاہ سے چاہے ہیں مجھے سب درد
کون پھر یاد کرے تم نہ اگر یاد کرد
- ix صبح آفرودنت جب بزم میں دیکھو یارو!
حالی بیدار جگر سوختہ دھواں یاد کرد

(۱۰)

- i آنے دو تم اپنے پاس مجھ کو
کرتا ہے کچھ اہتاس مجھ کو
- ii ترے یہ نور کب سکوں نہیں۔
مگر عشق کا ہو نہ پاس مجھ کو
- iii وہ عقل مزاج، شیشہ دل نہیں
کس طرح نہ ہو تراں مجھ کو

- گلتا ہے نہ گھر میں دل نہ باہر
کیا حال کیوں کہ دیکھ اس کو
اے نکہت گل! ہرے ہی رہ تو
گرہیں بھی خور اس کے بیدار
- iv کس نے یہ کیا اداں مجھ کو
v رہے ہی نہیں حواس مجھ کو
vi بھاتی ہے اسی کی ہاس مجھ کو
vii بچنے کی نہیں ہے آس مجھ کو

(11)

- کوئی کس طرح تم سے سر نہ ہو
تیوری چڑھ رہی ہے بھوؤں پر
کیا شتابی ہے اٹکی، جانیے گا
جان کھائی ہے ناموں نے مری
لجے حاضر ہے، جڑ کیا ہے دل
یاد میں اس کی، گھر سے نکلا ہوں
اُس سے بیدار بات تو معلوم!
- i سخت ہے رجم ہو ستم گر ہو
ii کیا ہے؟ کیوں؟ کس لیے کدھر ہو؟
iii خشک تو ہو عرق، ابھی رُ ہو
iv سامنے اُن کے تو تک آکر ہو
v غصہ اس واسطے جو مجھ پر ہو
vi سخت ہے اختیار و منظر ہو
vii دیکھنا بھی کہیں میسر ہو

(12)

- یوں مجھ پہ جفا ہزار کچھ
کرتے تو ہو تم وفا کی باتیں
آ جائیو یارا گھر سے جلدی
قصداً تو کہاں، پہ بھولے ہی سے
کوئی بات ہے تجھ سے دل بھرے گا؟
- i پر غیر کو تو نہ پیار کچھ
ii پر ہم سے تک آنکھیں چار کچھ
iii مت موعود انتظار کچھ
iv ایدھر بھی کہو گزار کچھ
v اس کو مت اعتبار کچھ

ق

- بیدار تو اس جہاں میں آکر
پر جس سے گرے کو کے دل سے
- vi جو چاہے سو میرے یارا کچھ
viii وہ کام نہ اختیار کچھ

(۱۳)

- جاتے ہو سیر بارغ کو اغیار ساتھ ہو جو حکم ہو تو یہ بھی گنہ گار ساتھ ہو i
 وہ سرو بارغ ناز جب آدے خرام میں غوغائے حشر شوخی رفتار ساتھ ہو ii
 گلشن میں، کب دماغ کہ جاوے وہ سیر کو جس کے سدا خیال رہنیاں ساتھ ہو iii
 تنہا بہار بارغ جو دیکھے تو کیا حصول؟ تب لطف ہے کہ وہ گل بے خار ساتھ ہو iv
 یہاں تک نہا ہے مجھ سے کہ کہتا ہے حق سیر سب ہوں پر ایک یہ کہ نہ بیدار ساتھ ہو v

(۱۴)

- دیکھ کر لالہ زار بُھٹاں کو یاد کرتا ہوں روئے جاناں کو i
 ایک دم بھی نظر نہیں آتا وہ دل آرام چشمِ گریاں کو ii
 اب تو آیا ہے ہاتھ میں، کچھ کر نہیں چھوڑوں گا تیرے داماں کو iii
 رشک سے دیکھ بیچ کھاتا ہے شعل اُس گیسوے پریشاں کو iv
 تا ہوں آسان مشکلیں بیدار ورد کر نام شاو مرداں کو v

(۱۵)

- گزر ہماری طرف کر تو آئے نگار! کبھی تو کہ کامیاب ہوں ہم سے امید کبھی تو i
 خونِ بہر تو دیکھوں اہل مدتوں سے نہیں آئے گل! ریاضِ وصل کی اپنے دکھا بہار کبھی تو ii
 تک آئے اب آرام جاں اگلے سے مرے گد کہ آدے مجھ دل بے تاب کو قرار کبھی تو iii

(۱۶)

- چمن میں گر اُس گل بدن کا گزر ہو عرق میں تجلات سے گل تر بہ تر ہو i
 تعجب ہے کیا ناتوانی سے میری کہ فضا شرمندہ نیشتر ہو ii
 نہیں بارشِ ایر درکار دھماں تو جہاں تیرے بیدار کا چشم تر ہو iii

(۱۷)

- ہم سے کہتے ہو کہ آتا ہوں چلے جاتے ہو چاہیے نہیں ہی تمہیں دادا بھلے آتے ہو i
 ایک ہم سے ہی تمہیں کہیے تو ہے روپوشی ورنہ نوروں سے تو دیکھا نہیں شرماتے ہو ii

ردیف (۶)

(۱)

- تیری محفل میں اگر ہو گزر پروانہ نہ پڑے شمع پہ ہرگز نظر پروانہ i
 اڑ گئے جل کے کبھی بال و پر پروانہ کچھ بھی اے شمع! تجھے ہے صبر پروانہ ii
 سخت بیدار ہے جلتے کو جلا تا، زہارا نہ کہو شمع سے سوزِ جگر پروانہ iii
 بوسہ شمع کو جلتے کے بہانے آیا دیکھو اے بزمِ نعیمان! بخر پروانہ iv
 ہے زمانے سے جدا روز و شبِ سوخاں شام کہتے ہو جسے، ہے بخر پروانہ v

ق

- رات کو مجلسِ دلِ سوخاں میں سوزاں آتشِ عشق سے قاصر بہ نر پروانہ vi
 ڈوہیں ایک دم میں جو دیکھا تو نہ پایا ہم نے گر یہ شمع سوا کچھ اجر پروانہ vii
 قید سے شمع کی ممکن نہیں چھوڑنے بیدار رشتہ مہر سے باندھا ہے بخر پروانہ viii

(۲)

- دیکھ تجھ گیسوے مشکیں کی ادا میں شانہ دھوئیں ہاتھوں سے یہ لیتا ہے بلائیں شانہ i
 چاہیے مجھ دلِ صد چاک کو دھا لے جاویں گر تیل واسطے زلفوں کے سنگائیں شانہ ii
 اُس کے بھر آئے ترے مرہمِ کُلل سے زخم ہاتھ اٹھا کیوں نہ کرے تجھ کو دعائیں شانہ iii
 ایک دن گر نہ ملے تجھ سے تو ہو آٹھفہ دیکھ اس زلفِ معصم کی وفا میں شانہ iv
 حسرت گیسوے مشکیں میں مرے جو بیدار استخوانِ اس کے کا لازم ہے بتائیں شانہ v

(۳)

- عشق کا درد بے دوا ہے یہ جانے تیری بلا کہ کیا ہے یہ i
 مار ڈالے گی ایک عالم کو تیری، اے شوخ! اگر ادا ہے یہ ii
 بر دم آتا ہے اور ہی ج سے کیا ہی اللہ! میرزا ہے یہ iii
 چاہیے اُس کا شربتِ دیدار کہ سب عشق کی دوا ہے یہ iv
 اُس ستم پیشہ مہر دشمن کی میرے اوپر اگر جفا ہے یہ v

اس میں اس کی تو کچھ نہیں قصیر چاہنے کی مرے سزا ہے یہ vi
 دل بیدار کو لپیٹ لیا زلف ہے یا کوئی بلا ہے یہ vii
 (۴)

- i تونے جو کچھ کہ کیا مرے دل زار کے ساتھ
 آگ نے بھی نہ کیا وہ تو خس و خوار کے ساتھ
- ii آنکھ اٹھا کر کے نہ دیکھا کبھی تونے ظالم
 سر چمکے لاکھوں تری دیوار کے ساتھ
- iii یہ کتنی تار ہیں وہ رفعت جاں ہے یکسر
 غلط اس زلف کی تشبیہ ہے زکار کے ساتھ
- iv رات دن راتی ہے جوں دیدار تصویر گھٹی
 آنکھ جب سے گئی اس آئینہ رخسار کے ساتھ
- v دیکھو مگر نہ پڑے دیکھو اسے اے کامدا
 دل بے تاب لیٹا ہے نہیں ملاوار کے ساتھ
- vi کیا عجب یہ ہے کہ وہ مجھ سے ملا رہتا ہے
 گل کو بیچگی لازم ہے کہ ہو خار کے ساتھ
- vii ہے سزاوار اگر ایسے کو دیجے دل و دیں
 ہم بھی دیکھا اُسے کل دور سے بیدار کے ساتھ

(۵)

- i بڑا بہار خط بزر اس کے ہے رخسار کے ساتھ
 چسپے پھولا ہو ہنسنے کہیں گلزار کے ساتھ
- ii خنجر قند ہے اس شوخ کی رفتار کے ساتھ
 جی چلا جائے ہے پازیب کی جھکار کے ساتھ

- iii آہ! مت پوچھ کہ کس طرح کئی شب تجھ دن
صبح کی زد زد گلے لگ درد دیوار کے ساتھ
iv آئینہ دیکھ تو، اس منہ سے تجھے اے طوٹا!
دعائے ہم غنی اس لب و گفتار کے ساتھ؟
v کھوہ کم تھی آنکھوں سے اس کی، نہ کرد
منشکو خوب نہیں مرؤم بہار کے ساتھ
vi درد دل کس سے کہوں کون ہے ایسا جو نئے
تھا شفیق ایک دل اپنا سو گیا بار کے ساتھ
vii لوگ جب اس سے ملانے گئے مجھ کو تو کہا
میری اور اس کی ملاقات ہے تروار کے ساتھ
viii تھہر دیں بڑی نظر آتا ہے کہ کھو آدے گا
لگ چلا باتوں میں دل اس بہت عیار کے ساتھ
ix جو ہوئی سو ہوئی اب جانے در اے بندہ نوازا!
آکے مل جاؤ گلے پیار سے بیدار کے ساتھ

(۶)

- i کیا ہے تجھ سے دو چار آئینہ ہے جو باغ و بہار آئینہ
اپنے لاپرواہ تو رحم کر ظالم دیکھ مت بار بار آئینہ
ii اس رہنما شعلہ تاب کے آگے آپ ہو طبع دار آئینہ
iii عکس نے تیرے کر دیا اے ماہ! یک قلم زرنگار آئینہ
iv شرم سے آپ ہو گیا بیکسر دیکھ کر روئے یار آئینہ
v اس بہت خود نما کی صورت کا ہے مجھے یاد گار آئینہ
vi

ق

- vii سامنے تیرے کچھ نہیں ٹوٹے ایک دو تین چار آئینہ

- viii مثل میناے سنگ خوردہ ہوئے کلوے کلوے ہزار آئینہ
 ix تجھ ٹکاؤ خُذگ زن سے دو چار ہو گر اب اے ٹکارا آئینہ
 x پس مناسب ہے یہ کہ سینے پر باندھے آئینہ چار آئینہ
 xi ہے معر مثالی نہ بیدار گرچہ ہے خاکسار آئینہ

(۷)

- i اس سے ہو گر دوچار آئینہ ہودے حیرت شکار آئینہ
 ii کس تحیر فریب کو دیکھا ہے جو بے اختیار آئینہ
 iii مثل سیلاب دیکھ کر تجھ کو ہو گیا بے قرار آئینہ
 iv ایک جلوے نے کر دیا حیرے دھک صد نو بہار آئینہ
 v اس کے آگے نہ منہ پہ نور رہا گرچہ تھا نہ عذار آئینہ
 vi حسن سازی کرے ہے تو ہر دم دیکھ دیکھ اے ٹکارا آئینہ
 vii کوئی دن بھاں کسی کو جینے دے جان من! واگزار آئینہ

ق

- viii دل کو بیدار صاف کر اپنے تا ہو یہ بے غبار آئینہ
 ix ہے کدورت ہی مانع دیدار ورنہ ہر دل ہے یار آئینہ

ردیف (ی رے)

(۱)

- i کچھ نہ ایصر ہے نے اوجھ تو ہے جس طرف کیجیے نظر، تو ہے
 ii اختلاف صور ہے ظاہر میں ورنہ معنی یک دگر، تو ہے
 iii کیا منہ د مہر کیا گل و لالہ سب میں دیکھا تو جلوہ گر تو ہے
 iv سے جو آئینہ تو سو تو ہی جانے ہے کوئی کیا جانے، کس قدر تو ہے
 v اس سے تشبیہ دیجیے تجھ کو سارے خواہاں سے خوب تر تو ہے

تھک گئے ہم تو جستجو میں تری آہ! کیا جا بے کدھر تو ہے vi
وہ تو بیدار ہے عیاں لیکن اُس کے جلوے سے بے خبر تو ہے vii

(۲)

- i لب رقیں ہیں ترے رہکِ حقیقِ یمنی
زیبِ دیتی ہے تجھے نامِ خدا کم غنی
- ii ہارِ کل پہنے تھے، پھولوں کے نقاش ہیں اب تک
ختم ہے گلِ بدنوں میں تری نازکِ بدنی
- iii شرم سے آب ہوئے نیشکر و قند و نبات
دیکھ کر اے شہریں لب! تری شیریں دہنی
- iv میوہِ باغِ ادم اس کو نہ بھاوے ہرگز
نو بر بوسہ کیا جس نے وہ سہبِ دہنی
- v جھوٹے وعدے ترے اے جان! کرؤں سب ہار
دل شکستہ نہ کرے گر تری عیاں شکنی
- vi شمعِ زدو یوں سے جسے شام و سحر صحبت ہو
ہے سزاوار اُسے دھواے خوشِ انجمنی
- vii اس قدر مہکے ہے اس کا کلِ مہکلیں کی شمیم
جستجو میں ہوئے بیدار غزالِ کُشتی

(۳)

- i شتاب آ، کہ نہیں تاب انتظار مجھے
ترا خیال ستاتا ہے بار بار مجھے
- ii نہیں ہے ایک بھی دم تاب برق وار مجھے
کیا سہ کس نے الٹی! یہ بے قرار مجھے

- iii سیا تو ہے پہ کوئی دم میں پھر گریاں کا
چدا جدا نظر آتا ہے تار تار مجھے
- iv ہوا ہوں آپ سے خالی بہ رنگِ پیراہن
کسو سے شوق ہے ہونے کا ہم کنار مجھے
- v تھماری چشم میں بخت یہ نے اے خواہاں!
بہ رنگِ نرمہ دیا رنگِ اعتبار مجھے
- vi نگاہِ مست نے ساقی کی، ہادہ جاں بخش
دیا سسوں کو، رکھا مکتبہٴ غار مجھے
- vii مدد ہوئے ہیں سرے، تیری دوستی میں، سبھی
پر اب تک آہا نہ سمجھا تو دوست دار مجھے
- viii یہ ہو سکے ہے کہ دل کو اٹھاؤں اس سے نہیں؟
نہیں ہے اس میں تو تاجِ کچھ اختیار مجھے
- ix یہ بچ و تاب تو کچھ بے سبب نہیں بیدار
دکھا گیا ہے کوئی زلفِ تاب دار مجھے

(۴)

- i تجھ دن تو ایک دم نہیں آرام جاں مجھے
اس حال میں تو مہوڑ چلا اب کہاں مجھے
- ii اے شمعِ زوا سحر کو غمِ ہجر نے ترے
منگی پڑا غ صبح، کیا غم جاں مجھے
- iii دکھتا ہوں چشمِ کوچہٴ جاناں میں، ایک دن
لے جائے گا بہا کے یہ لعلِ رواں مجھے
- iv صورت کو اپنی آپ نہیں پہچانتا نہیں
ایسا کیا ہے غم نے ترے ناتواں مجھے

- v سوز و گمانہ ہر نہ پاچھو کہ مٹی شمع
اس سر گذشت کا نہیں تاب بیاں مجھے
- vi رنگیں بہارِ حسن نے وہاں کر دیا تجھے
یہاں مشق نے کیا بچنِ زعفران مجھے
- vii لبرِ شکوہ گرچہ ہوں پر اس کے رُخ پہ رُخ
حیرتِ خوش کرتی ہے آئینہ ساں مجھے
- viii کلشن میں شور کس کے ہے حسنِ بلخ کا
پھیکا لگے ہے رنگِ گل و ارغوان مجھے
- ix بحر میں جس نے دیکھی نہ ہو سوزِ سپند
بیدار کلاے یار میں دیکھے تپاں مجھے

(۵)

- i کیا کہوں گزرے ہے ہر دم ہر میں خواری مجھے
یاد آتا کچھ نہیں جزِ نالہ و زاری مجھے
- ii اب تو دل نے لا پھنسا ہے نفس میں عشق کے
دیکھیے کیا کیا دکھاوے گا گرفتاری مجھے
- iii اک طرف ہے چشمِ گریاں اک طرف دل بے قرار
ہر میں اس کے ہوئی ہے سخت دشواری مجھے
- iv نوحۂ حُب علی سوں اس قدر ہوئی مست نہیں
روزِ محشر تک نہیں آنے کی ہشیدگی مجھے
- v ہو گیا بیدار میرا نام مشہور جہاں
بس کہ تیری یاد میں رہتی ہے بیداری مجھے

(۶)

- i کیوں کے عاشق سے بھلا کوچہ جاناں چھوٹے
بلبل زار سے ممکن ہے کہ بٹاں چھوٹے
- ii کس کے آگے نہیں کرؤں چاک گریباں اپنا
جو ترے ہاتھ سے ناصح ا مرا داماں چھوٹے
- iii فرق ہو جائیں پلک مارتے لاکھوں طوفاں
اشک ریزی پہ اگر دیدہ گریباں چھوٹے
- iv دانت تو کیا ہے اگر کاٹو ٹھری سے پیارے
ہاتھ سے میرے تو ممکن نہیں داماں چھوٹے
- v دامن وصل صنم ہاتھ گر آوے بیدار
تو مرا ہجر بھراں سے گریباں چھوٹے

(۷)

- i مت پوچھ تو جانے دے احوال کوہِ فرقت کے
جس طور کئے، کاٹے ایامِ مصیبت کے
- ii جی میں ہے دکھا دیجے اک روز ترے قد کو
جو شخص کہ منکر ہیں اُسے یارا قیامت کے
- iii کہتے ہیں ظلمتِ تجھ سے نہیں دل کو چھڑاؤں گا
بھٹکتے ہیں کہیں پیارے باندھے ہوئے الفت کے
- iv نصیر و محل اے صنم! تجھ کو ہی مبارک ہوں
بیٹھے ہیں ہم آسودہ گوشے میں قناعت کے
- v بیدار چھپائے سے چھپتے ہیں کوئی، حیرے
چہرے سے نمایاں ہیں آثارِ محبت کے

- i نظم کیا اشک بھی شب بھر میں روتے روتے
خیر وصل! ہوا کیا تجھے ہوتے ہوتے؟
- ii ہاتھ آیا ہے مرے، اے بہت وحشی! تو آج
مر اس بادیہ عشق میں کھوٹے کھوٹے
- iii مر دم چشم سے پونچھ اے نہر تاباں! تجھ دن
کون سی شب کہ نہ گزری مجھے روتے روتے
- iv آہ! یہ دل نہ ہوا گردِ کدورت سے پاک
نہ رہا قطرۂ اشک آنکھ میں دھوٹے دھوٹے
- v ہے خدا جانے کہاں لعلِ دصال جاناں
تھک گیا سبکِ طم بھر تو دھوٹے دھوٹے
- vi معین عشق میں نکلا نہ نہال شادی
دائے اشک کو مذت ہوئے ہوتے ہوتے

ق

- vii دیکھتا کیا ہوں کہ آیا ہے مرے ہالیں پر
رات کو یار مرا خواب میں سوتے سوتے
- viii اٹھ کے حیرت زدہ دیکھا تو نہ پایا اس کو
کل گئی آنکھ مری صبح کے ہوتے ہوتے
- ix خواب میں ایک بھی شب یار نہ آیا بیدار
اس تمنا میں کئی دن ہوئے سوتے سوتے

(۹)

- | | | |
|-----|---------------------------------------|------------------------------------|
| i | اشقوں میں جو کوئی کھوئے کامل ہووے | اس کی غربت پہ سدا سبزہ سخیل ہووے |
| ii | سردے خوب چھند لکھ لے ہے بہتر رخسار | کیوں نہ تران ترے گری و بلبل ہووے |
| iii | سنگ غیرت سے مراد ہیوے دل ہو کڑے | آشایاں سے ترے جب بند پائل ہووے |
| iv | زیر دیوار ہوں تالاں، نہیں لیتا ہے خبر | آہ! کیا حال ہو ایسا جو تغافل ہووے |
| v | قدر ہمدرد کی ہمدرد ہی جانے بیدار | سُن کے فخر وہ مرے حال کو بلبل ہووے |

(۱۰)

- | | | |
|-----|--|---|
| i | میر مجلسِ رعناں آج وہ شرابی ہے | خونِ دل جسے میرا بادۂ گلابی ہے |
| ii | میش چاہیے جو کچھ سو تو آج ہے موجود | جاہدئے ہے ساقی ہے سیرِ مابتابی ہے |
| iii | صبح ہونے دے لگ تو رات ہے ابھی باقی | تھک کو گھر کے چلنے کی ایسی کیا شتابی ہے |
| iv | ہم ہیں اور تم ہو مہاں غیر تو نہیں کوئی | آگلے سے لگ جاؤ وقت بے جوابی ہے |
| v | چشم کو ہے بے خوابی، دل کو سخت بے تابی | ہجر میں ترے عالم، یہ یہ کچھ شرابی ہے |
| vi | غضب اس پری رو کا دیکھ ہوش جاتا ہے | طاقتِ حسن پر گویا ہیوے نہابی ہے |
| vii | کیوں نہ ہم میں بیدار ہووے کابلِ حسن | ہر یک اس غزل کے بچ فخرِ انتخابی ہے |

(۱۱)

- | | | |
|-----|------------------------------------|---------------------------------------|
| i | عاشق کا اگر دیدۂ خوں بار نہ ہووے | کوہِ چے میں ترے ایسی یہ گزار نہ ہووے |
| ii | مردم کو دکھا دیویں، پلک مارے طوقاں | آنکھوں کو اگر یار کا دیدار نہ ہووے |
| iii | بخشی ہو جسے تھک قدر ہج چشم نے مستی | وہ مست قیامت کو بھی ہشیار نہ ہووے |
| iv | رہک نہ رہتا ہاں ہے ترارۂ درخشیاں | روشن ہے کہ تھک گھر میں چہ تار نہ ہووے |
| v | رکھتی ہے زرد سہم دے لے روئے لوب سے | نغمس تری آنکھوں کی خریدار نہ ہووے |

ق

- | | | |
|----|--|--------------------------------------|
| i | جب دل سے کہانیں نے کماے مونس جانی | تھک سامرے غم کا کوئی غم خوار نہ ہووے |
| ii | کیا کیا نہیں کہیں تھک سے پیل اس کی جھانکیں | دیا کوئی عالم میں ستم گار نہ ہووے |

- دل کہنے لگا جس کو نہ ہو درد کی طاقت
جو رکھ نہ سکے خارِ روم پہ قدم کو
ہر چند کہ دلبر کی طرف سے ہو اذیت
بے جا ہے شکایتِ ستم یار کی بیدار
- viii لازم ہے اُسے عشق کا بیمار نہ ہووے
ix اس کو سطر عشقِ مرادار نہ ہووے
x عاشق اُسے کہتے ہیں جو بیزار نہ ہووے
xi ممکن ہے کہ معشوقِ ستم گار نہ ہووے؟

(۱۲)

- راتِ مت پوچھ کہ تجھ دن جو مصیبت گزری
اُسے گلِ بارغِ حیا! آکے شک مجھ کو ہنسا
کیا وہ ساختِ نئی کہ دل تجھ سے لگا تھا میرا
ایک شمع ہے مرے حال سے احوال اُن کا
عشق میں اُس نہ بے مہر کے دیکھا بیدار
- i صبح تک جانِ مجبِ دل پہ قیامت گزری
ii کہ تری یوں میں روتے ہوئے مت گزری
iii کہ تے عشق میں کدِ مہم بھی نہایت گزری
iv قیس و فرہاد پہ سنتے ہو جو حالت گزری
v آہ! کیا کیا نہ ترے ہی پہ اذیت گزری

(۱۳)

- خسں ہر نو نہال رکھتا ہے
مجھ سے ہو تیرے بخور کا شکوہ
تجھ سے کچھ اپنی عرضِ حال کرے
یاد کیا ہے کہ جس سے دُش تثنیہ
چیتے جی اس سے عاشقِ مہور
تو کہاں اور اُس کا وصل کہاں
جی میں بیدار ترے ملنے کے
- i کوئی تجھ سا جمال رکھتا ہے؟
ii یہ بھلا احتمال رکھتا ہے
iii دل کب اتنی مجال رکھتا ہے
iv خُسں تو بے زوال رکھتا ہے
v کب سو وصال رکھتا ہے
vi یہ خیالِ نحال رکھتا ہے
vii آہ! کیا کیا خیال رکھتا ہے

(۱۴)

- بزمِ تماں میں ہر چند ہر ایک دل زبا ہے
جی تو جفا سے تیری آنکھوں میں آ رہا ہے
رہنے دو یا اٹھا دو اپنی گلی سے ہم کو
آہ و نغماں دٹالے، ہیں کس حساب میں سماں
- i پر دلبری میں تیری کچھ اور ہی ادا ہے
ii اس سے لبِ آگے ظالم! کیا تیرا مدعا ہے
iii عاشق تو ہیں تمہارے جو کچھ کرو بجا ہے
iv تجھ عشق میں ستم گر کیا کیا نہ ہو چکا ہے

- جو کھلب آوے جی میں کہے ہمارے حق میں
یہ گالیاں تو کیا ہیں یوں ہی اگر رضا ہے v
پوچھو جو راستہ مجھ سے نے نرو ہے نہ شمشاد
قد قیامت اُس کا کچھ اور ہی بلا ہے vi
سنا ہے! یاد رکھیو بیدار معرغ درد
”دل مت کہیں لگا الفت بری بلا ہے“ vii

(۱۵)

- دل میں کتنی ہی رعی آہ! تنہا اُس سے
مگر ملتا تو مزے لائے کیا کیا اُس سے i
قیامت پوسے لعل لب اگر چاہے، جان!
مفت ہی جان کے کر گزریے سنا اُس سے ii
دل میں یوں تھا کہ کبھی یاد سے ملتا ہوگا
شکوہ کیا کیا ہی نہیں اظہار کروں گا اُس سے iii
ہوں ہی وہ آکے ملا، دیکھتے ہی حیرت سے
جی کی جی میں ہی رعی کہنے نہ پلایا اُس سے iv
جب نہیں بیدار کو پوچھا تو کہا کون ہے وہ
میرے کچھ میں کئی پھرتے ہیں شیدا اُس سے v

(۱۶)

- جو تو ہو پاس تو دیکھوں بہار آنکھوں سے
وگرنہ کرتے ہیں گل، کار خد آنکھوں سے i
کہاں ہے تو کہ نہیں کھینچوں ہول رات میں تیری
بسان نقش قدم، انتظار آنکھوں سے ii
زبس کہ آتش غم شعلہ زن ہے سینے میں
گرے ہیں اٹک کی جا کہ شرار آنکھوں سے iii
نہیں یاد کر دو دندان یاد روتا ہوں
چپکے ہیں حیر آب دار آنکھوں سے iv
تک آکے دیکھ تو اے سرو قد! سراحوال
نہاں ہے غم میں تڑپے ڈے بار آنکھوں سے v
چڑھلاؤ دسے نرمس مزار مجنوں پر
جو آنکھوں آج نہیں رڈے نگار آنکھوں سے vi
چمن میں گل کوئی تمہا ساری نظر نہ پڑا
اگر چہ دیکھے نہیں جا کر ہزار آنکھوں سے vii
ہوا ہے دید کا بیدار گل فضاں جب سے
گرا ہے تب سے یہ بہار آنکھوں سے vii

(۱۷)

- آہ! ملتے ہی پھر جدائی کی
داہ! کیا خوب آشنائی کی i
نہ مٹی تیری سر کشی عالم
ہم نے ہر چند بچہ سائی کی ii
دل نہیں اپنے اختیار میں آج
کیا مگر تو نے دُربائی کی iii
دور پہ اے یارا تیرے آ پہنچے
تجربہ دل نے رہنمائی کی iv

قابلِ سجدہ تو ہی ہے اے بت! سیر کی ہم نے سب خدا کی v
 جو عقیدہ ہیں تیری الفت کے آرزو کب انہیں رہائی کی vi
 جی میں بیدار کعب گئی میرے عشق اُس پہنچے حنائی کی vii

(۱۸)

- i مقدور کیا مجھے کہ کیوں دعاں کہ دعاں رہے
- ہیں چشمِ دل گھر اس کے جہاں چاہے دعاں رہے
- ii مثلِ نگاہِ گھر سے نہ باہر رکھا قدم
- پھر آئے ہر طرف، پہ جہاں کے تھاں رہے
- iii نے بت کدے سے کام نہ مطلب حرم سے تھا
- محو خیال یار رہے ہم جہاں رہے
- iv جس کے کہ ہو غائب سے باہر شعاعِ حسن
- وہ دُڑے آفتابِ فحل کب نہاں رہے
- v آئے تو ہو پہ دل کو تسلی ہو تب مرے
- اتنا کہو کہ آج نہ جاویں گے ہاں ا رہے
- vi ہستی ہی میں ہے سیرِ عدم اس کو دعاں جسے
- فکرِ میانِ یار و خیالِ دعاں رہے
- vii غیبتِ حق میں ہے اس کی ہمارا ظہور دعاں
- وہ جلوہ گر جب آئے ہوا ہم کہاں رہے
- viii بیدار زلفِ کینچے ادھر چشمِ یار ادھر
- حیراں ہے دل کہاں نہ رہے کس کے ہاں رہے

- i اب تک مرے احوال سے دھما بے خبری ہے
اے نالہ جاں سوزا یہ کیا بے اثری ہے
- ii بھلاں تک تو رسا قوت بے بال و پری ہے
پہنچوں ہوئیں نہیں دھما تیری جہاں جلوہ گری ہے
- iii فولاد دلاں! جھیزو زہار نہ مجھ کو
چھاتی مری جوں سنگ، شراروں سے بھری ہے
- iv ہو جائے ہے اس کی صف مڑگاں کے مقابل
اس دل کو سرے دیکھو تو کیا بے جگری ہے
- v کس بارغ سے آتی ہے بتا مجھ کو کہ یہ آج
کچھ اور ہی بڑھتے ہیں نسیم نوری ہے
- vi تیرا ہی طلب گار ہے دل دونوں جہاں میں
نے طر کا ڈیا ہے نہ مشتاق پری ہے
- vii ہے زور ہی کچھ آب و ہوا شہر عدم کی
ہر شخص کہ بیدار اُدھر کو سفری ہے

- i زلف اس درخ پہ مہاسے جو پریشاں ہو جائے
نحر و شام بہم دست دگر بیاں ہو جائے
- ii وہ بہارِ حرمِ حسن جو آج آدے بھلاں
رہکے بستانِ ارم کلبہِ احزاں ہو جائے
- iii کیسے سنگِ فشان درخ رنگیں سے ترے
سنبھلے شفتِ گل چاک گریباں ہو جائے
- iv تو وہ گل ہے کہ ترے جلوہ رنگیں کو دیکھ
زعفرانِ زلفِ خجالت سے گلستاں ہو جائے
- v نہیں تو کیا چیز ہوئی بیدار کہ ہوئی اس پہ فدا
گر نہ ہی دیکھے سنگ اس کو تو قریاں ہو جائے

- i ہم ہی تھا نہ تری چشم کے پیار ہوئے
اس مرض میں تو کئی ہم سے گرفتار ہوئے
- ii سینہ خستہ ہمارے سے ہے غریب کو رشک
ناوکہ غم جگر و دل سے زبیں پار ہوئے
- iii بچنے موتی لگے بازار میں کڑی کڑی
یاد میں تیری زبیں چشم گھر بار ہوئے
- iv روزِ اول کہ تم آصرِ محبت کے بیج
یوسفِ مصر ہوئے رونقِ بازار ہوئے
- v تقدیرِ جان و دل و دہی دے کے لیا ہم نے قصیں
سکڑوں اٹل ہوں گرچہ خریدار ہوئے
- vi گھر میں لے آئے قصیں چاہ سے کرتے شادی
کہ تم اس غم کدے میں شمعِ شب تار ہوئے
- vii رہنما ہاں سے تمہارے کہ ہے خوردِ مثال
در و دیوار سبھی مطلعِ انوار ہوئے
- viii ڈھونڈتے تم کو پڑے بھرتے تھے ہم شہر بہ شہر
خوار و زسواے سرِ کوچہ و بازار ہوئے
- ix اللہ الحمد کہ مدت میں تم آئے نورِ نگاہ
باصبِ روشنی دیدہ فحولِ پار ہوئے
- x خانہ چشم میں رکھتے تھے شب و روز کہ تم
قرۃ العین ہوئے راجبِ دیدار ہوئے
- xi دیکھ کر مہر و وفا و کرم و لطف کو ہم
جانتے یوں تھے کہ تم یارِ وفا دار ہوئے

- xii جس میں تم ہوتے خوشی سو ہی تو ہم کرتے تھے
پر نہیں جانتے کس واسطے بے زار ہوئے
- xiii اب ہمیں چھوڑ کے بڑا زار و نزار و غم ناک
تم کہیں اور ہی جا بھاں سے نمودار ہوئے
- xiv یہ تو ہرگز ہی نہ تھی تم سے توقع ہم کو
کہ ستم گار و جفاکار و دل آزار ہوئے
- xv نہ وہ اخلاص و محبت ہے نہ وہ مہر و وفا
شیوہ بخور و جفا و ستم اظہار ہوئے
- xvi یا وہ الطاف و کرم تھا کہ سدا رہتے تھے
اے گل اندام! ہمارے گلے کے ہار ہوئے
- xvii اس میں حیراں ہیں کہ کیا ایسی ہوئی ہے تقصیر
قتل کرنے کے تئیں پھرتے ہو تیار ہوئے
- xviii تنگی خوں ریز پہ کف، خنجر بڑاں یہ مہیاں
ہر گھڑی سامنے آجاتے ہو خوں خوار ہوئے
- xix مہر تو کیا ڈھیل ہے، سننے ہوا اٹھو بسم اللہ
کھینچ کر تیغ کو آؤ جو ستم گار ہوئے
- xx ورنہ دل کھول کے لگ جاؤ گلے سے پیارے!
گو کہ ہم قتل ہی کرنے کے سزاوار ہوئے
- xxi اتنی ہی بات کے کہنے میں کہ اک بوسہ دو
آہ اے شوخ! جو ایسے ہی گنہگار ہوئے
- xxii توبہ کرتے ہیں قسم کھاتے ہیں سننے ہو تم!
پھر نہیں کہنے کے، آگے کو خبردار ہوئے

پا چمٹا کیا ہے تو بیدار ہمارا احوال xiii
 دام خویاں میں پھر اب آکے گرفتار ہوئے
 (۲۲)

- i سلام بھی ہے زمانے میں اور دعا بھی ہے ہمارے یاد نے قاصد سے کچھ کہا بھی ہے
 ii جدا تو اس نہ تباہی سے کر دیا مجھ کو ستم کچھ اس سے زیادہ ظلم کہا بھی ہے
 iii ترے فراق میں جو درد و غم گزرتا ہے کبھی کسی سے مرے حال کو سنا بھی ہے
 iv بلا میں زلف و خط و خال و امرو و مژگاں کچھ ان بلاؤں کا آئے شوق نہ سنا بھی ہے
 v گیا جو راہِ محبت میں، گم ہوا بیدار کبھی سنا ہے کہ جیتا کوئی پھر ابھی ہے
 (۲۳)

- i جب لگ کہ دل نہ لاگا ان بے مرؤتوں سے
 ii تمام اپنے گزرے کیا کیا فراموشی سے
 iii الفت گرفتہ دل ہے یہاں خوب صورتوں سے
 iv کوئی بات ہے کہ بھولے تاج نصیبیوں سے
 v بالیں پہ تو نے ظالم آ اک نظر نہ دیکھا
 vi عاشق نے جان تو دی پر کیا ہی حرقوں سے
 vii اول ہی نہیں تمہارے آنے سے پا گیا تھا
 viii لیجے یہ دل ہے حاضر، حاصل حکایتوں سے
 ix دیکھا نہ، ٹکڑے ٹکڑے مثل سناں ہوا تو
 x کہتا تھا نہیں کہ مت بل دل! ماہِ طلعتوں سے
 xi مت پا چھ یہ کہ تجھ دن شب کس طرح سے گزری
 xii کائی تو رات لیکن کس کس مصیبتوں سے
 xiii چاہوں کہ منہ سے نکلے کچھ بات، کب یہ قدرت؟
 xiv بالفرض نہیں مگر اُس تک پہنچا بھی جراتوں سے

مضمون سورہ دل کا لکھتے ہی اڑنے لگے viii
 حرف و نقطہ شرر ساں یکسر کتابوں سے
 اتنا ہی کہو قاصد جب سے کہ تو گیا ہے ix
 جیتا تو اب تلک ہوؤں پر ایسی حالتوں سے
 آتی ہے ہر نفس سے بڑے کباب بریاں x
 بھاں تک بگر چلا ہے فم کی حرارتوں سے
 بیدار سیر گلشن کیوں کر خوش آوے مجھ کو! xi
 ہوں لالہ داغ ہے دل یاروں کی فرقتوں سے

(۲۳)

نہ دفا ہے نہ مہر و الفت ہے اے ستم گرا! یہ کیا قیامت ہے i
 ایک زمرگس تھی سو بھی حیراں ہے چشم سے تیری کس کو نسبت ہے ii
 دہل میں بھی رہے ہے ہجر کا خوف عشق میں ہر طرح مصیبت ہے iii
 ٹھل مد برگ دجو اس کے ہاتھ دل صد چاک کی کتابت ہے iv
 سامنے کون ہو سکے بیدار؟ کبہ شونخ برق آفت ہے v

(۲۵)

جس دن تم آکے ہم سے ہم آغوش ہو گئے i
 شکوے جو دل میں تھے سو فراموش ہو گئے
 بننے کو حسن پار کی خوبی پہ رگب ٹھل ii
 اعضا مرے بدن کے سبکی، گوش ہو گئے
 ساقی! نہیں ہے سائزے کی ہمیں طلب iii
 آنکھیں ہی تیری دیکھ کے مدہوش ہو گئے
 کرتے تھے اپنے حسن کی تعریف ٹھل رُخاں iv
 اُس لالہ رز کو دیکھ کے خاموش ہو گئے

ق

- v اے جان! دیکھتے ہی مجھے دُور سے تم آج
یہ کون سی لدا تھی کہ روپوش ہو گئے
- vi رچے تھے بے حجاب مرے پاس جن دنوں
وے روز ہاے تم کو فراموش ہو گئے
- vii دنیا دین کی نہ رہی کچھ ہمیں خبر
ہوتے ہی اس کے سامنے بے ہوش ہو گئے
- viii بیدار بس کہ دوائے ہم اُس گل کی یاد میں
نر تا قدم غریب سے گل پوش ہو گئے

(۲۶)

- i تیرے مڑگاں ہی نہ پہلو مارتے ہیں تیرے
دیکھو کرتا ہو غم کی لذتیں ہم پر حرام
- ii ہو بھوکہ کراشنا اے نالیاں کب تاخیر سے
کیجئے زنجیر جس کو سایہ زنجیر سے
- iii نہیں ہوں وہ دیوانہ نازک حراج گل زخاں
سو دل کیوں کر کرکڑ اُس شعلہ ڈال گئے میاں
- iv شمع کی مانند جلتی ہے زباں تقریر سے
گر چہ ہوں بیدار غرق معصیت سر تابہ پا
- v پر امید مغفرت ہے خیر دشیر سے

(۲۷)

- i گر ایک رات گزر سہاں وہ رعب ماہ کرے
دکھا دے آئینہ کس منہ سے اُس کو منہ اپنا
- ii کہ آفتاب کو ڈوں شمع صبح گاہ کرے
مقابل آتے ہی دُور کھینچ لے ہے دل وہ شونخ
- iii کہ جیسے کلاہ زبا جذب برگ کلاہ کرے
حواس وہ ہوش کو چھوڑ آپ دل گیا اُس پاس
- iv جب لہلہ فوج میل جائے، کیا سپاہ کرے
ستم شعار، وفا دشمن، آشنا بے زار
- v کہو تو ایسے سے کہیں کر کوئی نہا کرے
کئی تڑپتے ہیں عاشق کئی سکتے ہیں
- vi اس آرزو میں کہ وہ سنگ مل ٹکھ کرے
محبت ایسے کی بیدار سخت مشکل ہے
- vii جفا پی جان سے گزرتے ہوں کی چاہ کرے

- جس وقت تو بے نقاب آوے ہوگا کوئی جس کو تاب آوے؟ i
 کافی ہے نقاب زلف منہ پر عاشق سے اگر حجاب آوے ii
 کیوں کر کہے کوئی حال تجھ سے ہر بات میں جو عتاب آوے iii
 قاصد سے کہا ہے وقیع رخصت جو وہ بت بے حجاب آوے iv
 لے آئیو در جواب دیوے لازم ہے کہ تو شتاب آوے v
 اے جان! یہ لب رسیدہ اتنا رہتا ہے کہ تا جواب آوے vi
 بیدار کو تجھ دن اے دل! آرام ہوتا ہی نہیں کہ خواب آوے vii

- قاصدا اس کا پیام کچھ بھی ہے کہہ دعا یا سلام کچھ بھی ہے i
 خچن مہر و خواہ حرف عتاب اس کے منہ کا کلام کچھ بھی ہے ii
 صاف یا دُرد و بادہ کل رنگ ساتی لالہ قام! کچھ بھی ہے iii
 کیا فیم جبر کیا سُردور وصال گزراں ہے، دوام کچھ بھی ہے؟ iv
 اس رخ و زلف سے کہ دوں تشبیہ خوبی صبح و شام کچھ بھی ہے v
 یاد میں اپنے یار کے رہنا بہتر اور اس سے کام کچھ بھی ہے؟ vi
 تو جو بیدار یوں پھرے ہے خراب پاسِ ناسوس و نام کچھ بھی ہے vii

- اور کچھ دل میں نہیں اپنے تنہا باقی ہے مگر آرزوے یار ہی جہا باقی i
 زنجی اپنی تو ہے تجھ سے سو تو جاتا ہے اے مری جان! ہمارے میں لب کی باقی ii
 نشہ جو چاہیے سو تو نہ ہوا ہے اب تک دے بھی ساتی! جو ہے شے میں سہیل باقی iii
 سب لگا، عشق کے میدان میں عریاں آیا رہ گیا پاس مرے دامنِ صُحرا باقی iv
 یاد میں حق کے قہقہاں دل کو رکھ اپنے بیدار ہے بہت مہدِ عدم میں تجھے سونا باقی v

(۳۱)

- نئے پئے مست ہے، سرشار کہاں جاتا ہے اس شب تار میں اُسے یاد کہاں جاتا ہے
 تخی نہ دوش، سپر ہاتھ میں، دامن گرداں یہ بنا صورتِ خوشخوار کہاں جاتا ہے
 دل کو آرام نہیں ایک بھی دم کہاں تجھ میں تو سرے پاس سے طرد کہاں جاتا ہے
 ایک عالم ابھی حیرت زدہ کر آیا تو پھر اب اُسے آئینہ خسار کہاں جاتا ہے
 جام و مینا و نئے و ساقی و مطرب ہر وہ اس سر انجام سے بیدار کہاں جاتا ہے

(۳۲)

- تجھ عشق کا دعویٰ نہیں اُسے یادِ زبانی ہے شمعِ مفت داغِ مرے دل پر نشانی
 کیا کیا نہ ترے خور و جھامیں نے اٹھائے پر تو نے کبھی آہ! مری قدر نہ جانی
 شاید کہ نہ ہو اس میں مراقصہ جاں کاہ سنتا ہے نہ اس ضد سے کس کی وہ کہانی
 محفل میں سراپا عرقِ شرم سے ڈوبے اُسے شمع! جو دیکھے تو مری اشکِ فغانی
 گزرے ہے جو کچھ دل پہ نہ آوے ہے زباں پر بیدار نہیں غالبِ حُفّاقِ بیانی

(۳۳)

- کتاب میں تجھے دیکھ کسے ہوئے سبق ہے ہر غفلت کا کہاں اشک سے آلودہ سبق ہے
 ہوئے منتظر اُس مہر کے آنے ہی کا، ورنہ شبِ نیم کی طرح آنکھیں میں دم کئی سبق ہے
 دیکھ، اُسے حرمِ حسن! تجھے باغ میں، خنداں شبِ نیم نہیں یہ گل پہ غبارت سے عرق ہے
 وہ چاندِ سامنے سُرخِ دودھ پٹے میں ہے رخسار یا مہر کبڑوں جلوہ نما زبرِ شفق ہے
 زخمِ کی زرد و گل پہ بھی وا چشمِ طبع ہے اس پر کہ زرد و سہم کا اس پاس سبق ہے
 دل اس بہت ہے مہر کو دے، مفت ہی کھویا کہتے ہیں جو کچھ یاد مجھے، واقعی حق ہے
 جز تیرے نہیں غیر کو رو، دل کے نگر میں جب سے کہ ترے عشق کا کہاں نظمِ نعت ہے
 مذکور ہوا کہاں مگر اُس گل کے وہن کا جو رشک سے ہر غمِ کمالِ باغ میں شق ہے
 کر مصقلہ ذکر سے دل صاف تو اپنا بیدار یہ آئینہ تجلی مگر حق ہے

- گر بڑے مرد ہو تو غیر کو بھلا جا دے
اس کو کہہ دیکھیے! بیٹھے، ہمیں اٹھا دے
دعویٰ زنتی کرتے تو ہیں پر اک دم میں
جھین لٹوں تیغ و سپر ان کی جو فرما دے
کون ایسا ہے جو چھوڑے ہے غصہ رس کے بیچ
میں سمجھ لوں گا تک اس کو مجھے بتا دے
گم ہوا ہے ابھی بھلا گم ہو دل آئے خواباں!
ہاتھ لگ جائے تمہارے تو مجھے پا دے
دل و جان و دین و فرد پہلے ہی دن دے بیٹھے
آج حیرتوں کا آتا ہے اُسے کیا دے
کیا ہو احوال بھلا دیکھو تو مجھ بے دل کا
نہ بھی دلیری کیجیے نہ دلاسا دے
بے وفا، دشمن مہر، آفت جاں، بگلیں دل
حیف! بیدار کہ ایسے کو دل اپنا دے

- جو کچھ چاہیے ابھی فرمائیے
پہ فیروں کی باتیں نہ شوائے
کبھی تو مرے پاس بھی آئیے
تہنا مرے دل کی بُرائیے
بھروسا نہیں ایک دم زندگی!
مگر آتا ہے منظور جلد آئیے
نہیں دے کہ تھی جن سے دلہن
گئے دُور بھلاں سے کہاں پائیے
ڈراتے ہو کیا قتل کرنے سے مجھ کو
اگر یوں ہی جی میں ہے آجائیے
یہ کیا چیز ہے دل جو تم سے رکھوں
پسند آپ کی ہے تو لے جائیے
نصیحت سے بیدار کیا فائدہ؟
جو ہو آپ میں اُس کو سمجھائیے

- صفا، الماس و گوہر سے فرداں ہے تیرے دنداں کی
کہاں تھ لب کے آگے قدر و قیمت لعل و نر جاں کی
عجب کی ساجری اس من ہرن کے چشم نکلاں نے
دیا کا جل سیاہی لے کے آنکھوں سے غزالاں کی
تجھے اے لالہ رزا! وہ حسن رنگیں ہے کہ گل رُیاں
عمیر بزم کرتے ہیں تیری گرہ داناں کی

- iv عبث نل نل کے دھوتا ہے تو اپنے دسج نازک کو
 نہیں جانے کی سُرخِ ہاتھ سے خونِ شہیداں کی
 v بہار آئی، چمن میں گل کیلے آئے ہانپاں! شاید
 جنوں نے دجیاں کر جو اڑائیں پھر گریباں کی
 vi ہر موزوں تو ششاد و صوبہ رکھتے ہیں لیکن
 کہاں پاویں لک کی چال اُس سروِ خرماں کی
 vii نہ دیکھی آنکھ اٹھا بد حالی اٹھناں ظالم!
 بٹاتا ہی رہا تو خوش فشی زلف پریشاں کی
 viii برہنہ پا، جنوں آوارہ کون اس دشت سے گزرا
 کہ رنگیں خوں سے ہے بھاں نوک ہر خار مغیلاں کی
 ix رکھو ست چشم خواب آئے دوستو! بیدار سے ہرگز
 کوئی دیتی ہے سونے یاد اُس رڈے درخشاں کی

(۳۷)

- q
 i تمہ دن آرام جاں کہاں ہے مجھے زندگانی دُہال جاں ہے مجھے
 گر یہی درد ہجر ہے تیرا زیت کا اپنی کب گماں ہے مجھے
 ii
 iii خاشی بے سبب نہیں بیدار باصبا اُمتین دہاں ہے مجھے
 iv شل طوطی ہزار معنی میں عر سازِ سخن زباں ہے مجھے
 v ہے خیال اُس کا مانع گفتار درنہ سو قوت بیاں ہے مجھے

(۳۸)

- i آجے تا آرزو ہے جاں ناری کیجیے اتنی تصدیق آج تو خاطر ہماری کیجیے
 ii ہجر میں اس کے نہ اتنی بے قراری کیجیے اس قدر لازم ہے دل بے ہمتی کیجیے
 iii لکھ گل کوں گراہی آنکھوں سے جلدی کیجیے شرم سے پانی تھے ہر بہاری کیجیے

- آہ اس اتم سرا میں، رُوئے، کرکس کو یاد
 خواب میں بھی اس کو ہم تک پہنچا دو بھر ہوا
 خواہشِ روشن دلی گر ہے تو اپنے چشم کو
 جی میں سب ہو جیسے گارست، مہلِ عشق سے
 آخر آئے بیدار دیکھا کیا ترے جی کو بنی
 شوق ہے کبھی بدل کر قافیہ بھر یہ غزل
 اپنے ہی احوال پر جوں شمع، زلی کیجیے iv
 دلوں آئے شرم لعل تک پہنچا دلی کیجیے v
 آئینہ کی طرح صرف خاکساری کیجیے vi
 باز ہماری قتل اکب تک تمہاری کیجیے vii
 ایسے ظالم سے نہیں کہتا تھانہ یاری کیجیے viii
 رات ساری جاگے ہوئے گساری کیجیے ix

(۳۹)

- نشے میں جی چاہتا ہے بوسہ بازی کیجیے
 جس نے اک جلوے کو دیکھا جی دیا پرورشہار
 چاہیے جو کچھ ہو پہلے ہی خود سے جس حصول
 فرداں کہتے ہیں ہے بام حقیقت کا مجاز
 گر ملو روشن کی خواہش ہے تو شب سے تا سحر
 اتنی زخمت دیجیے بندہ نوہزی کیجیے i
 اس قدر لے شمع دیاں باخس ساری کیجیے ii
 آپ کو گر کعبہ دل کا نمازی کیجیے iii
 چند روز اس واسطے عشق مجازی کیجیے iv
 شمع سناں بیدار زو نہ جاں گدازی کیجیے v

(۴۰)

- دار سے بات خوش نہیں آتی
 تو نہ ہووے تو آئے نہ تاباں!
 جائے بوسہ کے، گالیاں دیجیے
 نہ نئے د جام ہے نہ ساقی ہے
 اُس کے مگرور کے سوا بیدار
 یوں ملاقات خوش نہیں آتی i
 چاندنی رات خوش نہیں آتی ii
 یہ عنایات خوش نہیں آتی iii
 ایسی برسات خوش نہیں آتی iv
 اور کچھ بات خوش نہیں آتی v

(۴۱)

- دوستو! جانے دو اب ہاتھ اٹھاؤ ہم سے
 گر تری خاطر خاطر پہ ہے کچھ مجھ سے غبار
 مہرباں! خیر تو ہے کس پہ ہو غصہ، کیسے
 آئے تھیں! کچھ تو ہیں ہم بھی قیمت جوں شمع
 دُرم یہ وہ ہے کہ نہ ہوندا ہو سکے مرہم سے i
 آستیں کہہ کہ اٹھاؤں مژدہ پرہم سے ii
 آج آتے ہو نظر کچھ تو مجھ پرہم سے iii
 برہم اثر دلی تمہاری ہے ہمارے دم سے iv

- جس قدر چاہوئے دے کہ یہ مست ہوئی نہیں
 اتنا زائچہ کیا ساقی! مجھے پیش و کم سے ۷
 تنگ ہے سامنے آگینے کے ہونا مجھ کو
 کاسہ زلف مرا صاف ہے جامِ جم سے ۷۱
 بھر میں اس نہ تباہاں کے مجھے اے بیدار!
 خوفِ تر روز گزرتا ہے وہبِ ماتم سے ۷۱

(۴۲)

- عیاں ہے شکلِ تری پڑی ہمارے سینے سے
 کہ جوں شرابِ نریاں ہوا آگینے سے ۱
 گیا ہے جب سے وہ بیاں ہے گھر مرسل کا
 کہ زبِ غائبہ خاتم کو پہنچنے سے ۱۱
 میسر آج ہوئی یہ وہب وصال اے ماہ!
 کہ انتظار میں ہر روز تھا مینے سے ۱۱۱
 نہ صبر و تاب نہ دلدار لے دلِ خنوار
 پہنک آگیا جی اپنا ایسے جینے سے ۱۱۷
 بھرا ہے یاس و تکلف سے یہ خرابہ دہر
 غلا ہے آرزوئے مال اس دینے سے ۱۷
 کچھ ابر ہی نہیں اُس چشمِ تر سے شرمندہ
 جوں ہے طالعِ سرِ پادشاہ سے ۱۷۱
 عیب ہے چرخ سے بیدار خوش دلی کی طلب
 نہ کا سباب ہوا کوئی اس کہنے سے ۱۷۱

(۴۳)

- اٹھ کے لوگوں سے کنارے آئے
 کچھ ہمیں کہتا ہے پیارے آئے ۱
 مگر اجازت ہو تو پروانے کی طرح
 مدتے ہوئے کو تمہارے آئے ۱۱
 مدتوں سے آرزو یہ دل میں ہے
 ایک دن تو گھر ہمارے آئے ۱۱۱
 کچھ تو کی تاثیر نالے نے مرے
 آئے تم مدت میں بارے، آئے ۱۱۷
 آپ کی کل یاد میں بیدار کو
 گھنٹے گزری رات تارے، آئے ۱۷

(۴۴)

- زائد! اس راہ نہ آ، مست ہیں نے خوار کی
 ابھی بھاں چھین لیے بچہ و دستار کی ۱
 ہوں ہی وہ ہوش رہا آکے نمودار ہوا
 نقشِ دیوار ہوئے طالبِ دیدار کی ۱۱
 تجھ کو اے سنگِ دل لبِ تک نہیں افسوسِ اخیر
 مر گئے سر کو پنگ کر رہیں دیوار کی ۱۱۱
 ابرو و چشم و نگاہ و مژدہ ہر اکِ خنوار
 ایک دل ہے مرا جس پر ہیں دلِ آندہ کی ۱۱۷
 اے میچائے زماں! دیکھ تک آکر احوال
 کڑی چشم کے بھل مرتے ہیں بیلگی ۱۷

- کھینچ مت زور سے شانے کو تو اے مقلد! vi دل ہیں اس زلف کے باہوں میں گرفتار
کعب پا میں ترے، سحر کی نستانی بیدار vii مر گیا تو بھی پھیلوں میں رہے خار کی

(۳۵)

- اور کچھ بات بھال بہت کم ہے i ذکر خیر آپ کا ہی ہر دم ہے
جان تک تو نہیں ہے تم سے دریغ ii اے امیں قربان، کیوں تو برہم ہے
گاہ زودا ہے گاہ ہنسا ہے iii عاشق کا بھی زور عالم ہے
خوش نہ پایا کسی کو بھال ہم نے iv دیکھی دنیا سرائے ماتم ہے
آہ! جس دن سے آنکھ تم سے لگی v دل پہ ہر روز اک نیا غم ہے
سحر آنسو کسو کے پوچھے ہیں vi آستیں آج آپ کی نم ہے
اُس کے عارض پہ ہے عرق کی بوند vii یا کہ بیدار گل پہ شبنم ہے

(۳۶)

- آنکھ، اس پر ہی سے، کیجیے کیا، اب تو جا لگی i بھولنے ہے کوئی بات ہے پھر یہ ہلا لگی
اس لب پہ دیکھے ہے سسی دپان کی دھڑی ii شام و شبنم ان نگہوں میں کب خوش نما لگی
کوئی تھی یا خدنگ تھی ظالم تری نگاہ iii جھٹلنے ہی دل کو توڑ کیلئے میں آ لگی
کس طرح حلہ مل کھل اس گل سے باغ میں iv بھرتی ہے اس کے ساتھ تو ہر دم مہا لگی
اس در و دل کا پوچھیے کس سے علاج، جا v اپنی سی کر چکے پہ نہ کوئی دوا لگی
آیا جو مہرباں ہو ستر تو اس طرف vi کس وقت کی نہ جانیے تم کو دعا لگی
یہ دست دس کسے کہ کس سے دست بوس vii سو بختوں سے پاؤں میں اس کے حنا لگی
نہیں کیا کیا کہ مجھ کو نکالے ہے وہ صنم viii اے اہل بزم! کوئی تو بولو خدا لگی
اتنا تو وہ نہیں ہے کہ بیدار دیجے دل ix کیا جانے، پیاری اس کی تجھے کیا لگا لگی

(۳۷)

- تک ایک سامنے آؤ بھی ہاغ میں گل کے i کہ ہے غرور زناکت دماغ میں گل کے
گیا جو وہ نہ نرس عذار گلشن میں ii نہ منہ پہ زور رہا کچھ پرخار میں گل کے

- اگر چلی ہے تو چل رٹوں کہ پات بھی نہ پئے
 چمن میں خُسن نے کس کے، یہ تیغ رانی کی
 نہ کہ بہار میں بلبل کو قید اے صیادا
 عجب مزہ ہے کہ پیتے ہیں، فونہال چمن
 گئی بہار چمن، آگلی خزاں بیدار
 غفل مہلا! صبا ہو کر رُخ میں گُل کے
 کہ نہ سنے گئے یک لخت ہارِ خُسن کے
 کہ مثل شمع جلے گی وہ داغ میں گُل کے
 سینے نے فوج سے بھرے، یلغار میں گُل کے
 کہ عندلیب بھرے ہے سرِ رخ میں گُل کے

(۴۸)

- رمز و ایما و اشارات چلی جاتی ہے
 کیا ہے وہ مجھ سے بھی فرما کہ یہ جس کے لیے
 قصہ کوتاہ کرو جانے دو اس ذکر کو اب
 ہو چکا موسمِ باراں تو کب کا لیکن
 حلقہ زلف میں ملو کی بھی نہیں گنجائش
 ایک مجھ سے ہی اے کہیے تو ہے کج خلقی
 ربط جو چاہیے بیدار سو اس سے، معلوم!

(۴۹)

- تیغِ خُسن آبِ دار رکھتا ہے
 سنگ و آہن ہیں جس کے آگے موسم
 کیا ہے وہ صاف کہہ کہ نہیں بھی سنوں
 تجھ کو نہیں چھوڑ اور کو چاہوں
 نئے کشی کس کے ساتھ کی بیدار
 ایک دو روز مار رکھتا ہے
 وہ دلی سخت، پار رکھتا ہے
 کیوں تو مجھ سے غبار رکھتا ہے
 اس کو تو اعتبار رکھتا ہے!؟
 آج جس کا غبار رکھتا ہے

(۵۰)

- i خورشید تیرے سامنے آکر نہ جل سکے
حیرت زدہ ہو جنوں میں غشب نہ مل سکے
- ii اے ہدم! اور ذکر، خوش آتا نہیں مجھے
کچھ اُس کی بات کہہ کہ مرا جی بہل سکے
- iii روشن دلی بھول اے ہو کہ مٹی شمع
سوز و گداز عشق میں گل گل کے جل سکے
- iv اُس سخت دل کو کیا کرے نرم آؤ آتشیں
آتش سے کوئی بات ہے پھر پگھل سکے
- v آنے سے تیرے کچھ تو ہوا ہوں بھال نہیں
اتنا تو پیٹھ پار کہ تک جی سنبھل سکے
- vi عشق اُس پری کا یاردا مرے جی کے ساتھ ہے
یہ وہ بلا نہیں کہ کسو سے جو مل سکے
- vii وہ ناتواں، طیب ہے، کیا حال دل کہے
جس کے کہ آہ بھی نہ جگر سے نکل سکے
- viii بیدار اس زمین میں یوں چاہتا ہے جی
کہہ اور بھی غزل اگر ایسی ہی ڈھل سکے

- i کونچے سے حیرت زلف کے دل کیوں کے چل سکے
مشکل ہے اس ظلم میں آ، پھر نکل سکے
- ii اپنے تو اختیار سے لب جا چکا ہے دل
تو ہی اگر سنبھالے تو شاید سنبھل سکے
- iii آنکھیں دکھا کے دل کو مرے جبین لے گیا
اس مفت نہ سے کیا کروں جو بس نہ چل سکے
- iv ناصح! بھلا ہے کچھ بھی، نصیحت سے قاعدہ؟
وہ بات کہہ کہ جس سے مرا جی بھل سکے
- v اس کی گلی سے ہم کو اٹھانا نچال ہے
جوں نقش پا کہ بیٹھے وہ ہرگز نہ بھل سکے
- vi حیراں ہوں کس طرح کہوں احوال دل اُسے
جس کے حضور بات نہ منہ سے نکل سکے
- vii بیدار مگر آئینہ دیکھ اُس کو بحرِ ناز
جو آپ سے گیا ہو وہ پھر کیا سنبھل سکے

- | | |
|---------------------------------------|--|
| i ہوش میں کون ہے کس کو نیرے خوشی ہے | خسین سرشار تراداروے بے ہوشی ہے |
| ii صحبت نے کشی و عالم مدہوشی ہے | کچھ اگر بے ادبی ہو دے تو معذور رکھو |
| iii تجھ سے اے میرا! عشق ہم آغوشی ہے | جوں تلالِ آپ سے یکسر نہیں ہوا ہوں خالی |
| iv غنچہ ہالم ہے کہ حب سلسلے خواہشی ہے | بانگِ گلِ باصط گردن شکنی ہے گل کی |
| v اُس پر مڈ سے تجھے آج جو سرگوشی ہے | سُر چڑھا جائے ہے اے زلف! کسو کی تو گر |
| vi گر چہ آئینہ کو غور سے زورہ پوشی ہے | آب ہو جائے ہے اُس تیغِ ننگہ کے آگے |
| vii یار ہے جس کی فرض اس سے فراموشی ہے | عمرِ غفلت ہی میں بیدار چلی جاتی ہے |

- خوشید شرم سے ترے آگے نہ آئے
کیا تاب آئینہ جو تجھے منہ دکھائے
- اپنا تو کام بھلا تو کوئی دم میں ہے تمام
اے جذبِ عشق! جلد اے لا، جولا کے
- دھوتا ہے میرے خون کو دامن سے تو مہٹ
یہ رنگ وہ نہیں جسے پانی چھڑا کے
- ہالہ تو کر سکا نہ رہن ماہ کو نہاں
کیوں کمنقاب کھڑے کو تیرے چھپا کے
- بیدار کیوں کر آتشِ دل اشک سے بجھے
ظاہر کی آگ ہووے تو پانی بجھا کے

☆☆☆

قطعات / اشعار متفرقات

(۱)

- کوئی دم کھڑا جو تو لب دریا پہ رہ سکے ہو جائے آب آئینہ نکمر نہ بہہ سکے |
دہ تو ہی ہے کہ جی میں جو کچھ آدے سو کہے ورنہ جہاں کس کی، مجھے بات کہہ سکے ||

(۲)

- عاشق تو اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو سکے دامن پڑ کے چھوڑنے تر، پہ نہ ہو سکے |
ہم چشم ابر دیدہ تر یوں تو ہو سکے اتنا نہ ہو غبار غم دل کہ دھو سکے ||

(۳)

- مبا کوچے میں تیرے اس لیے ہر صبح آتی ہے |
کہ تیری بلا سے جاگلشن میں پھولوں کو بسا تی ہے
پہ چشم اشک و بہ لب آہ و بہ دل داغ غم دوزی ||
تری الفت مجھے اے بے وفا! کیا کیا دکھاتی ہے

(۴)

- رفیق دوستی اوروں سے جو چاہوں ٹوٹے |
پر کوئی بات ہے تم سے میری الفت چھوٹے
مجھ کو ہر روز یہ ہی خوف ہے اے ظل حراج! ||
شیعہ دل نہ کہیں ہاتھ سے تیرے پھوٹے

(۵)

- ۱ کچھ بھی بھاں جس کے تئیں عاقبت اندیشی ہے
 ترک اسبابِ جہان و سرِ درویشی ہے
- ۱۱ یاد میں اُس حوۃِ یار کی کیا ہے، کہ نہیں
 جاں خراشی و جگر کاوی و دل ریشی ہے

(۶)

- ۱ ترے ہی رو سے یہ منع کچھ افروختہ ہے
 رختہ دہ سے اوروں کی نظر دوختہ ہے
- ۱۱ نذر نہیں اُس عیہِ خواہاں کی کروں کیا بیدار
 دل ہے سو داغ ہے جان ہے سو غم افروختہ ہے

مسدس در مدح آنحضرت ﷺ

(۱)

بسیجو اُس شاه پر دروُد و سلام کہ ہے لڑ جہاں و صبر امام ا
 بادم کفر و ہلّی اسلام سید الانبیاء محمد نام ا
 iii مج زدیش زوالی اوج
 منشرح صدرش از الم تشرح

(۲)

ہادی گمراہان بد کردار شافع بندگان عصیان کار ا
 حای دین و قاتل کفار سردر غلق احمد عیار ا
 iii نقد یثرب سالہ بطعی
 آئی لوح خواب ما اوی

(۳)

نہ ہوا تھا وجود لوح و قلم نہ مہوار تھی صورتو آدم ا
 اول فکر مؤید عالم خاتم انبیاء شفیع ام ا
 iii قائم الحق بالہدی دلقون
 شاو لولاک ما خلقت الکون

(۴)

- ۱ ہے جو ارض و سما و مائیا وہ ہوا پامٹ اُن کے ہونے کا
 ii ہو دیں مگر آ کے جمع نہ ادا اس صیب خدا کو خوف ہے کیا
 iii جہ تیر ماریت کش
 چشم تنگ یہ دلاں پیش

(۵)

- ۱ اس سوا اور کچھ نہ تھا مقصود کہ رہے آنکھوں آگے حق موجود
 ii چشم مشتاق جلوہ گاہ شہود کیوں نہ ہو ناظر جمال و دود
 iii کل م زارغ سرمہ ہر ش
 م ظنی وصف پاکی نظرش

(۶)

- ۱ عظیم خاص ذات پاک احمد مقبل لم یلد و لم یولد
 ii واقف رمز راز ہائے صمد لقب برگزیدہ اش احمد
 iii پایہ ارتقا ش ثم دلی
 ذرہ اعتلاش ادا دلی

(۷)

- ۱ قرب معراج یوں تو سب کو ہوا ہر نہ وہ مرتبہ جو اس کو دیا
 ii پھر کے دھاں سے جو ہر نبی سے ملا دیکھتے ہی اُسے یہ سب نے کہا
 iii یا نبی اللہ السلام علیک
 الہا الفوز و الفلاح لدیک

(۸)

- i جن و انسان کیا ملائک و حور کوہ و اشجار کیا وحش و طيور
 ii اُس کی مداحی سب کو ہے منظور پر نہ اس میں کسو کا ہے مقدور
 iii وصف خلق کے کر قرآن است
 خلق رانعت اذچہ امکان است

(۹)

- i مدح استاد شاعران جہاں سب ہوئے اس میں عاجز و حیراں
 ii مجھ سے کیا ہووے وصف اُس کا بیاں ہو جو ممدوح حضرت سبحاں
 iii لا جرم معترف مستحق عجز و قصور
 می کریم مستحق از دور

(۱۰)

- i مورد دہی و مصدر اعجاز طائر قدس لامکاں پرواز
 ii کہہ 'مدعاے اہل نیاز میں گدا وہ شہ فریب نواز
 iii است احدی سوی الصلوٰۃ الیہ
 یا منیف الوجود صل علیہ

(۱۱)

- i حسن یوسف تو واقعی تھا خوب کہ ہوا نور دیدہ یعقوب
 ii تو ہے پر ساری خلق کا مطلوب اور حق نے کیا تجھے محبوب
 iii اے دل و دیدہ خاکِ تعلین است
 رہنے جاں شراکِ تعلین است

(۱۲)

- ا خلق کے واسطے ہے حیرت ذات کعبہ امن و قبلہ حاجات
 ii حشر کے روز تاکہ پاؤں نجات متوجع ہوں اے کریم صفات
 iii لب پہ ہنساں پہنے شفاعت من مگر درگاہ و طاعت من

(۱۳)

- ا نفسِ شیطان نے دی مجھے پالا گل و لالی گناہ میں ڈالا
 ii کون میرا نکالے والا تجھ سوا کہاں سے اے ہر والا
 iii دم کن برمن و فقیری من دست وہ بھر دست گیری من

(۱۴)

- ا ہے یہ دنیا تمام آفت گاہ نظر آتی نہیں ہے جاے پناہ
 ii جز ترے در کے یا رسول اللہ سخت خطر ہوں حجابِ اللہ
 iii سویم انگن زمرمت نظرے باز کن برد غم ز لطف درے

(۱۵)

- ا مرتضیٰ شیر پوئے قدرت رافع دین و قانع بدعت
 ii قاطع زہد مجلہ عزت گنہ ذریعہ صحت و صفت
 iii آں مشرف بہ لہک لہکی این معزز بہ بضعہ منی

(۱۶)

- آل و اولاد و سید اہلین راحت قلب و فرح العین ا
 سردہ برگزیدگان حسین ہر دو محبوب خالق داریں ا
 کپ ایشان دلیل صدق و قان
 بغض ایشان نشان کفر و غلاق

(۱۷)

- زین عباد باقر و جعفر عالمان علوم تنفیر ا
 خردان ولایت حید و ارکان شہادت اکبر ا
 قرب شاں پایہ علو و جلال
 بعد شاں مایہ غنود و خلل

(۱۸)

- موسی کاظم و امام رضا مہر د ماہ چہر مہر و علا ا
 شہ دنیا و دین نقی کہ ہوا مستفیض اُس سے نام جود و وفا ا
 برگو سیر تاں و بدکاراں
 دست از لہر موہبت پاراں

(۱۹)

- ذات پاک نقی ہے فخر دین شہد عسکری بہ خلق حسن ا
 سایہ لطف ایزد ذوالن مہدی دیں محمد ابن حسن ا
 بہت ازان معبر پلہ آئین
 کہ گزشتہ ز ادج علیہن

(۲۰)

- نامب دین احمد عمار ہیں یہ جملہ اہل اہل
 ii کچھ کے کوئی اس میں ہوں ناچار اعتقاد اپنا ہے یہ ہی پیدار
 iii دوست دار رسول و آل و ہم
 دشمن خصم ہر کمال و ہم

(۲۱)

- i اہل تحقیق جاتی مقبول کہہ گیا ہے یہ کلمہ مقبول
 ii مگر ہو رخصت جب آل رسول باتولا ہے خاندان ہوں
 iii کیش من رخصت و دین من رخصت است
 رخصت من رخصت و باقی رخصت است

مخمسات

مخمس (اڈل)

برغزل حافظ

(۱)

شہ مجھ سے کچھ اے دل اتو ماجراے فراق کہ ہے نہ اسی مرض درد بے دواے فراق
خدا نہ خواستہ ہو کوئی آشناے فراق کسے مباد پڑا من خستہ جلاے فراق
کہ عمر من ہمہ پہ گزشتہ در بلاے فراق

(۲)

ہمارے نام کو کیا بچھے ہو اے یاراں! خراب حال و پریشان و بے کس و حیراں
اسیر و خستہ و دیوانہ بندہ جانناں غریب و عاشق و بے دل و تعمیر سرگرداں
کشید و بھجوا دیاں داغ ہاے فراق

(۳)

نہ جانتا تھا تجھے دل انیس اس قدر نامرد کہ اُس کے جگر میں ٹھنپے گا ایسی آہیں سرد
ہوا ہے تجھ کو نہ تھا نصیب ہجر کا درد کدراں سینہ کہ دردے فراق رختہ نہ کرد
کدراں دل کہ شدائیں زداں ہاے فراق

(۳)

تمام پیش کا آسباب ہو گیا برہم کہاں ہے یار جو اس کو سنوں اپنا غم
 نہیں ہے غم کے سوا کوئی مؤنس و ہدم گجا روم چہ کشم حالی دل کرا گویم
 کہ داد من بستا عدد ہر سزاے فراق

(۵)

ترے فراق کے اے شوق بے وفا ہر دم نہیں، لا طامی سے سہتا ہوں اتنے ہو رہم
 جو دست رس ہو مجھے ترے خاک پیا کی قسم فراق را بہ فراق تو جلا سازم
 چناں کہ خون بچکانم زدید ہاے فراق

(۶)

مرے ستانے سے اے عشق! آتو ہاتھ اٹھا وصال اگر نہیں ممکن تو ہجر بھی نہ دکھا
 بھلا تو آپ ہی انصاف کر براے خدا من از کجا و فراق از کجا دغم ز کجا
 مگر بزا در لہذا دراز ہاے فراق

(۷)

گیا ہے جب سے تو اے رفقہؔ تو بہار ام! چمن میں دل کے ہے تاراجی خزاں الم
 ترے فراق سے کھینچے ہیں بس کہ ہو رہم اگر بہ دست من افتد فراق را بہ کشم
 بہ آب دید و دہم باز خوں بہاے فراق

(۸)

نہیں ہی ہجر میں رہتا ہوں دلستاں! شب و روز رہے ہے دید و دیدار خوں نغساں شب و روز
 جس کی طرح جو کرتا ہے دل نغساں شب و روز ازیں سبب من و حافظ چوبے دلاں شب و روز
 چو بلبل غریبی زخم نواے فراق

مخمس (دوئم)

برغزل سودا

(۱)

جو باتیں اور سے وہ ہم سے گفتگو معلوم! جو عزت اس کی ہے سو ہم کو آبرؤ معلوم!
کہاں وہ دن کہ وہ اغلاص پھر کے ہو معلوم! اب اس طرف تری دل گری شعلہ خو معلوم!
تپاک غیر سے جو ہوں گے ہم سے ذو معلوم!

(۲)

کہاں ہے تجھ کو سر دوستی رکھے ہے نہ دگر نہ کا ہے کو کرتا رقیب ساتھ تو میر
ہزار گر تو قسم کھائے نہیں نہ مالوں بہ خیر بھری ہے دل میں ترے اس قدر عجیب غیر
کہ جانیں مرے کیے کو ہر تو معلوم!

(۳)

مرض شناسی کا دعویٰ نہ کر تو، پچکارہ نہیں ہے سننے کی طاقت بس اب زیادہ نہ کہہ
تری دوا سے نہ جاوے گا دردِ عشق ہے یہہ طیب اللہ مرے ہالیں سے دے اجل کو جگہ
دوامی وہ لبِ شریقی ہے سو معلوم!

(۴)

گدا سے شاہِ تلک ہیں مطیع اور محتاد قبول کرتے ہیں سو جی سے سب ترا ارشاد
جو کچھ کیے ہیں ستم تو نے اے جنا ایباد! سنے ہے کون، کون کس کے آگے جا فریاد
جو رڈ تجھے ہے جہاں میں سو مجھ کو رڈ معلوم!

(۵)

خیر جو کھولے تو شانے سے طے خبر بار جدھر کو گزرے شیم اس کی لے نسیم بہار
اُدھر ہو مریم راحت برائے ہر انگار غلط ہے زلف کو تیری کہوں جو مہکِ تار
سیاہ نام تو وہ ہے پراسی و معلوم!

(۶)

غبار ہو کے صبا ساتھ نہیں پھرا ہر سڑ ہزار باغ میں گزرا کہ پاؤں تیری ڈ
 فرض کہ تجھ تیں پہنچا نہ میں تو آہ! کھو مٹ ہے مہر کی نت اٹھ تلاش ذرے کو
 ہے وصل دُور ترا میری جستجو معلوم!

(۷)

اگر چہ ہے وہ جفا پیش و ستم ایجاد ہزار بخور کیے اُس نے میں نہ کی فریاد
 پاس کے اتنے غلغلہ و کرم سے ہوں نہیں شاد گلے میں غیر کے میری وفا کرے ہے یاد
 سو قاتلانہ کہوں، اُس کے دُور معلوم!

(۸)

نہیں ہے دُور محسوس کا یا نہیں کہتے اگر کہیں بھی تو بیدار سا نہیں کہتے
 قصیدہ و غزل و قلعہ کیا نہیں کہتے سخن تو یار بھی سودا برا نہیں کہتے
 دے جو چاہیں یہ انداز گفتگو معلوم!

خمیس (سوئم)

برغزل درد

(۱)

خدا جانے کدھر تو آئے ماہِ رُخا ہے ترے دیکھنے کی مجھے آرزو ہے
نہ کچھ یہ تلاش آج ہی کڑا ہے مرا جی ہے جب لگ تری جستجو ہے
زباں جب تلک ہے بکلی گفتگو ہے

(۲)

نہ دنیا کا طالب نہ عشاقِ حُما دل اپنے کونئیں سب طرف سے اٹھایا
نہیں اس سوا اور مقصود اپنا تمنا ہے تیری اگر ہے تمنا
تری آرزو ہے اگر آرزو ہے

(۳)

یہ وہ بزم ہے جس میں درویش و سلطان ہوئے ہیں ہزاروں ہی باخاک یکساں
پس آئے یارا رہ کوئی دم اور بھی بھلاں غنیمت ہے یہ دیدِ دادیو یاروں
جہاں آنکھ بند گئی نہ نہیں ہوں نہ تو ہے

(۴)

جو یک دم نہیں وہ مرے پاس آتا قیامت مرے جی پہ ہوتی ہے بڑا
اگر عشق ایسا ہی اس سے رہے گا خدا جانے کیا ہوگا انجام اس کا
نہیں بے مہر اتنا ہوں وہ مہرِ نوا ہے

(۵)

کوئی دلی ملک و دولت ہے جگ میں کوئی صاحبِ دین و ملت ہے جگ میں
کوئی اہلِ علم و فضیلت ہے جگ میں کوئی کو کسی طرح عزت ہے جگ میں
مجھے اپنے زونے ہی سے آمرا ہے

(۶)

نہ ہو تو آئے دل! خریدار دنیا کہ ناکام ہی ہے طلب گار دنیا
 غرض لالہ و نگل سے تاخار دنیا کیا سیر سب ہم نے نگزار دنیا
 گل دوستی میں جب رنگ دیو ہے

(۷)

کیا سیر عالم کا میں نے سرا سر رخ روشن اس کے سے دیکھا منور
 ہوا مثل بیدار نہیں عجب دلیر نظر میرے دل کی پڑی درد کس پر
 جدم دیکھتا ہوں وہی رڈ پڑا ہے

محس (چہارم)

برغزل قائم

(۱)

نئے خانہ عشق میں گزر کر پی بادۂ شوق جام بھر کر
کہتا نہ یہی ہوں چشم تر کر بے فعل نہ دنگی بر کر
گرا شک نہیں تو آہن کر

(۲)

بھاں چھوڑ کے شاہی و دزیری کرتے ہیں جو مرد ہیں، فقیری
رکتا ہے تو خواہش امیری دسے طول ال نہ وقت بیری
شب تھوڑی ہے قہہ مختصر کر

(۳)

آئے تھے سمجھ کے باغ، اس جا آتش کدہ تھا پہ یہ نہ جانا
چشم عبرت سے اب جو دیکھا یہ دہر ہے کار گاؤ جانا
جو پاؤں رکھے تو بھاں سوڈر کر

(۴)

کہتے ہیں یہ مضارعانِ کمال دنیا ہے کشت گاہ اے دل!
کرنا ہے جو کچھ سو کر لے حاصل فرصت ہے غیبت آج غافل!
جو ہو سکے نفع یا ضرر کر

(۵)

ناکام گئے ہزاروں عابد ہر چند کہ تھے حرم میں ساجد
اس رو میں اگر ہے تو مجاہد کعبے کا سفر تو ہے پہ زاد
نہن جائے تو آپ سے سز کر

(۶)

سہیلے تہ جنوں نے پی تھی تحقیق یہ بات اُن سے کی تھی
 آخر دیکھی جو کچھ سُنی تھی کچھ لفظ مرض ہی زندگی تھی
 اس سے جو کوئی جیسا سر کر

(۷)

پینے سے نکل کے ہر خر گاہ بچی مای سے تا سر ماہ
 حالت سے مری نہیں تو آگاہ توڑا تو مرا جگر پر اے آہ
 کچھ اُس کے بھی دل میں اب اثر کر

(۸)

غافل ہے تو حال سے ہمارے لوگ آئے ہیں دیکھنے کو سارے
 آرائیں حُسن رکھ کنارے کیا دیکھے ہے آئینہ کو پیارے
 ایدھر بھی تو ایک دم نظر کر

(۹)

اگلے گئے چھوڑ کر نہ اے دل! کام آئے یہ ہام و در نہ اے دل!
 بیدار کی رہیں کر نہ اے دل! تعمیر پہ گھر کی مر نہ اے دل!
 قاتم کی طرح دلوں میں گھر کر

مخمس (پنجم)

بر غزل سودا

(۱)

فجالت اُس کو عزیز داندو ہوا سو ہوا وہ سرگزشت جیاں مت کردو ہوا سو ہوا
خدا کے واسطے اب چپ رہو ہوا سو ہوا جو گزری مجھ پہ مت اُس سے کہو ہوا سو ہوا
بلا کشتان محبت پہ جو ہوا سو ہوا

(۲)

کیا ہے میرے تئیں قل تو نے بے تعمیر کرب میان میں جلدی سے غول چکاں شمشیر
نہیں ہے خوب جو اس طرح تو کھڑا ہے دلیر مہادا ہو کوئی ظالم ترا گریباں کیر
مرے لہو کو تو داسن سے دھو ہوا سو ہوا

(۳)

رہوگی اشک لٹھاں میں ہی تم گر اے آنکھو! ڈباؤ گا مہری بیٹائی نیکر اے آنکھو!
نگاہِ رحم سے دیکھو تو جبک کر اے آنکھو! یہ کون سا ہے احوال دل پر اے آنکھو!
نہ بھڑٹ بھڑٹ کسا تا پہو ہوا سو ہوا

(۴)

بھپانہ مند کو تو اے مہا شب یہ سے مری قسم ہے مہر کی تجھ کو نہ جا جگہ سے مری
ہوا جو اس قدر آژردہ یک نگہ سے مری خدا کے واسطے آدرگور گنہ سے مری
نہ ہوگا پھر کبھو اے تند خو! ہوا سو ہوا

(۵)

نہ پا چھ عشق میں بیدار پر جو کچھ گزرا ہر ایک کوچہ و بازار میں ہوا زسوا
نہ صبر و تاب نہ طاقت نہ عقل و ہوش رہا دیا اُسے دل و دہن اب یہ جان ہے سودا
پھر آگے دیکھیے جو ہو سو ہو ہوا سو ہوا

محسن (ششم)

بر غزل خود

(۱)

اے مرے دل کے خریدار خدا کو سوچا لشکرِ حسن کے مردار خدا کو سوچا
دلیر شوق و ستم گار خدا کو سوچا پھر شبابِ آئینہ دل دارا خدا کو سوچا
اب تو جانتا ہے تو اے یارِ خدا کو سوچا

(۲)

آئی پردازِ گناہ گھل کی ہوس میں بھیل دیکھنے پائی نہ پر اب کی برس میں بھیل
آہ جب آگئی میاد کے بس میں بھیل کہتی گلشن سے گئی روتی محسن میں بھیل
اے بہارِ گل و گزارِ خدا کو سوچا

(۳)

جب ہوئی گوشِ زوِ خلق حکایت میری چشمِ بڑ آب ہوئی سن کے حقیقت میری
ایک دن اُس نے ہی کی آکے میادت میری وقتِ رخصت کے کہا دیکھ کے حالت میری
اے مری چشم کے پیارِ خدا کو سوچا

(۴)

ہر طرف کھینچ کے شمشیر تو چکاتا ہے باغین کوچہ و بازار میں دکھاتا ہے
پاس میرے جو جاتا ہوں نہیں آتا ہے نذرِ حسن میں مرشار چلا جاتا ہے
تھک کو اے دلیرِ خونخوارِ خدا کو سوچا

(۵)

مہتاباں نے مرے خواب سے اٹھ وقتِ بحر کر کے تریبونِ جمال، آئینہ رکھ پیشِ نظر
عزم جانے کا کیا گھر سے مرے اپنے گھر بھر کے جاتے ہوئے میری ہی زبانی سن کر
کہہ گیا، ”ہم نے بھی بیدارِ خدا کو سوچا“

مخمس (ہفتم)

برغزل امیر خسرو دہلوی

(۱)

دل دادہ جاں بافہ عشاق و شیدا یک طرف آشفہ و حیرت زدہ ہر گمرو ترسا یک طرف
خلیجی پری رخسار گاں جو تماشا یک طرف دی مستی رقی میں روکنہ لڑا یک طرف
انگندہ کاکل یک طرف زلف چلیپا یک طرف

(۲)

تیری سواری کی خبر سننے ہی آئے آرام جاں! ہڑے ہیں پائے شق سے گھرے گل مل جاں
کیا طفل کیا بچہ وہاں کہتے ہیں وہ دیکھو میاں! سلطانِ خواہی رود ہر طہجوم عاشقاں
چاک سواریاں یک طرف، مسکین گداہا یک طرف

(۳)

کر چاک دست عشق سے اپنا گریباں سر بہ سر تشہ کٹیدہ بر جبین ڈکار انگندہ بہ نہ
بیٹھا ہے تیری راہ میں دنیا و دیں سے بے خبر تا بر ریخ زبائے تو افتادہ زاہد را نظر
سیرج زہدش یک طرف ماکدہ مصلّا یک طرف

(۴)

تو کل کر کلنے مرے چاہے کہ چھینکے جا بہ جا مانی ہوں تمہاں کی مل طلب گراں ملک ہے تیری رضا
لیکن ترے کڑے سے تو بھی نہیں ہوں گا جدا در چار حد کوائے خود افتادہ بینی بندہ را
تن یک طرف جاں یک طرف، سر یک طرف پا یک طرف

(۵)

ہے آج تو دربار میں کچھ اور اس کے، بند و بست نکلا ہے تھک باز پر لے شیشہ و ماغر بہ دست
بیدار تو نے بھی سنا کہتے ہیں وہ سلطان مست بے چارہ خسرو خستہ راخوں رختن فرمود است
خلفہ بہ منت یک طرف آں شرع تھا یک طرف

غزل (ہشتم)

برغزل حافظ

(۱)

پڑھے ہے تو کیا مجھ سے حال دل شیدائی تجھ کیسے شکیں کا عت سے ہے سودائی
نے طاقب دذری ہے نے صبر و کلیبائی اے بادشہ خزاں! داد از غم تہائی
دل بے توبہ جان آمد وقت است کہ باز آئی

(۲)

ہوں تیرے غلاموں میں جانے ہے مجھے عالم چراغ مرے لب سے نکلے نہیں حرفِ ذم
خدمت میں تری حاضر رہتا ہوں جو نہیں ہر دم در دائرہ فرماں با طاعت تسلیم
لفظ انچہ تو اندیشے حکم انچہ تو فرمائی

(۳)

اے ختم ترے لڑپرکشن میں گل اندامی جن روزوں کہ تو یہاں تھا، تھی روز خوش لای
تجھ عشق میں ہے مجھ کو ہر طرح دل آرای اے درد توام درماں بر بستر ناکامی
دے یاد توام مونس در گوشہ تنہائی

(۴)

اے مایہ صداحت! تجھ دن ہے نہایت حد ہر دم چہ روی سے کھینچوں ہوں نہیں آو سرد
اتھا ہوں تو گرنا ہوں اب ضعف سے مل کر مشتاقی و مجبوری دور از تو جنابم کرد
گردست نہ خواہد شد دامن کلیبائی

(۵)

بیدار نہم دائم کھینچے تھا الم بے حد مدت میں یہ روز وصل آیا ہے بہ جہد و کد
وہ دیکھ کہ آتا ہے گل راے صنوبر قد حافظ شب جہراں شد بے خوش یار آمد
شادیت مبارک باد اے عاشق شیدائی!

عُکس (نہم)

بروزِ خسرو

(۱)

زپائی تا بہ تر آے مد! تو مایہ نوری رسد چگونہ بہ ساق تو شیخ کا نوری
تو ہم چو عکس پہ عکس و جمال مشہوری یہ دیں صفت کہ توئی در زمانہ معذوری
اگر بہ صورت زیبائی خویش مفردی

(۲)

چہ خانقاہ و چہ مسجد، چہ بت کدہ، چہ حرم وہ کون جا ہے کہ جس میں رکمانہ نہیں نے قدم
بھرا چہار طرف تیری جستجو میں صنم! دلم چو آئینہ صورت پرست شد چہ کرم
بہر طرف کہ نظری غم تو منکوری

(۳)

زبان صدق سے کھاتا ہوں! تیری قسم ترے خیال سے قلعہ نہیں ہواں نہیں یک دم
نہیں کی ہے شکل تری، اپنے کو ہر دل پہ رقم من ارچہ دو دم، بیستہ در حضور تو ام
تو در حضورِ فرسنگ ہا ز من و دوری

(۴)

ترے جو عشق میں بیدار کا نہ تھا ثانی جب اس کے مرنے سے آگ نہ چلے بہ پیشانی
بھرا پتا سوز کھوں کیا نہیں تجھ سے آئے جانی! ترا کہ شوق عزیزاں نہ سوخت چوں دلی
کہ چست بردل خسرو ز داغ بھوری

مخمس (دہم)

برغزل حافظ

(۱)

نقطہ ہی جا کے نہ سہرا رات کوہ سے مارا کہ بھرتے دشت میں گزرا ہے روز بھی سارا
اگر تجھے ہے کچھ اُس تک رسائی دیا را صبا یہ لطف بگو آن غزال رحمتا را
کہ شربہ کوہ دیباہاں تو داد مارا

(۲)

کرم سے سرو نے ٹہری ہی کو نہ نہ میں لیا جن میں گل نے بھی بلبل کو بل کے شاد کیا
بہی ہے مجھ کو تھک کوئی تو پڑ چھو جا شکر فروش کہ عرش دراز باد چرا
تھکے سے نکلے طوطی شکر خارا

(۳)

کیا ہے جن نے تجھے اہل جاہ و صاحب تخت نہ چاہے تجھے طبع دُرشت و دفع کرخت
شوق و لطف نما ہو، نہ کر تو دل کو سخت یہ شکر صحبت احباب و آشنائی بخت
یہ یاد آذر بیان دشت پیارا

(۴)

قص میں غم کے ہے بلبل کو تیری یاد آئے گل! خزان بھر تو حد سے ہوئی زیاد آئے گل!
بہار وصل سے اب تک کیا نہ شاد آئے گل! فردر حسن اجازت مگر نہ داد آئے گل!
کہ بے بسے بکنی عند لب شیدا را

(۵)

دکھائے لاکھ بنا کے تو زلف و خال اگر فکار وہ تو نہ ہو مٹی اہلیاں آکر
نہیں ہے اس کے سوا اور کوئی طرح مگر بہ خُصن خلق تو اس کرد صید اہل نظر
یہ دامن نہ بگیر نہ مرغِ داتا را

(۶)

اگر زمانے کو تجھ سے موافقت آئی تری نراو پہ گرداں ہے چرخ بینائی
 کہہ نشاط و شب عیش و مجلس آرائی چو با حبیب نشینی و بادہ پیائی
 بہ یاد آثر یغان بادہ پیارا

(۷)

تو وہ ہے تازہ گلِ روضۂ شہادتِ غیب کہ جس کو دیکھ جن میں لکوں نے پھاڑے غیب
 نہیں ہے واقعی کچھ اس میں عارضہ و زیب بڑا ایں قدر نہ تو اس گفت در جمال تو عیب
 کہ خال مہر و وفا نیست روئے زیارا

(۸)

صولِ عشق بتاں بڑ غم جدائی نیست امید مہر و وفا غیر ہے وفائی نیست
 چرا ز اہل محبت سرِ صفائی نیست نہ دائم الا چہ سبب رنگِ آشنائی نیست
 سہی قدان وسیہ چشمِ دامہ سیمارا

(۹)

زمینِ فکر ہے بیدارِ رُفۂ حافظ گراں بہا ہے دُرِ شعرِ سُنۂ حافظ
 غزلِ سرا ہو چو طبعِ حلقۂ حافظ بر آسماں چہ عجب گرزِ کفۂ حافظ
 سارِ زہرہ بد قصِ آورد سیمارا

رباعیات

(۱)

خورشید سہم دیں رسولِ اقلین ہیں اُن کے علی و فاطمہ نورِ دو عین
قانونِ نبوت و ولایت کے سچ مانندِ دو شمع جلوہ گر ہیں حسین

(۲)

کیا شرح کروں نہیں اُن کا وصفِ بے حد مداحِ جنسوں کا ہو خدا و احمد
ہے کس کی زبانِ ناطق ایسی جو کہے تعریفِ دو اوردہ امام احمد

(۳)

بیدار نہیں ہر چند کہ رکھتا ہوں گناہ لیکن ہے اُمید کرمِ حضرت شاہ
روزِ محشر کو مجھ سے عاصی لاکھوں کہنے سے انھوں کے بخش دے گا اللہ

(۴)

سلطانِ کریمیاں ہے علی اکرم سائل کو نماز سچ بخشی خاتم
مولائے کریم جس کا ہووے ایسا کب اُس کو ہو احتیاجِ دینار و درم

(۵)

بیدار جہاں میں ہے جو سروِ دنیا کھینچے ہے ہمیشہ رخ و دردِ دنیا
چاہے کہ قدم رکھے تو راہِ حق میں دامن کو نہ گلے دیجو گردِ دنیا

(۶)

نہ خوب نہ زشت کا پر لکھا کیجئے اپنے ہی شب و روز کا لکھا کیجئے
ملی آئینہ چشم وحدت سے میاں! جو سامنے آدے اُس کو دیکھا کیجئے

(۷)

ہے دم کہ خوش چہوں میں جس کے چہ کی دیکھ آتش عشق اُس کو دل میں بھی
بیدار اُس دن سے چشم تصویرِ صفت سوتا تو کیسا، نہیں پلک بھی مچکی

(۸)

رہتا ہوں یہ رنگِ ابر اکثر روتا اور عمر کو اپنی درد و غم میں کھوتا
ہے تلخ نہٹ ہی زندگانی تھ دن اُسے کاش کہ تھ کو نہیں نہ دیکھا ہوتا

(۹)

گزری یک عمر مجھ کو روتے روتے اور اشک سے داغِ غم کو دھوتے دھوتے
بیدار شبِ فراق ہے بس کہ دراز مدت ہوئی ہے سحر کو ہوتے ہوتے

(۱۰)

دیکھی ہیں تری جھانکیں بھانک اے یارا یک فتنہ کروں اگر نہیں اُس کا اظہار
اغلب ہے کہ سنتے ہی زباں سے میری ہودے گا تو اپنی خط سے آہمی بیزار

(۱۱)

شب سے تا روز بے قراری گزری اور روز سے تا شب آہ و زاری گزری
اس لیل و فراقِ الجھ میں تھ دن، یارا مت ہلچھ جو کہہ کہ مجھ پہ خواری گزری

(۱۲)

نے درد کی میرے کچھ خبر ہے تھ کو نے آہ سے میری کچھ حذر ہے تھ کو
ہے محو تو اے آئینہ روا! اپنا ہی بے خود شدگاں پہ کب نظر ہے تھ کو

(۱۳)

دیکھا ہے میں جب سے رڈے تاہاں تیرا آئینہ منط ہوا ہوں حیراں تیرا
جاتی ہی نہیں شکل مری پہچانی کھینچا ہے زبں کہ درو ہیراں تیرا

(۱۴)

بیدار مقیم کلاے جاناں ہوں میں دیوانہ گفتگوے جاناں ہوں میں
ہوں چشم، مثال آئینہ سر تا پا حیران زربخ گوے جاناں ہوں میں

(۱۵)

بیدار رواں ہے اشک دریا دریا بتا تو کہ ہے یہ چشم تر یا دریا
زولے سے ترے تمام خانہ ہے پُر آب حیراں ہوں میں اس میں ہے یہ گمراہ دریا

حصہ دوم

(۱)

کہاں ہم رہے پھر کہاں دل رہے گا اسی طرح گرتو، مقابل رہے گا
کلی جب گرہ بند ہستی کی تجھ سے تو عقدہ کوئی پھر نہ مشکل رہے گا
دل خلق میں خم احساں کے بولے یہی رکشت دنیا کا حاصل رہے گا
عجاب خودی اٹھ گیا جب کہ دل سے تو پردہ کوئی پھر نہ حائل رہے گا
نہ پہنچے گا مقصد کو کم بہتی سے جو سالک طلب گار منزل رہے گا
نہ ہو گا تو آگاہ عرفا حق سے گراپنی حقیقت سے غافل رہے گا

vii خفا مت ہو بیدار اندیشہ کیا ہے
ملا مگر نہ وہ آج، کل مل رہے گا

(۲)

- i گنجین سائنس ہوں مہین ساز جہاں کا
دریا ہے گہر جوش مری طبع رواں کا
- ii کیا ہللی فکر اس میں گل آفتابِ سخن ہو
ہے لال جہاں تھوڑی طوٹی بیاں کا
- iii شکر ایک بھی احساں کا ادا ہوئے نہ مجھ سے
لاں ہر سر مؤ سے نہیں اگر کام زباں کا
- iv نہیں خاک نشیں سر پہ سر آلودہ عصیاں
کس منہ سے کروں وصف اب اس عرشِ مکاں کا
- v یک جلوہ دیدار اگر پاؤں نہیں حیرا
کافر ہوں جو پھر لوں میں کبھی نام بتاں کا
- vi چاہے ہو کہ تھوڑی دل شکنی کی ما نند
کر میر فطرت کے تین قفل دہاں کا
- vii جاتا ہے چلا کائناتِ اشک شب و روز
معلوم نہیں اس کا ارادہ ہے کہاں کا
- viii کیا پوچھتے ہو تابہ عدم سیر کر آئے
پالا نہ سراغِ دہن اس مؤئے میاں کا
- ix ہر ذرہ میں وہ مہرِ دل آفریز ہے رخشاں
جگہ کہتے ہیں بیدار بیاں کیا ہے میاں کا

(۳)

- | | | |
|-----|-------------------------------------|--------------------------------------|
| i | تا ایک ہاتھ کو دکھایا نہ جائے گا | دامن کو ناموں سے چھوڑا یا نہ جائے گا |
| ii | نوتا تو پھر کسی سے بنایا نہ جائے گا | دل خانہ خدا ہے نہ توڑ اس کو اے صنم! |
| iii | ہاں چاکِ نجیب صبح بھلایا نہ جائے گا | ہے وہ جنوںِ دریدہ گریباں مرا، جسے |

- ناز و ادا و غمزہ و عشوہ ہیں مفت بر
جز بڑے یار، دل کو نہ ہوگی شکستگی
بلبل ہزار رنگ سے گوہے خن سرا
ہوگی نہ بزم عشق میں روشن دلی حصول
کھینچے ہے مجھ کو دیکھ بٹ منہ پر تو خطاب
وابستہ زندگی ہے مری، حیرتی یاد سے
ہوں شمع داغ عشق ترا جی کے ساتھ
بیدار یاد حق میں تو رہ بھاس کہ ہجر مرگ
سودے گا اس طرح کہ چکا یا نہ جائے گا

(۴)

- i شعلہ اس آگ کا پانی سے بٹھایا نہ گیا
آہ کیا جانے ہوئی مجھ سے وہ کیلبات کرات
ii ایسا روٹھا کہ کسی طرح مٹایا نہ گیا
یک قلم خامہ چلا آگ گلی کا نقد کو
iii حال سوز دل بے تاب کھلایا نہ گیا
شعلہ افروز ہوا داغ جگر سید سے
iv حیف! یہ راز محبت کا بٹھایا نہ گیا
تھا جو کچھ علم و ہنر عشق میں سب بھول گیا
v اک خیل اس کھڑے جی سے بٹھایا نہ گیا
جز و تعویذ و فسوس لکھ کے تھکے سب لیکن
vi اس بڑی شکل کا سر سے مرے سلایا نہ گیا
جو گرا آکے ترے کوچہ میں حیرت زدہ ہو
vii نقش پا کی طرح پھر اس کو اٹھایا نہ گیا
زلف سے چشم و زرخداں تیں سب دیکھ آئے
viii دل گم گشتہ ہمارا کہیں پایا نہ گیا
صرف نامح نے کیا آپ نصیحت ہر چند
ix نقش اس نڈکا مرے دل سے مٹایا نہ گیا
کیا ہی وہ روئے درخشندہ ہے سجان اللہ!
x شمع کی طرح کہ برقع میں چھپایا نہ گیا
ختم صنعت مگر صانع قدرت ہوئی بھاس
xi کہ کوئی اور پھر ایسا تو بنایا نہ گیا
مر غفلت ہی میں بیدار کئی بھاس
xii دل کو اس خواب سے یک دم بھی جگا یا نہ گیا

(۵)

- اس گل کا جن میں گل مذکور وہن آیا شے کا ہوا دل خوں پست پہ سخن آیا i
 ہسر نہ ہوا کوئی اس قلعہ موزوں سے ہر سر و گستاں میں سو طرح سے بن آیا ii
 ہوں چشم کو دیکھ اس کے آپ آگے دکھار آہو جس وقت کہ صبرا میں وہ صید گلن آیا iii
 رنگ اڑ گیا منہ پر سے ہر گل کا ہوائی ہو جب ہر کو گلشن میں دور ملک جن آیا iv
 اپنا تو ہوا حیرے وعدوں ہی میں کام آخر کیا فائدہ جو تو لب اے وعدہ شکن آیا v
 مہتاب مباحثہ دیکھاں منے مدحش کی ہوش کساں گھڑے نرسین دمن آیا vi
 بیدار نہیں کہتا تھا اس گل سے نہ مل آخر vii
 کھا داغ کئی دل میں لالہ کے نمں آیا

(۶)

- اہل کمال سے جو ہوا کام، رہ گیا تا حشر یادگار جہاں نام رہ گیا i
 دل چھوڑ رخ کو زلف کا ہو رام رہ گیا جاوے رزم سے طرف شام رہ گیا ii
 دیکھ اس دہان و چشم کو سر پھوڑ رشک سے پست کہیں رہا کہیں باوام رہ گیا iii
 دل خوں بہ رنگ لالہ ہوا انتظار میں آتے ہی آتے ساتی گل نام رہ گیا iv
 کھلائے گل کا حال نظر کر فرود ہو جو پھول یاں سحر کو کھلا شام رہ گیا v
 جب سے کہ درویش ہوا دل میں آئمیں کیا جانے یاں سے جا کدھر آرام رہ گیا vi
 دیتے تھے آپ بھی مجھے قلیاں پر اب نہیں کیوں کس سبب یہ برسہ بہ پیغام رہ گیا vii
 محراب ابدی بت کافر ادا کو دیکھ کعبہ کا شیخ باندہ کے احرام رہ گیا viii
 صیاد مست ناز نے آکر خبر نہ لی آخر تڑپ تڑپ نہیں تہ دام رہ گیا ix
 آگاہ ہو، پہنچتی ہے صبح اجل قریب خورشید عمر آ تو سر ہام رہ گیا x
 بیدار ہے امید اقامت مہش کہ یاں نے خاص ہی رہا نہ کوئی عام رہ گیا xi

(۷)

- i بھرا ہے وہ مری چشم بُرے آب میں دریا
کہ ایک قطرہ ہے جس کا حساب میں دریا
- ii پڑا ہے اُس مہرِ خورشید تاب کا پَر تو
کہ مثلِ آئینہ ہے آب و تاب میں دریا
- iii نہ ہو اسیرِ کندِ فریبِ صورتِ شیخ
دکھائی دیوے ہے موجِ سراپ میں دریا
- iv رکھوں ہوں دیدۂ تر وہ کہ مثلِ کشتی کے
رہے جس کے ہمیشہ رکاب میں دریا
- v شہرِ اشک کی موجوں کا گرِ کردں تو پھر
بھی میں عشق کی ہے کس حساب میں دریا
- vi ہر ایک ذرے میں یوں جلوہ گر ہے وہ خورشید
کہ جس طرح سے ہے موج و حساب میں دریا
- vii تری ہے زلفِ دو ناگن کہ جس کے کس سے ہے
بہ رنگِ ماریہ بچ و تاب میں دریا
- viii مگر آتش کو اٹھاؤں تو دُہیں مثلِ حساب
بہا پھرے مری چشموں کے آب میں دریا
- ix نہا گیا مرقِ آلودہ کیا مگر وہ دل
کہ سر پہ سر ہے مہلِ گلاب میں دریا
- x شراب و ساقی نہ رہو جو ساتھ ہو بیدار
تو خوش نما ہے وہ ماہتاب میں دریا

(۸)

- i عاشق نہ اگر وفا کرے گا پھر اور کہو تو کیا کرے گا
 ii مت توڑیں دل صنم! کسی کا اللہ ترا بھلا کرے گا
 iii ہے عالم خواب حال دنیا دیکھے گا، جو چشم وا کرے گا
 iv جیتا نہ بچے گا کوئی عالم! ایسی ہی جو تو لو کرے گا
 v کل کے تو کئی پڑے ہیں زخمی کیا جائے آج کیا کرے گا
 vi آجائے گا سامنے تو جس کے دل کیا ہے کہ جی فدا کرے گا
 vii کیا جائے کیا کرے گا طوقاں اگر انکسوں ہی بہا کرے گا

ق

- viii بیدار یہ جیہ درد درد درد فرقت میں تری پڑھا کرے گا
 ix "اپنی آنکھوں اُسے میں دیکھوں ایسا بھی کہو خدا کرے گا"

(۹)

- i کیوں نہ بھلاں رنگ و عطا میں ہوں علم آتش و آب
 ہیں پرستش میں ترے زد کی صنم! آتش و آب
 ii چشمہ چشم میں یوں رکھتے ہیں ہم آتش و آب
 کان گوگرد میں ہے پیسے ہم آتش و آب
 iii لائے تاج نہ ہم اُس کے لب و دنداں کی
 کہتے ہیں کھاؤں و مرجاں کی قسم آتش و آب
 iv دیکھ تیرا زہر رنگین و قد خوش رفتار
 ہم گل و سرخ فحالت میں ہیں ہم آتش و آب
 v نہ تجھے دیکھے تو ہو سوز و گداز غم سے
 شمع کی طرح سے سرتابہ قدم آتش و آب

- vi ہو گیا عکس سے خواباں کے چہانوں لب ہر
جلوہ گر دیکھے ہیں اس لطف سے کم آتش و آب
vii دیکھ کر داغ دل و دیدہ تر کو میرے
اپنے مرکز کی طرف کر گئے رم آتش و آب

ق

- viii آہ اور اشک سے بیدار مقابل ہوں اگر
شعلہ و موج کی کر تپ و علم آتش و آب
ix جوں ہوا ٹھہریں نہ پھر معرکہ ہستی میں
ایک حملہ ہی میں لیں راہ عدم آتش و آب

(۱۰)

- i لب نے گوں پہ ترے دیکھ بزم آتش و آب
ایک جا لعل صفت رہ گئے بزم آتش و آب
ii ہے تو عکس جلا خواہ ڈبا عاشق کو
غضب و لطف ہے تیرا ہی صنم آتش و آب
iii ٹمر بگل و سقا دھاں ہے بہشت و دوزخ
حق میں زردار کے ہیں دام و درم آتش و آب
iv داغ جاں سوز بہ دل شعلہ بہ سر اشک بہ چشم
شمع پر کرتے ہیں کیا کیا یہ صنم آتش و آب
v ذر و یاقوت بنے قطرہ و افکار ہو کر
تیری سرن کے لیے مل کے بزم آتش و آب
vi اشک طوفان بلا برقی جہاں سوز ہے آہ!
جل بجھیں بھماں جو رکھیں آگے قدم آتش و آب
vii شمع ساں عشق میں بیدار اب اس مہ زد کے
ہے گداز جگر و سوزش غم آتش و آب

(۱۱)

- طوبی کی شاخ کا پے تو اے قلم تراش! تا لکھے دمب جھب جاناں قلم تراش i
 کرتے ہیں دُور سبزہ بیکانہ باغ سے لے گل تو اپنے چہرے سے خط یک قلم تراش ii
 ہر گل ہوا خراشِ دل اس میں بہ رنگِ خار کیا خوب سیر باغ ہوئی واہ! غم تراش iii
 گل سے مناسبت نہیں کچھ مورد و مار کو کھڑے سے زلف و خط کو تو اپنے بہم تراش iv
 مگر چشمِ حق شناس سے دیکھیں نگاہ کر آپھی صنم پرست ہیں آپھی صنم تراش v
 بے ڈول سا ہے اس قدِ موزوں کے رُو ہڈا اے باغباں! تو سرو کو سر تا قدم تراش vi
 تعریف اس کر کی ہے بیدار بس بحال شاخِ خیال سے گلی مضمون کو کم تراش vii

(۱۲)

- شبنم تو باغ میں ہے نہ یوں چشم تر کہ ہم i
 غنچہ بھی اس قدر ہے نہ خونیں جگر کہ ہم
 جوں آفتاب اُس مہِ بے مہر کے لیے ii
 ایسے پھرے، نہ کوئی پھرا در بہ در کہ ہم
 کہتا ہے نالہ آہ سے دیکھیں تو کون جلد iii
 اس شوبخِ سنگِ دل میں کرے تو ہے اثر کہ ہم
 ہے ہر دُرِ سخن پہ سزاوار گوشِ یار iv
 موٹی صدف رکھے ہے، پر ایسے گہر کہ ہم
 منہ پر سے شبِ فطاب اشیا یار نے کہا v
 روشنِ جمال دیکھ تو اب ہے قمر کہ ہم
 زر کیا ہے مال، تجھ پہ کریں نقدِ جاں نثار vi
 اتنا تو اور کون ہے اے سیمِ برا کہ ہم
 تازیست ہم بتوں کے رہے ساتھ مہلِ زلف vii
 یوں عمر کس نے کی ہے جہاں میں بسر کہ ہم

فصل ہو کس پہ آئے ہو جو تیری چڑھا ۷۱۱
لائی عتاب کے نہیں کوئی مگر کہ ہم
بیدار شرط ہے نہ پلک سے پلک لگے ۱۲
دیکھیں تو رات جاگے ہے تو تا نحر کہ ہم

(۱۳)

- | | | |
|-----|-------------------------------------|--|
| i | خاتم پیغمبری و ہم نبوت السلام | اے ظہور مہدۃ الہیہ و قدرت السلام |
| ii | ابن ممصطفیٰ شاہ ولایت السلام | مقدور روز و غاشیر خدا مشکل کشا |
| iii | صاحب مسند نعیمی عرش عزت السلام | حضرت خیر النساء عصمت و صفت مآب |
| iv | صایر بیداد ارباب شقاوت السلام | یا امام بختی مسوم اخضر پیر ہن |
| v | کر بلا قتل حسین اہل غربت السلام | زینت دوئی رسول و زیب آغوش بتول |
| vi | سانے ہوتے ترے کیا تلب و طاقت السلام | تھا رخسارے حق پر راضی تو و گر نہ یہ لعین |
| vii | کچھ روز مشر اس کی بھی شفاعت السلام | اے طلح عامیاں بیدار ہے تیرا قلام |

(۱۴)

- | | | |
|------|---|---|
| i | کہ پہلے جن پہ خدا نے کہا صلوة و سلام | انہوں پہ بھیجے صبح و مسا صلوة و سلام |
| ii | کہ جس کے واسطے نازل ہو ا صلوة و سلام | مہ سہم نبوت، محمد عربی |
| iii | نئی نے جن کو، ہے اُن پر بجا صلوة و سلام | کہا ہے "تحمک لکھی و بضعہ مٹی" |
| iv | تمام ساکن ارض و سما صلوة و سلام | حسن ہے سرور دیں وہ کہ جس پہ کہتے ہیں |
| v | نئی د آل نئی پر سدا صلوة و سلام | حضور قلب و خشوع و خضوع سے بھیجو |
| vi | کہیں ہیں حمد و ثناء سب صلوة و سلام | سر مزار حسین شہید پر ہر روز |
| vii | نہیں قبول وہ پیش خدا صلوة و سلام | نہ ہورے جس میں کہ نام اُس کے آل اطہر کا |
| viii | قبول بارگاہ کبریا صلوة و سلام | زبان چاک، صغائے دل ہے شرط کہ ہو |
| ix | کلام حق میں ہے دیکھا لکھا صلوة و سلام | نخن درست نہیں کہتا ہوں گر نہیں ہادر |
| x | کہا نئی پہ کرو دہما صلوة و سلام | ہوا ہے امر کہ اے مومنان پاک یقین |

مقیم روم ہو یا شام صدق سے بھیجو جہاں ہیں وہیں پہنچے جاسلوۃ سلام xi
گرہ مطالب کوئین کی کھلے بیدار پڑھے جہاں سے تو ہے جاسلوۃ سلام xii

(۱۵)

- i کس پری رو نے کیا میری، گزر، آنکھوں میں
کہ ٹھہرتا نہیں اب کوئی بشر آنکھوں میں
- ii کس کو قدرت کہ رہے آپ میں پھر اس کے حضور
بہر نظر دیکھے بلا آنکھیں اگر آنکھوں میں
- iii کھینچ لے دیکھتے ہی تار نگہ سے دل کو
اُس سرے شوخ کی، ایسا ہے ہنر، آنکھوں میں
- iv دن ہوا، دیکھیے کس طرح سے گزرے تا شام
رات تو کائی ہے نہیں تا بہ نحر آنکھوں میں
- v مڑ بہ مڑ ڈھونڈ پھرا، زلفوں میں پایا نہ سراغ
ہو نہ ہو دل تو مرا، تیری مگر آنکھوں میں
- vi گرچہ ظاہر میں ہے وہ دُور پر اس کی صورت
رات دن بھرتی ہے جوں نور نظر آنکھوں میں
- vii والہ و شیفہ ہوں اُس کے لب و دہاں کا
کب خوش آتے ہیں، مری، لعل دگر آنکھوں میں
- viii نہ رہی تیرے سوا غیر کو سماں مہجانش
جوں نگہ تو نے کیا جب سے کہ گھر آنکھوں میں
- ix وہ زولفی نہیں اب اشک کی اپنے بیدار
مگر اٹکا کوئی آ لخت جگر آنکھوں میں

- دیکھے جو نظر بھر وہ دل آرام کسی کو تازیت نہ ہو پھر کبھی آرام کسی کو i
 کیا تجھ سے امید اے مرے خود کام کسی کو دشنام مجھے، نامہ و پیغام کسی کو ii
 کیا حال کہوں تجھ سے نہیں اپنا کہ نہیں بار در پر ترے لے صبح سے تا شام کسی کو iii
 مرجائیں گے پست ہارغ میں چائری دہلیل جینے بھی دے اے سروگل اندام کسی کو iv
 ہر حلقہ میں، سو دام بلا رکھتی ہے، اپنے چھوڑے گی نہ یہ زلیخا سیدہ کام کسی کو v
 جوں نقش قدم در پر ترے خاک نشیں ہو آوے جو نظر تو پہ سر بام کسی کو vi
 کیا چشم پیام اس سے ملاقات کی بیدار جس نے نہ کیا خط کبھی ارقام کسی کو vii

- جو ہوئی سو ہوئی جانے دو لو بسم اللہ i
 جام نے ہاتھ سے لو میرے، بیج بسم اللہ
 منتظر آپ کے آنے کا کئی دن سے ہوں ii
 کیا ہے تاخیر، قدم رنجہ کرد بسم اللہ
 لے چلے دل تو پھر اب کیا ہے سب رنجش کا iii
 جی بھی حاضر ہے جو لیتے ہو تو لو بسم اللہ
 نہیں تو ہوں کھنڈۂ ابد سے بہت معصوم iv
 موقلم سے مرے ثروت پہ لکھو بسم اللہ
 ذبح کرنا ہی مجھے تم کو ہے منکوح اگر v
 نہیں بھی حاضر ہوں مری جان! اٹھو بسم اللہ
 ہوتے آؤ ردہ ہو آنے سے ہمارے جو تم vi
 خوش رہو مت ہو خفا ہم چلے لو بسم اللہ
 عین راحت ہے مجھے بندہ نوازا اس میں vii
 قدم آنکھوں میں مری آ کے رکھو بسم اللہ

- viii جن کی، رچے ہو شب و روز تم اب صحبت میں
جاؤ اے جان! الب ان کے ہی رہو بسم اللہ
ix مست نکلا ہے نئے حسن میں بیدار وہ شوخ
دیکھنا مگر نہ پڑے کہتے چلو بسم اللہ
(۱۸)

- i چمن لال یہ الفت تری دکھاتی ہے
سیکڑوں داغ ہیں اور ایک مری چھاتی ہے
ii گرچہ طوطی بھی ہے شیریں نغی میں ممتاز
پر تری بات کی لذت کو کہاں پاتی ہے
iii بدلی آجاتی ہے اس لطف سے خورشید پہ کم
زلف منہ پر ترے جس آن سے کھل جاتی ہے
iv گل ہی تنہا نہ بچل ہے رہنمائی سے ترے
زمرس آنکھوں کے تری سامنے شرماتی ہے
v تیس کہاں اور ترا وصل یہ ہے بس اے گل!
گاہ بے گاہ تری مٹا تو مہا لاتی ہے
vi رات تھوڑی سی ہے بس جانے دے مل نہیں کر بول
تا خوشی تابہ کہا صبح ہوئی جاتی ہے
vii روشنی خانہ عاشق کی ہے تمھ سے دور نہ
تو نہ ہو تو شب مہتاب کے بھاتی ہے؟
viii دن کیے صید نہ چھوڑے گا کسی کے دل کو
واقعی سچ ہے تو اے شوخ! بڑا گھاتی ہے

- ix سادگی دیکھو تو دل اس سے کمرے ہے یاری
 ناگنی دیکھ کے جس زلف کو بل کھاتی ہے
 x مہ زخاں کیا ہیں کہ ہوں آکے مقابل بیدار
 کانپتی سانے جس شوق کے برق آتی ہے

(۱۹)

- i کون بھاں بازار غولہ میں ترا ہم سنگ ہے
 حُسن کے میزان میں تیرے مہر و نہ پاسنگ ہے
 ii نہیں وہ ہوں دیوانہ سرخیل ارباب جنوں
 ہاتھ میں پتھر لیے ہر طفل میرے سنگ ہے
 iii جاے نکیہ عاشق بے خانناں کو وقتِ خواب
 زہرِ سر کوچے میں تیرے بخت ہے یا سنگ ہے
 iv اس جواہر پوش کے دیکھے ہیں وہ یا قوت لب
 جس کی رعینہ کے آگے لعل بھی اک سنگ ہے
 v سرخی آنکھوں کا تیرے جو کوئی پیار ہو
 ایک پہل اس کے تئیں رکنا قدم فرسنگ ہے
 vi جل گیا تھا نہ کوو طور ہی پروانہ دار
 آگ تیرے عشق کی شمع دل ہر سنگ ہے
 vii سخت جانی میری اور عالم تری سنگیں دلی
 آہا سب آسیا یہ سنگ لڑپ سنگ ہے
 viii باپ کا ہے نعر وہ پتا کہ رکھتا ہو کمال
 دیکھ آئینہ کو، فرزندِ رشیدا سنگ ہے
 ix سر مرا تیرے قدم کے ساتھ یوں ہے پیش رو
 ٹھوکروں میں جس طرح سے وہ گزر کا سنگ ہے

- x اعتقاد مومن و کافر ہے رہبرِ درندہ پھر
کچھ نہیں دیر و حرم میں خاک ہے یا سنگ ہے
xi یہ صدا، گھر گھر کرے ہے آیا پھر پھر مام
مُشیقِ گندم کے لیے چھاتی کے لاپر سنگ ہے
xii شیخ کی مسجد سے کیا ہے مجھ کو آئے بیدار کام
نجدہ گہہ اپنا صنم کے آستان کا سنگ ہے

(۲۰)

- i دیکھ چشمِ مسخِ سرخ اس ساقیِ سرشار کی
ہو گئی ہیں زرد آنکھیں رنگیں بیمار کی
ii کان کے موتی کی تیرے مونچ لکی ہے اٹھے
بہہ گئی سب آبداری گوہرِ شہوار کی
iii جوں ہی آیا بارش میں وہ سرد قد و سرخ پوش
روقی رنگیں بیماری اڑ گئی گلزار کی
iv غیر آئینہ کسے قدرت کہ دیکھے بھر نظر
آرڈ میں سر گئے لاکھوں ترے دیدار کی
v آمد و رفت سبک رُخاں سے کون آگاہ ہے
شع سے کس نے سنی آوازِ پارِ رفتار کی
vi دل نہ جاں پاس تو، ہو جائے کالہ بوشِ غرق
مومنِ زن ہے آپ شمشیر اس سرے خونخوار کی
vii اتنی بے رحمی ہے کیا عالم! بھلا چل تو بھی دیکھ
آج کچھ بے طرح حالت ہے ترے بیدار کی

(۲۱)

- i سحرِ خنہاں خانہ افروزِ دل افسردہ ہے
شعلہ آبِ زندگانی بھرا پڑا مردہ ہے
ii مرغِ دل تیری نگہ کا ہو چکا اب تو شکار
جا کہاں سکتا ہے بھاں سے صیدِ نادرِ خوردہ ہے
iii ہے بہارِ رنگ و بو سے تازہ رُخِ نصیم جاں
سالم آفاتِ حوادث سے گل پڑا مردہ ہے
iv جان و ایمان، دین و دل جو تھا بساطِ اپنا، دیا
اور کیا چاہے ہے تو مجھ سے جو آپ آرزوہ ہے

اے شہرِ اقلیمِ خوبی! تیرے دروازہ آ ۷
نذر کو بیدار تیری جاں بہ کف آوردہ ہے

(۲۲)

- | | | |
|-----|---------------------------------|------------------------------------|
| i | منہ دکھا، عالم کو شیدا کر دیا | تو نے اے جادو نظر! کیا کر دیا |
| ii | عشر صد فتنہ برپا کر دیا | گھر سے اس قلعہ قیامت نے، نکل |
| iii | دہریہ صُحرا کو دریا کر دیا | یاد میں لیلیٰ کی، چشمِ قیس نے |
| iv | تیرے ایک جلوے نے ایسا کر دیا | مجھ کو دیکھ آئینہ بھی کھاتا ہے رشک |
| v | رازِ دل آنکھوں نے افشا کر دیا | شمع ساں زو زو کے تجھ دن بزم میں |
| vi | چاہنے، پر دل کی، دُسا کر دیا | تھی ہمیں بھی عزت اہلِ دہر میں |
| vii | کس نے پھر ایسا گھر، پا کر، دیا؟ | ہے حلاشِ دل مٹ بیدار اب |

مخمس بر غزل درد

(۱)

سانے وہ نہ لقا جب آگیا جلوہ حیرت فزا دکھلا گیا
پھر نہ آیا اس طرف ایسا گیا سینہ دل حسرتوں سے چھا گیا
بس بھوم یاس جی گھبرا گیا

(۲)

بر آئی تھ سے عاشق کی مراد تو نے اے عالم! سو کی دی نہ داد
کیا ستم اس سے کوئی ہوگا زیادہ؟ پی گئی کتنوں کے لوہہ تیری یاد
غم ترا کتنے کیلئے کھا گیا

(۳)

ماہ روئی دلیر کم التفات آگئی حیرت مجھے دیکھ اس کو رات
میرے جی پردھاں جو گزری واردات نہیں تو کچھ ظاہر نہ کی تھی دل کی بات
پر مری نظروں کے ڈھب سے پاکیا

(۴)

خوب رو رکھتے ہیں سب ناز دادا دل کو لے جاتے ہیں عاشق کے، بسما
 تو ہی بتلا اب نہیں اے بے وفا! تجھ سے کچھ دیکھا نہ ہم نے جڑ جفا
 پردہ کیا کچھ تھا کہ جی کو بھا گیا

(۵)

مہر خواں کب کی تھی دل سے پھری جاں نہ تھی بیدار ساں غم میں گھری
 پھر کہاں سے برقِ عشق آکر گری کل نہیں سکتی ہیں درد آنکھیں مری
 جی میں یہ کس کا تصور آ گیا

مسدس

(۱)

امیر عرب شاہ ہررب مقام امام رسل صدر بیت المحرام
معزز شرف بہ اوصاف تام علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام
شفیع مطاع ہی کریم حسیم جسیم دسیم

(۲)

ملانک سپہ شاہ گردوں میر پناہ خلائق بنوب سرور
بہ امرار کھوم روشن ضمیر بشمیر اسلام آفاق گیر
کریم السجایا جمیل العظیم نبی الودایا شفیع الام

(۳)

اگرچہ مقرب رسل ہیں سبھی پہ تجھ کو تقرب ہے کچھ اور ہی
تو پہنچا جہاں داں نہ پہنچا کوئی تری ذات عالی ہے وہ یا نبی
خدایت ثنا گفت و تمجیل کرد زمیں یوس قدر تو جبریل کرد

(۴)

تیسیر کی مانند وہ پاک ذات مقدس مطہر معنی صفات

اگر چاہے مردہ کو بخشے حیات
علی ولی شیر پروردگار
کرے دم میں وامقدہ مشکلات
سپہ دار دین شاہ ذلزل سوار

(۵)

گنہ سیرے گو ہیں حقوت قریں
کہیں ہیں تجھے اکرم الاکر میں
مزاوار رحمت ہیں پر بحر میں
ترے لطف سے کچھ تعجب نہیں
خدایا بحق نبی قاطمہ
کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ

(۶)

حسن سرورہ لشکر اولیا
غلام ان کا ہوں نہیں بُرا یا بھلا
کسین ابن حیدر شہہ اتقیا
وسیلہ ہے میرا بھی اے خدا
اگر دعوتم رد کئی در قبول
من و دست و دامان آل رسول

(۷)

عمل نامہ میرا ہے گرچہ سیاہ
محمد سا ہے شافع دیں پناہ
دلے کیا ہے بیدار خوف گناہ
حبیب خدا مغفرت دست گاہ
نمائے بصمان کسے در گرد
کہ دارو چینی سید پیشرو

(۸)

تو نے اے جادو نظرا کیا کر دیا
گھر سے اُس قلمت قیامت نے، نکل
مٹھ دیکھا، عالم کو شیدا کر دیا
مٹھر مد فتنہ برپا کر دیا
یاد میں لپٹی کی، چشم قیس نے
داسن صغرا کو دریا کر دیا
مجھ کو دیکھ آئینہ بھی کھاتا ہے رشک
تیرے ایک جلوے نے ایسا کر دیا
شع ساں زور و کے تجھ دن بزم میں
ماز دل آنکھوں نے افشا کر دیا
تھی ہمیں بھی عزت اہل دہر میں
چاہ نے، پر دل کی، رسوا کر دیا
ہے تلاش دل عبت بیدار اب
کس نے پھر ایسا گھر، پاکر، دیا؟

اختلاف نسخ

(حصہ اول)

(۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ہش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ باعث ترا (خط) اے نام (خط) کور (خط) قلم (خط) قد (خط) وصف تیری (خط)

یہ کب کہ تری (خط) سے جلوہ کساں (حب) ع کیا جاپے کیا جلوہ نہاؤ ہے کہ تھا تو (ع) ترا پاس

(ض) ترے پاس (ع) سے جلوہ تو فیت (حب) ع میں گنج (علی) کا ناپاک ہوں ہر (خط)

میں پہنچا ہوں (خط) الم (حب)

و نیاز کے (خط) کیہ ہو جدا ہر سے (ع) علی ہاتھ میں نہر کیا ملک (خط) ۱۱م (خط) چاک

ہو۔ اجم کا (ض) اجم (ع، حب، قد، علی) ۱۱ میں ہوا (خط) ۱۱ آئندہ اسکندری (ع،

علی، احسن، حب، بخوی) علی کے دیکھے تو ہے رخشاں (ض) دیکھ کھر رخشاں (حب) ۱۱ اٹھ جاوے

(حب) ۱۱ سوہوم کے غفلت (ض) ۱۱ غدارد (ص، بخش، علی) ۱۱، ۱۲، ۱۳ غدارد (ض، بخش،

حب، علی) حاشیہ پر (قد)

۱۱ غدارد (ص، بخش، علی) ۱۱، ۱۲، ۱۳ غدارد (ص، بخش، حب، علی) حاشیہ پر (قد)

بیجا نثار (ع) . بیجا نثار (خط)

(۲) نسخہ جات (ض، ہلی، ش، حب، نقد، بخش، جلیل، ع) میں شامل ہے۔
 ع طوطی کے بیاں کا (ض، حب) ع ہووے (ض، ہلی) ایک ہی (ع) ع ہیں خاک نشین (ع)
 نشیں سو مرا آلودہ (جلیل) فرش مکاں (جلیل، نقد) ع کافر ہوں اگر لوں میں کبھو۔
 بیاں کا (ض) کبھو (حب) ع جائے کہ (ض) ہر اسخ دہن اور سوئے (حب) سر اس دہن
 سوئے (جلیل، نقد) ع، بیجا نثار (ض، ہلی) بیجا نثار (ع)

(۳) نسخہ جات (ض، نقد، ش، جلیل) میں شامل ہے۔
 اے اور کہاں (ض) ع دنیا سے (ض) ع خیال خودی (ض) اہل (ض)
 بجا نثار (ش)

(۴) نسخہ جات (خط، ع، ض، ہلی، ش، حب، بخش، نقد، جلیل، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 اہل دنیا نہیں (ض) پہلے (ع) ع تمہیں دل مگر منظور (ض) تمہیں منظور کسی کا (بقیہ نسخوں میں
 سوائے (خط، ع) ع وہ خوش بہ مست پری رشک بکف تیغ (حب) ع وفا کو (جلیل) مفا کوں
 (حب) ع یہ قصر یہ ایوان جو دیکھو ہو شکستہ، بقیہ نسخوں میں سوائے (خط، ع، ع، نقد، حاشیہ [)
 ع دیکھے جو نظر بھر کے کوئی سامنے میرے۔ بقیہ نسخوں میں سوائے خط، ع) تجھے سامنے
 (ض، ہلی، ش) مرد کوں میں اب اس کو سرا ہے (کبھی) آ کے (ع) اتنا تو میں رکھوں۔ کسی کا (ع)
 ع بات کسی کی۔ بقیہ نسخوں میں سوائے (خط، ع، نقد، ع)

نوٹ:- تمام نسخوں میں سوائے (خط، ع، قالیہ، کسی کا)
نہ ندارد (حب)

(۵) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، بخش، قدر، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
ارنگ و تھور (جلیل) میں ہیں شکر (خط) ہوں شکر (ض) سر راہ ہوں شکر (حب، ش) کھڑا تو ہی
سر رہ ہوں (ع) میں یو ہیں عزم ہے اپنا (خط) کچھ ہو چارے (جلیل) کچھ ہو صاحب (ض)
جیو (خط) ماوے (علی، ش) اس میں بھی (علی) جو توند کیے (قد، حاشیہ)
نوٹ:- ”مگر ند کیے“ کو کاٹ کر ”جو توند کیے“ بنایا گیا ہے (ع)

(۶) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قدر، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
تیرے زخماں میں رہا (ض) فطاس (خط) یجنگوں (ع) بہات اٹھاؤ ہم سے (ع) کو نچو
جاناں (ض) کوچہ جاناں (علی، ش) کو نچو (ع) میں ع اب تک تک اے واے میں کوچ
کے (خط) کوچ (ض) میداں میں (ع) بے غم سے تیرے (ض) دماغ اس کا (خط) و سوز
سوداے جنوں (علی)

۵۰ بندارد (خط) نوٹ:- صرف ۶۰، ۲، ۲۱، ۶۰ موجود (حب)

(۷) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قدر، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
جسم سے (ع) یہ آتی ہے کیا (جلیل) میں ایک رہا میں تھا (علی) نگہ تیر (ض) نگہ مست (علی)
میں ندارد (ض)

(۸) نسخہ جات (خط، غ، ض، علی، ش، قد، غ، جلیل) میں شامل ہے۔

عج صد بحر کا اس (قد، جلیل) ع نہ کہیں تار (قد، جلیل) وراسن (علی) چاند سے ہر کو (قد) غ رکھوں
اس داغ کو تو سینہ سوزاں میں چھپا (غ) لا چاندنی پھیلنے دیتے نہیں تارے نکسر چاند سے منہ کو
صبت لیتے ہوداماں میں چھپا (غ)

ع نثار د (ض، علی، ش)

(۹) نسخہ جات (خط، غ، ض، علی، ش، قد، غ، جلیل) میں شامل ہے۔

لے ملنے کوں (غ) ع بھاسے (غ) ع زلف بھی (علی، ش) دل میں (ض) لا سے بھی بندہ
نواز (علی) ع نہ ہرگز بیدار (ض)

(۱۰) نسخہ جات (خط، غ، ض، علی، ش، حب، قد، غ، جلیل) میں شامل ہے۔

سہیاں بھی (علی، ش) ٹوٹے گا ایک بال اگر زلف (حب) ع طرح خواب میں (ض) چشم سر رہ
واکیے (حب) کس کا ہوں میں (خط) کس کے میں ہوں (قد، جلیل) لا دل آہ (علی) غ اے
سنگ دل تو آہ سے ڈرتا ہی رہ مرے (حب) غ بکڑے ہو اس آگ سے دل کو ہسار کا، بقیہ نسخوں
میں سوائے (خط، غ، قد، حاشیہ) بدل کہیں جوں شانہ لے چکے (ض) ع جھاڑا بھی اس کی زلف
کی ہم تار تار کا (ض) اے بے اختیار ہو گئے دیکھ (ض) یو ہم کو (ض، علی، ش) جگہوں (غ) اس کو
(قد، جلیل) ع خوف ہے روز (ض، علی، ش، حب، قد، جلیل)

ع نثار د (ض، علی، ش، حب، غ، نثار د) (غ)

نوٹ: شعر نمبر ۲ حاشیہ پر ہے (قد)

(۱۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، بلی، ش، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

آ کر خرام کرتا (قد، جلیل، کاٹ کر "آ" لکھا ہے (قد)) عذار خوبی (ع) صنوبر دگل (ض) آ کر ضرور اس کو سلام (ع) ع کرے ہے نالے (ش) تنقہ ستم (کے) لب (ع) عجب یہ ہوتی (علی) ع جوطی لذت۔ اس (ض) حرم سے میں یکدہ مقام (ض) ع محبت کی اس کے زہد (علی) ساقی ع (ع) ع بد جمال اپنا تجھے دکھاتا تو دو ہیں (ض) بلی، ش، گلی میں اس کو (ش) قیام کرتا (ع) ع قصیدہ میں لاکلام کرتا (ع)

(۱۲) نسخہ جات (خط، ع، ض، بلی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

ع: نالے نے آج کچھ میرے دل میں اثر کیا (علی) تو نہ جو (ش) ع نگہ کو کہ باز آ (ض) مڑو سے کہ (قد، جلیل) کھیل سے مڑو کو کہ باز آئے (خط، ع) تیرہ باری (ع) ع آنکھوں (ض، بلی، ش، حب) آنکھو تم نے کیا میرے (علی) آنکھو (خط، ع) ع غالوں کو (حب) اس نے (ض، ش) ع کھلوانیہ (ض)

زائد: کیدھر تو کہاں ہے اجابت کہ بارہا نہیں نے بلند صوف دعا ہر سر کیا (قد، خط، ع، جلیل) نوٹ:- یہ شعر بدلے ہوئے خط میں حاشیہ پر درج ہے (ع) لوں = (خط) ع: دوست بلند اپنا میں وقت سر کیا (خط، ع)

نوٹ:- یہ غزل حاشیہ پر ہے (قد)

(۱۳) نسخہ جات خط، ع، ض، بلی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل، آ) میں شامل ہے۔

ع: جو کچھ ہوتا تھا۔ اس (خط، ع، آ) پر مجھے کہ کس کا (خط، ع) پر مجھے کہ کس پہ (آ) پھر بھلا

کہہ (قد، جلیل) عیہ رات عیہ سر شمع سے روشن ہوا (خط، ع) ع: رات یہ سر شمع میں روشن ہوا (آ)
 سر میں جو گزرا (آ) عیہ سستی سے (خط، ع) عیہ اشک ہے مانند (خط، حب) عیہ تو نے یہ غضب (خط،
 ع) عیہ عالم میں (آ) عیہ عالم سے (ض، خط، ع)
 عیہ، عیہ ارد (خط، آ)

(۱۴) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل، آ) میں شامل ہے۔
 عیہ جادو نے (خط، ع) عیہ کیلنا ایک نظر (ض، علی، حب) عیہ جوں ابر (خط، ع) ردے صمات (قد،
 جلیل۔ حاشیہ پر "اے ابر" (قد) کر دیا اے ابر (آ) یہ بھرا (ض) بھرا انجوں تھا (آ) عیہ تجھے بھی تھی
 (ض) خبر بھی ہے (ع) حال میں (آ) بیدار بہت غم سے تری محروں (ض) بیدار نہٹ غم سے
 تری محروں (ش) بیدار نہٹ غم میں تیرے محروں (علی)
 بہت محروں (جلیل)

(۱۵) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے
 عیہ کوہ کئی جگہ آ کر دل (ض) عیہ پیکر و خورشید (قد، جلیل، ع) عیہ پاس آ دور سے کب تک مجھے ترسا
 دے گا (ض) کسی سے (ض، قد، جلیل) عیہ کہہ دیا میں نے تو بیدار تو آگے اب جان (ض)
 پتا دے گا (ض)

(۱۶) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل، آ) میں شامل ہے۔
 عیہ ملنا (ض، حب) عیہ: اور سے بے حجابیاں کرنا۔ ایک ہم سے (خط، ع، آ) ہم میں (آ) عیہ تو بہتر

نہیں کہ (ض) یہ تو کچھ (ش) ع: بھی تو کچھ نہیں کیا ہے جسے ہو (ظ، ع، آ) حصہ سے (ظ) یہ تو کچھ نہیں کہ حصہ (آ) آہی آہی مٹا (ض) عیا میں اس کی زلف کی اے دل۔ کب تیں بچاؤ تاب میں رہنا (ظ، ع، آ) ع: کچھ سچہ تجھے نہیں اب تک۔ نام۔ (ظ، ع، آ) نام و بیدار و خواب (خط) بیدار و خواب (آ)

زائد: چھ بن اے شیخ رو مجھے ہر شب شعلہ سا اضطراب میں رہنا (خط) جو
.....: شعلہ سابق اضطراب میں رہنا (آ)

(۱۷) نسخہ جات (ض) علی، ش، حب، قد، طیل (میں شامل ہے۔
لیا راس کو (ش) دل کی (قد، طیل) میرے (علی)
وہ انستہ زندگی (ض) ع: تاسر شریک شمع (ض) و سودے گا اس قدر کہ (قد)
وہ انداد (علی) نوٹ:- ہر جگہ ردیف ”نہ جاوے گا“ ہے (حب)

(۱۸) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، طیل) میں شامل ہے۔
یا کرتا ہے مٹ (ش) کرتا ہے (ع) تجھے اس پہ (قد، طیل) چاہے سو کہو (ع) اس میں جو چاہو
سو کہو (ض) سو کہو (ع) یہ تیری سی کہے (علی) سودہ تیری (حب) بکال تیرے جہا سے
تلاں (ض) و خواب میں تجکو اگر دیکھے زینکا (علی) و دیتے واہیں (ع) آتش دیتے (حب) دل
کی خریداری (ض) تجکو نہیں دل (علی) و ع: کچھ بھی حاصل ہے بھلا چشم کی بیداری کا (ع) و ع:
ان دنوں عزم ہے کچھ تجکو نموداری کا (ع)
وہ انداد (ش)

(۱۹) نسخہ جات (ض، علی، ش، حب، قد، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱ عشق چھپایا (علی) پانی سے بھجایا (علی) پانی سے بھایا (ض) ۲ ایسا رونا (قد) کسی طور پر (قد،
 جلیل) ۳ میں سو بھول گئے (ض) بھول گئے (ش) ۴ مرے دل سے بھولا پا (ض) ۵ حرز تعویذ
 فسون (حب) ۶ سب ڈھونڈ آئے (ض) ۷ آب محبت (ض) ۸ طرح جو برقعہ (ض، ش) ۹
 بیدارگی (ض، حب)
 ۱۰، ۸، ۹ انداز (علی)

(۲۰) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱ چل کفن (ش) ۲ رنگ نقش نگین زخم ہے مرے دل کا چر ہے کا حشر تک نام میرے قاتل کا
 (خط، ع) ۳ تک..... تماشہ تو (خط) خوں میں ہے غلطاں (ض، خط، ع) تو آ کے..... تو
 (ض، ش) تو..... یہ اپنے (قد، جلیل) تماشہ نیم نعل (خط، ع) سیہ دو ہی دو ہی روئے درخشاں
 (ع) ہو کے اڑا نور (ض، ش) جس کے ہے میا باں میں دم بدم بیدار نہیں ہے عشق کی رہ میں
 نشان منزل (خط، ع)
 ۳، ۲، ۱ انداز (خط)

(۲۱) نسخہ جات (ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱ رات کو یک دم (قد، جلیل) دم ہی (ع) ۲ شیشہ رہا (اور) نہ کہیں (ع) ۳ بے خود مجھ کو (ض)
 تیری نگہ (علی) جھکوں (حب) ۴ عمر سے میں (ع) ۵ سمجھیں (ض، ش) ۶ ابہام (ض، علی، ش)
 ابہام (ع)

(۲۲) نُسُوجَات (ع، ض، غلی، ش، ح، ق، ط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

یہ اس کو کب جہاں (ع) یہ کسی (ش، حب، قد، ظ، ع، جلیل) یہ شورش و فغاں (تد، جلیل)

سوزش (ش) یگل و گزرا (ض، ش، قد، ع، جلیل) یے رکبہ قدم (خطا، ع)

-102-

۱۔ اے شانہ کھولیو گرہ زلف سوچ کر ÷ دل سیکڑوں ہیں اس میں گرفتار دیکھنا (ش، غلط محو)

زلف کو سمجھو (قط، ع)

۲۔ جو شخص مثل آئینہ حیراں ہوا نہ ہوئے، نہیں اس کو روئے پارسز اور دیکھنا (قسط)

۴. چهارم (علی) چهارم (خط)

(۲۳) نزوحات (ض، علی، ش، حب، قد، جلیل) میں شامل ہے۔

اچون میں جب مذکور (ض، ہش) خوں تسیر نہ سخن (ض) ع موزوں کا (علی) موزوں سنی (حب) ع

ہے چشم (حب) یہ گل کے ہوائی (ض:ش) گل ہوائی (حب) یہی میں کام (ض:علی:ش)

جواب تو (ض) لا مہتاب سا جب دیکھا..... درخشاں کو (ض) لالہ کا چمن (ض)

۴۰۰۰۰۰۰۰ (علی)

(۲۳) لفظ جات (ع، ض، ی، ی، ش، ح، ق، د، ع، ج، ط، ی، ل) میں شامل ہے)

یَحْمِلُ فِيهِ جُلُوسًا (تہ جلیس) حَمْلُ كَلْبٍ (علی) سِوَمَا ظِلُّ (ض) شِ (ل) مِیَا (ع)

یونچھوں (حب) ۽ دل کی (ض) ۽ لائے نہ غیر یاں حیات امید (ع) ۽ کے بے بھری کا (ع)

۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰

(۲۵) نسخہ جات (ع، ض، ہش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۰ جانوں ہوں نہ میں تو نام (ض) ہیں نہ جب (علی) ہی نہ (ع) یہ کیا جگہ قاصد (قد، جلیل) کیا
 گلہ ہے قاصد (علی) ع: کیا بھاس سے (گیا ہے) کل کہ قاصد (ع) لایا بھی نہ (قد، جلیل) دریا
 نہیں یہاں (ض) لایا نہ یہاں (علی)

(۲۶) نسخہ جات (ع، ض، علی، ہش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۰ تیرے بزم میں (ض) اہل دیر میں (ض) یہ ایسا پھر (ش)
 ۱۰۴ بندار (علی)

(۲۷) نسخہ جات (ع، ض، علی، ہش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۰ بہت دل (ض) دیکھیں نظر بہر کہ (حب) یہ خریدار تیرا (ض، حب، قد، جلیل) یہ میں ہوں (ع)
 نوٹ: بسویش میں مطلع کے بعد شعر نمبر ۲، ۳، ۴ کی جگہ درج ذیل اشعار ہیں:-
 (۱) سچا بھی ہودے گا گراؤں کا معالج + بچے گا نہ آنکھوں کا پیر تیرا
 (۲) اسے پھر نہ بیا قوت کے، رنگ منہ پر + اگر دیکھے لعل گہر ہار تیرا
 (۳) خطا کی کہ عاشق ہوا تجھ پہ عالم + جو چاہے سوکھوں گے گار تیرا
 ۱۰۴ بندار (علی)

(۲۸) نسخہ جات (ع، ض، علی، ہش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۰ تیرے منہ پہ (ض) ع: گل بدن گھر مرے مہماں (ع) فچہ دل مرا خنداں نہ ہوا تھا سو
 ہوا (خط، ع) ع: داماں باقی (قد، جلیل) اشکوں سے (ع) آنکھوں سے (خط، ع) ع: میکدہ

دیکھو دستان نہ ہوا تھا سو ہوا (قد، جلیل) ع: درحک مے خانہ..... الخ (حاشیہ پر قد) ی: آتی ہی نہیں
صورت (ض) ع: دل میں بھی یار کی صورت ہی نہیں آتی نظر (خط، ع)
ی: حاشیہ پر (قد) ی: مدارو (علی)

(۲۹) نسخہ جات (ع، ض، علی، ش، حب، قد، جلیل) میں شامل ہے۔
ی: وہ ہے (ض، قد، جلیل)
زائد:-

نالہ ہر چند ہم نے کر دیکھا + آہ باب تک نہ کچھا کر دیکھا
آج کیا جی میں آگیا تیرے + ختم ہو جو ادھر دیکھا (علی، ش، جلیل) (قد۔ حاشیہ پر)
۴، ۳، ۲، مدارو (علی)

(۳۰) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
ی: وظیفہ (ش) نام فقط یاد (ض) نام ایک (ع) ی: گھر کئی خراب (خط، ش، ع) ی: عذار
کی (قد، جلیل) کی کسی سے (ض، ش، حب، جلیل)
نوٹ:- یہ عنوان ”ریختہ“ (خط)

(۳۱) نسخہ جات (قد، جلیل) میں شامل ہے۔
ی: تلپاں تو اب (قد)

(۳۲) نسخہ جات (ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ جس کی (ش) ایک کس مہ (ش) یہ رکھوں ہوں وہ (؟) کہ (ع) جس کی (ع) ایسویں حباب (حب) برج حباب (ع) ایسے مثل حیات (حب) ایسے ہا (ض) حباب میں (ض) ع: کہ ہو گیا سطر..... الخ (ع) ایسا تھ ہوں (قد، جلیل) ساقی و سہرہ (ض) مستان سے (حب) زائد:- نشے کی ہونچ چکتی ہے ہم مستان میں: لا فخر شہر کہ ہے آفتاب میں دریا (ض، حب، قد) نشہ میں جھکتی ہے..... (قد) مستان سے (حب)

(۳۳) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ تنہا یہ نہ (خط، ع) یہ کر بیان رفو (ض، علی، حب) یہ عقدے کو اے شانہ (ش) یا رکا (ض) کھولیو کا کل کے عقدے کو تو اے (ع) چیرے کا (خط، ع) یہ مجھے تو جس عالم (ض) یہ چشموں سے (خط، ع)

زائد:-

اگر چہ جل گیا پروانہ آسادل مرا لیکن نہ تجھ سے رہیہ الفت مرا اے شمع رونوٹا (خط، ع) سجدہ ارد (علی، خط)

(۳۴) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ ع: اس نے کیا کیا ستم سہا ہوگا (قد، جلیل) ع جاں سے ہاتھ..... الخ (حاشیہ پر۔ قد) یہ کبھو (خط) ع اے میاں (ع) پہ کبھی (علی، ش) پہ لیکن (ض) یہ قال میں (علی، ش، قد، ع، جلیل)

عبدالرد (ض، ش، علی، حاشیہ پر۔ قد)

(۳۵) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 یہ جن نے (قد، جلیل) سے ہند پانی کی (ض) اس نے غم (قد، جلیل) کو کھو (ض، حب) اے
 میاں (ع) یہ ہزار کو بچے میں (ض، حب) بچے جس نے مدت سے (حب، ش) مدت میں (ض)
 جن نے مدت سے (قد، جلیل) کو کھو بھی (حب) بھلا (ایا) کول ستاں (ع) یو میں ہی (ش) کیا
 عمر (قد، جلیل) تا عمر کوئی مرتے طرح (ع) یہ تم نے مہرباں دیکھا (ض) پوچھ جو کچھ میں
 نے (علی، ش، حب) پوچھ جو کچھ ہم (ع) لایا رہا جھائے (قد، جلیل) آگرم کی تاثیر (قد، جلیل)
 گرم میں حاشیہ پر (قد) سنا سنتے ہیں مدتوں سے دے (ض) مدتوں سے دے (ش) سے ایک
 (ع) دلیک (قد، جلیل) سے لیک حاشیہ پر (قد) کھونٹاں (ض)۔

(۳۶) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ اس سے ہی یکبار (علی) ع: مطلب دیدہ خوں بار نہ ہونے پایا (ع) ع زلفوں میں
 (قد، جلیل)۔ زلف میں حاشیہ پر۔ قد اس کی ظالم (ض)
 زائد:-

- ۱۔ دیکھنا پھر تر ۱۱ اے یار نہ ہونے پایا + درد دل کا مرے انگہار نہ ہونے پایا (خط، ع)
 - ۲۔ اے حیا شوخ کو ظفی سے کیا پردہ نشیں + کسی کو اس سے سروکار نہ ہونے پایا (ع)
 - ۳۔ سرد مہری بیتاں کے سبب اے دل اب تک + اثر آہ شر ہار نہ ہونے پایا (ع)
- ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱

(۳۷) نسخہ جات (خط، غ، ض، علی، ش، حب، قد، خط، غ، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ پوچھا کہ کہاں (ض) یہ لگا کہنے دل (جلیل) تجھ پاس (ش) ترا ہے (غ) میں نے
 کہاں (ش، قد، جلیل، غ) یہ میں نے کہ (قد، جلیل) یہ میں نے نہیں (قد، جلیل) کون ادا
 ہے (علی) یہ ہم نے (قد، جلیل) کیا اے جان تری صورت پر (خط، غ)
 ۲۔ سید ارد (ض) یہ انداز (علی، ش)

(۳۸) نسخہ جات (خط، غ، ض، علی، ش، حب، قد، غ، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ یہ کون ہے (غ) بدل سے (خط، غ، حاشیہ جلیل) غ: چہنے کی نہیں آس ہسکو (غ)
 محکو (علی) جگر سے (ض) یہ غار لکلا (ض) یہ جوں نام (ض، ش) جب بام (حاشیہ قد، غ) غ:
 وہ صبح کو ایک (غ) یہ مقابل اس کی رو کے (ض) خورشید ہو شر سار لکلا (ض) یہ انداز (ض)

(۳۹) نسخہ جات (ض، ش، قد، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ اپنی آنکھوں میں تجھ کو دیکھوں (قد، جلیل) کبھی (ش)

(۴۰) نسخہ جات (خط، غ، ض، علی، ش، حب، قد، خط، غ، جلیل) میں شامل ہے۔
 یہ تصور میں (ض) یہ نہ ہتا جگ میں کہیں ایک صفحہ تر طاس (خط، غ) جہا تیری (حب) جہا لار کی
 (خط، غ) یہ مجھے ہوتا (ض) تو کس طرح سے تیری پاؤں کو (ض) پاؤں میں (قد، جلیل) یہ فراق
 کو ایسا (غ) کسی سے (ض، علی، ش، حب، قد، غ، جلیل)

زائد:-

۱۔ اگر یہ چرخ مجھے مہر سے حاکرنا + تو کس خوشی سے ترے پاؤں کو لگا کرنا (خط، ع)

۲۔ بھلا کیا ارے ظالم مجھے شہید کیا + وگرنہ گورنمنٹ ہار مان یہ رہا کرنا (خط، ع)

جغدارد (خط، ع) جغدارد (خط)

(۴۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

عسن کے غیرت (خط، ع) عحسن پہ (قد، جلیل) عسوتے ہی جدائے ہوادہ (علی) عنشاں تیری

نہ پاوے کوئی (علی) عنچاہے تو (ع، حاشیہ، قد)

جغدارد (خط)

(۴۲) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

اصاف میں (خط، ع) شب تھ زلف۔ اٹخ (علی) کرات اس زلف (ع) عغم جد، درد جد،

نالہ جدا (قد، جلیل) ہائے کیا (ع) عسے سمجھوں (حب) عاس کو کیا کہیے ہے پر اپنے (ش)

(۴۳) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

کبھی (ض، علی، ش) عتور ہی (ش) تیوریاں (حاشیہ، ع) عیاد تو نے (ض، ش، قد، جلیل) عنالہ

ہم نے (ض، قد، جلیل) کبھی (ش) عرات تو ہو چکی تمام ولے (ض) عیخدا ہی سے اس نے

(خط، ع) عتم تھا کہ (علی)

جغدارد (علی)

(۴۳) نسخہ جات (خط، ع، ض، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل، آ) میں شامل ہے۔
 لاء سے یہ دیدہ (ض) ابرس (آ) ع اب کے نہیں (آ) ع تا وہ معلوم (علی، حب) ہیں کہ جو
 آہ (حب) ایسے طالع مرے (خط، ع)
 زائد:-

رم کیا شوخ میرے پاس سے آہو کی مثال اس جب خانہ دل آج ہے وہ مراں میرا (خط، ع، آ)
 ع ہمارا (خط، آ)

(۴۵) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ع زلف کالی جس (قد، جلیل) ہے وہ جس (حاشیہ۔ قد) جے نہ (ض) گزندگاں (ض)
 سیا اگر (خط، ع، علی، حب، ع) ع تھوں میں دل کے دل خون طہید گاں کا (ض) خوں ہے طہید
 گاں (علی) جو آیا (علی) گئے گزندگاں (ض)

(۴۶) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ع کبھی یک (علی، ش، قد، ع، جلیل) ع رواں ہیں (ش) ع چلے ہیں اس سے اب (خط، ع، ع)
 اگر ہووے (علی)

(۴۷) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 لاء ہوئیں اغیار (خط، ع) نہ ایک دم بھی ہووے خار (علی) ع نئے بھی بے یار (علی) گئے گریاں ہے

(ض، خط، ع)

(۴۸) نوزجات (ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
یعنی تیرے چراغ (ع) حیرت خالہ (جلیل) ہے پیدار پاک آگ (ع) حیدر

(۴۹) نوزجات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
یعنی آمد سے (ض) ہے جانے (ش) لاٹھ جاؤں (حب) یکایک وہ کیا (ش) و تیرا (خط)
۸۵۲ عدد ارد (خط) ۸۰۶، ۵۰۳، ۸۰۷ عدد ارد (علی)

زائد:- نوزجوی میں درج ذیل اشعار زائد ہیں۔

- (۱) گر اسی طرح سج بنائے گا پھر آباؤ ذکر دکھائے گا (ع، خط)
- (۲) مہرباں قد رجا ہے میری + مجسا ظلم کہیں نہ پائے گا
- (۳) یہی روٹا اگر ہے اے لگیوں! + خانہ مردماں ڈھائے گا
- (۴) ماہ رویاں کہاں تک ہم کوں + آتش جہنم میں جلائے گا
- (۵) ضبط گرید نہ ہو یگانہ جوں شمع + سوز دل گر تہیں سنائے گا

(۵۰) نوزجات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
یعنی: تویوں کا پھر نہ کہو نام۔ ع (خط، ع) کسی کے (ض، علی، ش، حب، خط، ع) کسی کے
دل کو نہیں ہے قرار عالم میں (خط، ع) ع: کیا تو نے مگر قصد درہائی کا (خط، ع) ع: اگے

ہیں (ض، ع) نگے ہے بچہ (حب) ہودے جو کوئی (خط، ع) اس کو دیکھو (خط) اُن کا دیکھو (قد، جلیل) اپنی بھی جب (علی، ع) نشان ہے اس جگہ مری (خط، ع)

(۵۱) نسخہ جات (ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
۱ بات اُسے کہ (ض) یہ حسرت (ع) یہ آئینہ ہودے دو چار (حاشیہ۔ قد، جلیل)

(۵۲) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
۱ آخر ہے تیری (ض، علی) یہ کہاب پتہ (جلیل) سب گریہ ہے (بقیہ نسخوں میں سوائے (خط، ع)
۵۱: کہ دعویٰ ہے تجھے اے سائے (ض، علی، ش) یہ کہی (علی، ش) یہ غانہ کہ حاضر ہے، بقیہ نسخوں میں
سوائے (خط، ع) اس کوں (خط)

(۵۳) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
۱ چھپکا (حب) رنگیں داماں (خط) یہ نشینوں (علی، ع) دکھا دوں (ع) طرق (خط، ع،
قد، جلیل) طرق (ع) اٹک (قد، جلیل) بن تیرے دیکھے میں اک دن (ض) میں تیرے
دیکھے میں اک دم (علی، ع) کروں بن تیرے کیا دیکھے میں ایک دم (ش) تجھ کو بن دیکھے (حب)
یہ خواب آتی ہے آنکھوں میں (علی) آتا ہے (قد، جلیل) بیدار یہ مجھ کو ملا (ض، حب، قد)

(۵۴) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
۱ ع: ہم کو دشمن بوجہا غیروں سے ہونا آشنا (ع) اوروں (ش) یہ ہیں ہم۔ اور کے (علی) یہ کوئی

ہو (علی) میں تجھ سے (علی) نہ تنگ ہو سائے سے اپنے جس کو ہونا آٹنا ÷ وہ بت، وحشی طبیعت
(ہودے) کس کا آٹنا (ع) یے آٹے (ض) کو تو یوں (ع) مہرباں ہسا (ض) ہسانہ (علی) ایہ ندوی
و قلص (ض) قد، جلیل (قلص و ندوی) حاشیہ۔ قد (یہ بیای اپنا) (ض)

(۵۵) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
ع کھو (ض) ع کہ وہ (ع) گردہ (جلیل)
ع ندارد (علی)

(۵۶) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
۱۔ دلبر اس (جلیل) ع تر بھی نگاہ (ض، علی) پاکی نگاہ (حب) نگاہ و (ض، ع) ع آگتی
ہے (قد، جلیل) دل میں بس کھکتی ہے (ش) رہ کھکتی ہے (ع) ع ہوش سب چھوٹا (ض) ع: ع
تو بھی سستی ہے اس دہاں کی ادا (ع) ع ہنسنے میں (ض، حب، جلیل) سستی ہے (علی) ع: تو نے
یکھی ہے یہ کہاں کی ادا (ع) ع کچھ! (خط)

(۵۷) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
ع شاید سراغ (ض) دیکھا سراغ (علی)

ردیف (ب)

(۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
ع سوزاں ہے (ع) (حاشیہ۔ قد) ع جس کی (خط) ع مسافت ہے پر کھو (ض) کبھی (ش) شرم

سے (ع) کر رہا ہے (ض) تک نظر (علی)
 عیندار (علی)

(۲) نسخہ جات (ع) ض علی ش، حب، قد، ع، جلیل (میں شامل ہے۔
 ان خطاں وار (جلیل) یہ بھی (علی ش) یہ کس کا (علی) کس کی (ع) نہ پرستی (حب) نہ جو
 دیکھتے (ض ش) کہاں جائے (ض) یہ حسن یہ جمال (حب، ض، علی ش) یہ ع: (یہ) تیرے
 اس مدار (ع) عیندار (علی) عیندار (ع)

(۳) نسخہ جات (ض علی ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 یہ: کیوں نہ ہم رنگ مقام میں ہو بہم آتش و آب (علی) الم (حب) کیوں نہاں (ع) ہے پرستش
 (ش) یہ جیسے ہو بہم (ض ش) میں جیسے ہیں بہم (علی) میں ہو جیسے (حب) ع: گل کو گرد میں جیسے
 ہے (ع) یہ لائیکس (ض) و نہ تجھے (قد جلیل) یہ اسک سے خواہاں (حب) کس لطف سے
 ہم (ع) یہ مرکز کی طرح (قد جلیل) اور اہ قدم (حب)

(۴) نسخہ جات (ض علی ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱. میگوں میں ترے (قد جلیل) یہ ہے تو (ع) کوں (حب) حیرا یہ صنم (علی) حے کے
 ہے (علی، قد جلیل) یہ بلب اٹک (ع) کیا کیا نہ (ش، قد جلیل) و یا قوت نہیں قطرہ و افکار
 ہوا کر (قد) ہوا کر (علی) نہیں (جلیل) یہ طوفان جفا (ض) جاں سوز (ش) جو کوئی آکے
 بہم (ض)

عبدالرزاق (علی)

(۵) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ع و تنج و خدیج (خط) تنجی خدیج (قد، جلیل) ع و تنجی کو میں (ع) کو (ض) و تنجی کے تین
 (قد، جلیل)
 ۵، ۴، ۲ ع عبدالرزاق (علی)

(۶) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 اے نور یاب (ع، ع) ہیں نور یاب مونہ سے ترے (علی) ہیں نور یاب (ش) کیا ہو تیرے
 جمال (ض، علی) ع نہ سمجھئے اگر (بقیہ نسخوں میں سوا بے ع، ش، ض) نہ لیوے اگر (ض) منہ سے
 تو (علی) ع ابراہ (ض) اٹک ہیں (ض، علی) لیجئے (ع) ع دیکھا ہے زلف (خط) بچ و تاب
 (ض، علی، ش، قد، ع، جلیل) اٹک (جلیل) ع ہے میرے دل کو آج نہایت (علی) لایا نہیں سکتے
 شمار (ش) کے ہیں (جلیل)
 نوٹ: صرف مطلع موجود ہے (خط)

ردیف (ت)

(۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ع کہ گزرے ہے کس (علی، حب) ع کسی کا دل (ض، حب، ش) بچ و تاب (ض، ش، علی،
 حب، قد، ع، جلیل) یا ایسا ہی (حب) نیت محبوب (ع) بہت محبوب (جلیل) ع بھگو (ض،

علی، ش (عبدالرد) (علی)

(۲) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
۱ مجرم (خط) ع ہوتا ہے گا خواہاں (قد، جلیل) ع سجدہ شکن (ع) ع ہیں آزار (قد، جلیل)
۲ کھو (ض) ع عبدالرد (علی، ۴۰۶، ۴۱۰ عبدالرد) (ع)

(۳) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
۱ ع ہے تجھ سے مری گری۔ ۱ ع (علی) ع راہ میں (ش، حب) شمع کے (جلیل) مردینے
میں (ض) ع اس کے (ع) پھولی ہیں (ع، علی) پھولا ہے (ض) ع مچھاپا بھی (ع)
انکار بھی (ع) ظاہر ہیں (جلیل۔ حاشیہ پر۔ قد) آزار (ض) عبدالرد (علی)

(۴) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
۱ سلامت ہے اگر اپنا تو (علی) اس کے ہیں (ض) ع نہ ہوں گا (ض) ع رہتے ہیں (ض) ع: ع
نہیں بچتے نظر آتے ہیں (یہ) بیدار (ع) ع سے دلدار بہت (ع) ع پوچھو تو کس نے یہ
سلوک (حب) پوچھو (کیسے) یہ سلوک (ع) ع تیرے آتے تو (ع) ع پھولی ہیں، بقیہ نسخوں
میں ہے (ع، علی، ج) پھولا ہے (ض) ع کو مارا تو نے (ض) بات پہ (ع، جلیل)
عبدالرد (خط، ع) ۴۰۶، ۴۱۰ عبدالرد (علی)

زائد:- کیا کروں کس سے کہوں حال، کدھر کو جاؤں بھنگ آیا ہوں ترے ہاتھ سے اے یار بہت
(ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل)

(۵) نسخہ جات (خط، غ، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
دکھائے (جلیل) ہوئے (جلیل) کو دکھاوے (ع)

(۶) نسخہ جات (خط، غ، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
آستانہ دوست (جلیل) میں بیدار یا فسانہ (قد، جلیل) کیا۔ حاشیہ پر۔ قد

ردیف (ث)

(۱) نسخہ جات (خط، غ، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
ایسوں اس کی (جلیل) کرتے ہو (علی) ع ساز نے بند (ع) ہے وہ زلف (ع) ع مجھ کو (ض)
ع تو معلوم (ع) توقع میں (ض) ع کھینچ کے (ع)
۵۴۔ ندارد (علی) ع ندارد (جلیل)

ردیف (ج)

(۱) نسخہ جات (خط، غ، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
سرخ روئی یہاں تک (علی) سرخی رویاں تک کہ آج (ع) کو بتا ہے آج (ض) سرخی رخسار (ع)
ع زمر سے آج (ع) زلف و زمر (حب) ع مینے کا روان (ض) ع مہر و مہج (ض) ع نہیں یہ کا
سبب (ض) ع کی گئی بانی مجھے (ع)
۳۳۔ ندارد (علی)

(۲) نسخہ جات (خط، ع، ض، بلی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 اے فرق (ش) اس کا تو (ع) یہ کہ وہ ہے (ع، جلیل) ع ع بحث جملے کی ہے باہم شمع و پروانے
 میں آج (ض، ش)
 ۳ عمارد (علی)

ردیف (ج)

(۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، بلی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 پیارہ بیکار ہیں (ع) جب تک ہے وہی (ش) یکتائی سے ہے رشتہ (ض، بلی، ش، حب) یہ رنگ
 اس آہن (قد، جلیل) یہ ہوگا شاد سر سے غفلت کا (ض) سامنے سے۔ کا نقاب (ع) ع: جلوہ
 یوسف ہو غافل تیرے حیران کے بچ (ع) یہ ہکا (ض) ع جلوہ یوسف تو ہے تیرے ہی میرا بن
 علی (ع) ماغ اپنا (جلیل، ماشیہ۔ قد)، عمارد (ع)

ردیف (ح)

(۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، بلی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 اور ہی (ع) یہ ہے دل چشم (ع) یہ گزرتا ہے کا سراپے سے آج (ض) یہ تو اے (ض) و
 قد کو (ض) دکھا دوں (ع) لا جاتی ہیں (قد، جلیل) سیکھی ہے فساد (علی، ش) مڑگاں تری
 نے (خط) یہ بھی سید (ع) ع: دام ڈالے پھرے ہے دوش (ض) انہیں جہد سے (قد، جلیل)
 سر پگھٹا ہی (ض، ع)
 ۴ عمارد (علی)

ردیف (خ)

(۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، مقد، خط، ع، ج، جلیل) میں شامل ہے۔
 ع، ع عاشق کو تو تحمل جو رقیب ہے (ض) نازہ خاد (ض) گل خاطر (خط) ع تا عمر ہونہ (ع) (ع)
 رہتی ہے سرفرد (ض) ہے نہال (قد، جلیل) ع: رخسار و چشم درو ہے گل و زمیں (خط، ع)
 بچار سے مدام (علی) ہر خواں (خط)
 زائد:-

اے شاہ گل چمن میں جو یکھاترا جمال پاؤں پہ گر پڑی ترے بہا اختیار شاخ (ع، خط)
 ع عمارد (علی) ع عمارد (خط)

ردیف (د)

(۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، ج، جلیل) میں شامل ہے۔
 اس کوں (خط، ع) ع کج تا نامہ کیا کیا قاصد (ض، ش، قد، جلیل) ع: کیا کیا نامہ کج تا نامہ
 (حاشیہ۔ قد) ع مرے نامے کو کیا کیا قاصد (علی، خط، ع) ع پھر آیا یہ کوئی (خط، ع) ع
 دلبر اس (ع) ع ہیں افتادہ (حب، خط، جلیل) ع پھر کے کہنے کا سرنامہ (خط، ع)
 ع: پڑھ کے کہنے لگا وہ سرنامہ (حاشیہ۔ ع) و بات تیرے خط (خط، ع) ع عمارد (علی)
 ع عمارد (حب)

نوٹ: سرودیف ”کی مانند“ ہے (جلیل)

(۲) نسخہ جات (ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ع و سترس بھی ہمیں تھی (ض) لا ستم گر سے (قد، جلیل) ع و عمارد (علی)

(۳) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ع یار کی اپنے ہر زماں (علی) ہر زماں (ع) ع تم کو وہ (ش، قد، جلیل) ع زلف و رو (ش) یہ نہ
 وہ (ض، ش) ع: نہیں وہ نہ یہ (حب) لا اور کس کی (ض، حب)
 ع و عمارد (علی)

ردیف (ذ)

(۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 لا اکثر (قد، جلیل) ع جواب (نامہ) (ع) ع جن کو (ع) لکھوں اس کو میں (ض) ع کرنے میں
 اُس کو (ض) اس کو خط میں (ع) رکھ (علی)

ردیف (ر)

(۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 اجمالت سوں (خط، ع) ع ہے باکی (خط، ع) بکال خام سے ہو پائے (ض) زکال (ش)
 زکال (خط، ع) ع آہ ہووے گا تیرا بھی کچھ اثر (ض) آہ کچھ ہووے گا تیرا بھی اثر (ش) آہ تیرا
 بھی کچھ ہووے گا (قد، جلیل) آہ کچھ تیرا بھی ہووے گا (حاشیہ۔ قد) ع ہجراں کی ہوگی کب
 (ض، علی) جب ہوگا (خط، ع) ع: نہیں خط دیتے لکھنے چشم۔ کو (ض) دیتی ہے (علی، حب)

نہیں دیکھے ہیں (ش) ع نہیں دیتے ہیں چشم تر نکھوں اس چشمِ خواہاں کو (خط) نہیں دیتے ہیں
 انک تر نکھوں اس چشمِ خواہاں کو (ع) عے تازہ در - اتنا (ع) مجھ کو آج (جلیل) ہوا سے دل (ع)
 ہووے دصال (خط، ع) ع ہو جوں (علی) اے کیے توں صدف سے اس وہن (خط) توں نے

صدف سے (ع)

ع ندارد (علی) ع ندارد (حب) ۲، ع ندارد (خط)
 (۲) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 لائیکسوں (خط) کہیں باد بہاراں (ض) کبھوہر (حب) ع تھے ہو شمل (ض) ہوئیں (خط، ع) ع
 ثابت نہ پاوے ایکبار (خط، ع) ثابت نااے (جلیل) ع اس کو کیا (خط)
 ع ندارد (خط)

(۳) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 لے ہے جس سے (ش) کا ہوئے ہیں فرقت مراد میں برق بہاراں فرار (خط) ع پھولے (جلیل) بھولی
 چمن کو گلزار (حب) ع توڑتا ہوں نہار (علی) ع نشاں تو اے دیدہ (ض) بہاد یوں (علی، خط، ع)
 ع: کہاں میں..... کہاں کی..... (جلیل) دل کو نگار (خط، ع) ع میں بغیر (خط، ع) اثر ہے
 یار (خط، ع) ع تاب جگر کی (ض، ش) نامید (خط، ع) دن مجھے یوں سو جھتا (ض) تن سے
 جی (حب) نہ ایک دن یہ مجھے سو جھتا (خط) نہ ایک دن مجھے یہ (ع) ع جائے گا (ع) نہ اندہ حزار
 (علی) ع ہے گی (ش) ع کی مر گئے (خط)

رہائی کیوں کہ ہوا رب میں اس میں حیراں ہوں کہ ایک دل ہے مرا تپہ دروغم ہے ہزار (خط، ع)۔
 ۴۵۲: شمار (خط)

(۳) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱: ع: ترے فیم زلف پہ قرباں ہے بوسے طر (خط، ع) ایک شہ تج فیم بدن سے ہے بوسے
 طر (خط، ع) میں ترے ہے وہ (قد، جلیل) سے ہے صد (حب) ہو صد سوائے طر (ع) حب
 سے ہوا ہے تھو سے بغل گیر اے منہ بہ بزم شہاں میں جب سے نہیں آئدے طر (خط، ع) ع: جس
 کے داغ میں ہو مرے گلبدن کی بو (خط، ع) ہونہ اس کو کھو (ش) کھو (ض، حب، ع) ع
 شمار (طی، خط)

(۵) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱: اہل جوش (ض) مستوں کا حال (قد، جلیل) ایک بک میں گو خرام ہے لیکن (طی) پار میرے کی
 چال (ض)
 ۴۵۲: شمار (طی)

(۶) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱: ادا ہوں (ض، حب) بول کیا (خط) خون کشتوں (ع) تیرے دستار (ع)
 (۷) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱: ساغرے میں (حب) بگل ہیر ہن مطلق (ض، علی، ع)
 (۸) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

ح: زم وحدت (علی) ہی کر نہاں (قد، جلیل۔ کھکھاشیہ۔ قد) یہاں تو (ض)

ردیف (ز)

(۱) نسنہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ا: ہیں تپاں (علی، خط، ع) تشنہ تیج جھانے بت (خط) جھانے بت (ع) ٹٹلے شانے (ض، ش)
 ح: آبلوں سے ہی نہیں (ش) بلبلوں سے نہیں (خط) میں ہیں (حب) ح: آہ کہاں (ع) تب سے
 ہیں (علی، حب) کب سے ہے (جلیل) دھواں ہے (ع، خط، ع) ح: آج ہے عالم۔ کس کو
 شبید (خط) بیدار کے دھوپا (جلیل)
 ح: نثار د (علی) ۸۰۴۔ عار د (خط)

(۲) نسنہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ح: کھو۔ میری (ض) دھوا کہیں (ع) ح: دو میرے (ع) ح: وہ کل کس کی تھی (ض، قد، خط،
 ع، جلیل) ح: آیا نظر تھا خواب میں دھرو (ض)

ردیف (س)

(۱) نسنہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ح: کبھی (ش) اگر چہ چرخ (ع) ح: جسم میں (حب) ح: جوں کو (علی) ح: جواں نہ دے تو ریش (خط،
 ع) جان ہیں (علی، ش، قد، جلیل) ح: ریش ہو (ض) شایخ فصل (جلیل) لایہ اپنی ہی دل میں یہ
 آرزو (ض) پراتنی ہی دل میں یہ آرزو (ش) ح: لیکن یہ آرزو ہے کہ اب وقت نزع میں (خط، ع)

پہ اتنی تو دل (قد، جلیل) پارو بس (جلیل) کے کھودہ شاہ (قد، جلیل۔ ماہ حاشیہ۔ قد) ہوتے ہی
گزرے (خط) میں کتنے ہی گزرے ہیں برس (ض) مرتے ہی (جلیل)

رویف (ش)

(۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، ملی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
لے کو کرد (جلیل) سے آپ سے (ض) سے دے فرقہ (ع) فرقہ (جلیل) کی کسی (ض، ملی، ش)
سراپا ہوں (جلیل) کے شعلہ جاں (ع) آگ وہ ہے (ض، قد، جلیل) و ساغرے جاں (ض) جو
شیخ (ع)
۹۰، ۷۰، ۷۱، ۷۲ (علی)

(۲) نسخہ جات (ض، ش، قد، جلیل) میں شامل ہے۔
ارے طوطی کے شاخ کا بنی لے کر قلم تراش (ض) کا لے لے کر قلم تراش (ش) سے چہرے سے خط
ایک قلم تراش (ض) ہے یہی..... یہی (قد، جلیل) اتن سوزوں (جلیل) کے تعریف اس قدم کی (ض)
(ض) مضمون نہ کم (ض)

(۳) نسخہ جات (ع، ض، ملی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
سیدل کی کیا سیر (ع) خوش ہے کیا (ض، قد، جلیل) بھائی ادرا (علی) نے تو نے (قد، جلیل) ہم آج
کے دن (حب)
۶۰، ۶۱، ۶۲ (علی)

ردیف (ص)

(۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، ط، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ع سمجھو تم اے اے سیکھاں (طی) اے تم (ش) ع قلم کو (ع) جوں ہیں (خط) ع باہم (ض)
 دام (ع) ع شوخی سے (قد، جلیل)
 زائد:-

کیا کروں تریف اس زہرہ جیں کے رقص کی پیچھے آتی ہے اس سے برق چہا باندہ رقص
 (خط، ع)

نوٹ:- ۵۵۲ نادرہ (خط)

ردیف (ض)

(۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، ط، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ع: اس کو مت بوجھ تو اے (خط، ع) ع کردام میں کیسو کے ترے (خط، ع) ع: نہ ہوا کونسا دل
 ہے کہ شکار عارض (خط، ع) ع پر تو نور (طی) روش ہے (قد، جلیل) فخر اس کا (ع) ع رخ آن
 کا (قد، جلیل) اسکو دو چار (ش)
 ۴۲۔ نادرہ (خط)

(۲) نسخہ جات (خط، ع، ض، ط، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ع کرے ہے جا کہ اس سے لب (حب) اس کے جا کر (قد، جلیل) اس سے (حاشیہ۔ قد) ع:

میں جا کر بزم میں اس شیخ رو سے (خط، غ) یہ سنو (خط) یہ کے مانند (غ)
یہ عمارد (علی)

ردیف (ط)

(۱) نسخہ جات (خط، غ، علی، ش، حب، قد، خط، غ، طیل) میں شامل ہے۔
لا اترہ غم (خط، غ) نہ ہو اس دل کو (علی) یہ غم سے (حب، غ) یہ حسرت میں (ش) حیرت
(قد، طیل) حسرت (حاشیہ۔ قد) یہ نہ جا (ض) باتاں (خط، غ) سبب کرتے (خط) یہ ہم نے
ان سے (ض) دیکھی ہے (خط) جتا (علی)
یہ عمارد (علی) یہ عمارد (خط)

ردیف (ظ)

(۱) نسخہ جات (خط، غ، ض، علی، ش، حب، قد، خط، غ، طیل) میں شامل ہے۔
یہ: ادمت شراب حسن فیسے سے نہایت علی (خط، غ) دوست (غ) تلواریں تمام فسخوں میں
سوائے (خط) یہ ہو جاوے نہ بچدے کا زمار (غ) یہ حتم کر (ض)
یہ عمارد (علی) ۳ یہ عمارد (خط)

ردیف (ع)

(۱) نسخہ جات (خط، غ، ض، علی، ش، حب، قد، غ، طیل) میں شامل ہے۔
اکہاں یہاں بزم میں رکھتی (ض، ش) بر میں نہاں (غ) کہنے کو ہاں (غ) اے بے وفا (ض)

لاش (ض) یہ مکمل کر (جملین) یہ مکمل کے مانند (جلیل) سو طرح سے (حب)
 ۱۔ دو دیہہ سر (ض، ع) ع: سوختہ جاں اٹک رواں رکھی (ض) ی: یہ بھکو (ض) ہو ایہاں
 بھکو (علی) تو نہاں بھکو (ض، ع)
 ۵۰۴۔ ۵۰۳۔ ۵۰۲ (ض، ش، ع) ۵۰۳۔ ۵۰۲ (علی)

(۲) نسخہ جات (ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ وارد کے مقابل (ع، ع) ہوئی تھی اس رخ تاہاں کے کیا مقابل شیخ (خط، ع) مع مکمل شیخ (خط، ع) فردز ہے (خط، ع) مصرعوں کی ترتیب مختلف ہے (خط، ع) یہ کہتا ہے اتنی (ض) کو رازی و د (خط، ع) دکھاوے تو ہو یاد کی و دو قائل (خط، ع) یہ سیر مشق (ض، قد، جلیل)
 ۲۔ یہ عبارت (علی)

رونیف (غ)

(۱) نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 رول کے داغ (خط، ع، مع حقے ہے اگر (قد، جلیل۔ اگر ہے حقے حاشیہ۔ قد)

(۲) نذجات (خط، ع، علی ش، حب، مد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 اگل گھڑاڑ (حب، قد، جلیل) ع سیر گلگشت (ض) شوق گلگشت (علی ش) ع کریم (ع)
 پیار داغ (جلیل۔ غالباً کتابت کی غلطی ہے) ع گراتنی (تمام نسخوں میں سوائے خط، ع، ع اور
 حاشیہ۔ قد) ع رنگ شباب (ض) کوئی (ع)

عبدالرد (علی)

رویف (ف)

(۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، بلی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ آتا ہے بار بار مجھے آج یا حیف (ض) مجھ کو آج (قد، جلیل) آج جگو۔ حاشیہ۔ قد (صد ہزار)
 خط نہیں ہے ہزار (ض، بلی) یہ کی تھی نہ جا (علی) کو تھی نہ جائے (ش) کی تھی نہ جائے (جلیل)
 کو تھی جگہ (ع) وہ ہے اٹک بار (ض، بلی) ہے دو اٹک (ش) وہ دو اٹک (حب، قد، جلیل) وہ
 ہوئے تا خوش (ع) غم سے ہوا (علی)
 عبدالرد (علی)

(۲) نسخہ جات (خط، ع، ض، بلی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ ہوا چشم (ض) برباد و پامال (ض، حب، قد، جلیل) ع کبھی (علی، ش) کبھو نہ تو نے یہ آ کے
 (حب) مگر نہ تو نے کبھو (ع) دل شاد نہ ہوا رہا امیدوار حیف (ع) یہی گرم شعلہ رخاں (ض)
 ہیں شعلہ رخاں (علی) لیتے تھے (ع) آدے تو اُن کے (علی) اُن کے واسطے یہاں
 (قد) روئے تو کے واسطے اُن یاں زار (جلیل)

رویف (ق/ک)

(۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، بلی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ مجھ کو یہاں تجھے (ض، ش) مجھ کو اے پیارے نہ تھا (خط، ع) جانتا تھے سے نہ ہوتا آشنا

مطلق (خط، ع) سے جاناں پہلے ہے (علی) پیدا ہے (حب) تجھ کو اس سے اے تا (خط، ع) ع نہیں ہے..... کچھ حیا (خط، ع) اگھیں (خط) ۵ ہر دم اس کے ساتھ (ض) ساتھ پھرے ہوں (ش) ع: مثال سایہ بیدار ہر دم اس کے ساتھ پھرے ہوں (خط، ع) نہیں ہے وہ پری روئے ایک آشنا (ض) ہرگز وہ پری رو (علی) ع نزارو (علی)

(ک)

(۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ جنگ جوئی کا اگر (ض، ش) ع: کیا ہوا کو کعبہ خوں کا آہنگ فلک (کذا) (خط) کینے کا ہے اگر (ع) ع میں وہ ہوں (قد، جلیل) ہو جائے سنگ (خط، ع) ع کہ کو (ض، ش) تو یوں اس سے کیا ہم کو جدا (خط، ع) ہوگی (ض، قد) ہوئیگی (خط) ع دیکھ سکا نہیں مد سے (ض) نہیں (جلیل) نہیں (خط) کو رہو دے کاش (ض) جائے کاش (جلیل) ۵ لاکھوں نقب (علی) سر پہ پامیں (حب) ع نزارو (علی) ۵ نزارو (خط)

روایف (گ)

(۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ گلشن بھی آج اس (سافر) دینا کا (ع) گلشن سے بارغ (قد، جلیل) اُن کے (ض) ع اٹھایا (علی، حاشیہ۔ قد، اٹھادی، کی ی کاٹ کر) یا "بتایا گیا ہے (ع) حشرم سے ہے (ع) ع بھا گیا دل کو ہماری اس بت زیا کا رنگ (ض) کل گیا (علی) جی میں (جلیل) ۵ دے

لے (علی، ش) دل بھرتا ہے دیکھ کر دینا کارنگ (خط) دینا کارنگ (ض) بے: دشت میں بیدار
تیرے اشک خونی سے تمام (خط، ع) ہو گیا ہے (قد، ع، خط - ہو رہا ہے - حاشیہ - قد) لال
یکسر (خط، ع)

زائد:-

چرخ کی گردش سے یوں پھرتا ہے اس دنیا کارنگ + جس طرح یکساں نہیں رہتا حنائی پاکارنگ (ع)
۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴ (خط)

ردیف (ل)

(۱) نسو جات (ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
سینتے ہی (ض) حیدر ہی اے بتاں (ہے) اپنے ساتھ (ع) اے میاں (ض) کون تو (حب)
۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴ (علی)

(۲) نسو جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
عتر ازلف (ض) آدین کا (ع) سیر دیکھے کیا کہوں ہیں دست (ض) دیکھتے (ش) نہ نہ بچا تاج
ہے (ض) اور کرے کون (ض) نہ تا کون سادل ہے تیرا (ض، ش) لگا کہنے (حاشیہ - ع، ع، بن
کے تب کہنے لگا کون سادل ہے تلا (خط، ع) بے: پھر کہا میں نے کراے مہر پہر خوبی (ض، ش)
کیا تجھے یاد (خط) اے: شام کوتا بسر بام نہ آیا تھا تو (ض، ش) وقت نہ نکلا تھا بھلا اے غوغوار (ع،
خط) و تو ہی ہے (قد، جلیل - "نہی ہو" حاشیہ - قد) سن کے فرمایا مجھے تو ہیں ہو (خط، ع) گرفتاری
(ع، حاشیہ - قد) لاکھوں ہی (خط، خط) ہی میرے چشم کے پیار (خط) پیار

مرے (قد، جلیل۔ میرے پیار۔ حاشیہ۔ قد)

۵۱ اس طیب دل رنجور جہاں سے میں نے + جب کیا جا کے بیانِ حلاجِ پیاری دل (خط، ع)

۲، ۳ عمارد (علی)

(۳) نسخجات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱ ہوا ہے چراغ (ع) ع میرا ہے ایاز (علی) سدا ہوا (جلیل) ع پاس کسی (بقیہ نسخوں میں

سوائے (خط، ع، ع) ۵ جو چاہے (قد، جلیل۔ ”چاہیں“ حاشیہ۔ قد) ع ۲ جزوِ خواہش میں نہیں ہے

فراغ دل (ض) ع حیرہ زن (خط) ع نیزہ زن (علی) ظالموں سے (ض) ع ۱ دردِ فہم بقیہ نسخوں میں

سوائے (خط، ع، حب) جانے (خط، قد) کیا جاوے کہ ہووے ہے کیا (ض) ہووے گا

کیسا (قد، جلیل) ع جہاں میں جوں (ع) ع کہتا ہے (قد، جلیل) ہوں، حاشیہ۔ قد)

۱ عمارد (ض)

ردیف (م)

(۱) نسخجات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱ نہیں نظر (خط، ع) زلف پریشاں (ض) چلیا (جلیل) ع ہووے گوہر (خط) ع ۱ است (ض) پابستہ

کوئی ایسا نہیں ہے در نہ ہم (خط) عتاں میں (ش) کرتے جز (خط) ع ۱ کو کو کچھ آئینہ بھی (خط، ع)

۱ عمارد (علی، حب، خط، ع) ع حیرے رو کے (ض، ش) ع شعر کہتا تو نے چھوڑا (ض) شعر کہتا

گر چہ چھوڑا تو نے (قد، جلیل۔ شعر چھوڑا اگر چہ کہنا۔ حاشیہ۔ قد) ع شعر کے چھوڑے کو مدت ہوئی

دے بیدار کوئی (خط، ع) کہ سخن ایسے/ ایسی (قد، جلیل۔ کہ غزل ایسی۔ حاشیہ۔ قد) سخن

نہاں (خط، ع)

(۲) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ع، عالم کھول (خط) بھر کے (ض، خط، ع) ع، حلیں قد و سوزوں کے ہے تیرے (قد) قد سوزوں
 کے ہے تیرے (جلیل) اور قد (ع) سخت ہیں (قد، جلیل) مقدور دیکھیں (ض) ع، نکو (قد، جلیل)
 و کام جو ہم سے ہوا تجھے نہیں ہوگا کھو (ض) مجھ سے (قد، جلیل) ع، تابو پرواز.....
 تا فصل (خط، ع) ہوئیں (جلیل)
 ۶۰۴۔ شمارد (علی) ۶۵۳۔ شمارد (خط)

(۳) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 لہ تیری گلی (علی) ع، ایک جی تھا سو نیاز کر گئے ہم (خط) تھا جو سو (ض) سیپاتے ہی نہیں ہم آپ کو
 یہاں (ض) ع، آنکھوں سے (جلیل) ع، عشق میں جی (ض) دل سے اپنے (ض) ع، مجن میں
 (ض، ع)
 ۶۰۳۔ شمارد (علی) ۶۵۳۔ شمارد (حب)

(۴) نسخہ جات (ض، علی، ش، قد، جلیل) میں شامل ہے۔
 اے بے یو ہیں چشم (ض) اس قدر نہیں خونی (ض، ش) خونیں (ش) ع، اس بت بے مہر (ض) ع، میں
 کرے تو اثر کہ ہم (ض، علی، ش) ع، اس رنگ دل میں آگے کرے تو اثر کہ ہم (علی) ع، ہے پرور
 سخن یہ سزاوار (ض) زر مال کیا ہے تجھ پہ کریں۔ اے (ض، علی، ش) پہ کرے (علی) ہو یوں تیوری

بدل (ض) ہو کیوں تیوی چھڑا (ش) چھڑا (ش) قد، جلیل (ع) قابل نہیں کتاب کے کو
کی۔ الخ (ش) بدلت جاگے ہے یا تو سحر (جلیل)
۸۰۲ عدد ارد (علی)

(۵) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
یہ حجاب ہے (ع) یار (ع) یہ ترے نہ پہنچے (ض، علی، ش، ع) یہاں کون کہ دیکھے ہی (ع)
یاں / یہاں کون تھا دیکھتے ہی (قد، جلیل) تھاں (خط) یہ عدد ارد (علی)
نوٹ:- پوری غزل حاشیہ پر ہے (قد)

(۶) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
اے آنے کی (ش، ع) ایک دم آئے (ض) یہ کو (ع، حاشیہ۔ جلیل) کوئی جھکی (جلیل) جو یہ
چاہوں کہ (ض، ش) یہ اتنا کہ کچھ (قد، جلیل۔ حاشیہ۔ قد) ع: کہتے اتنا تو بھلا مجھے کہ یہ
ہیں (ض) یہ بلا کس کے گرے (ض، ش) کچھ ہو رہی بدلے (حب) یہ پھر کیا ہے
(ض، قد، جلیل) مجھ سے جو (ض) اور میداں ہے انہیں کچھ (ض) اور میداں ہے انہیں کہ
دیتیجے (ش) گو یہ میداں ہے انہیں (ع) مجھ کوں (حب) کھو (ض، حب) ایسے اگر آزرودہ
علی اب کیا کیجیے آگے یاں (ض، علی، ش، حب، ع) (علی) ع: حالت بیدار کیجیے آپ آگے
یہاں (حاشیہ۔ قد، جلیل)

۷۲۲ عدد ارد (علی)

یہ جو ہول سے نثار (ش) جو ہوتی ہے (علی، طیل) ہی ہوئے ہے (خط) مری جاں توں (خط) عینہ دیو (ع) بارغ بہار (خط) اشک ہے سرخ مرا بس ہے بہار دامن (حاشیہ، ع، طیل) سے جبکہ (ض، علی، خط) جھلک (قد، طیل) چمک حاشیہ۔ قد پہرے میں (خط) ابر میں ہوتی ہے (علی، خط، ع) یہ ایک ہی تار (خط) بچش خار وہ عشق سے اب اے صبح ÷ نہ ہا ایک بھی ثابت مرا تار دامن (خط، ع) یہ کشش عشق تجھے گمیر کے لائی تھی آج + کہ ہوا خاک پہ عاشق کے گزارد امن (ض، ش، ع) آج بھولے سے ہوا سردر ماں کو تری (خط) خوبی تیری / تیرے (ع، ع) کین حیف اے گل کہ تجھے (ض) نہ ہوا ہوئے مڑا ایک بھی خار دامن (ض، ع) نہ ہوا ایک بھی موئے مڑا (قد، طیل) نہ ہوا سوئے مڑا ایک۔ ارج (حاشیہ۔ قد)

”ایں شعر در دیوان شاہ محمدی بیدار دیده شد

بخارا (۱۳)

۱۔ جوں غنچہ (ض) سہ ہیں بھی دکھادے (حب) کبھو (ض) جہر میں دل کی مثال شمع (علی) ہے ،
 داغ جہر میں دل میں مثل (ش) سوزاں ہے (ش) حب ، قد جلیل اے یاد وصل (قد جلیل) غم
 تو بخدا دے (علی) بے صاف بے شمار (ض) ش ، حب) بیدار آرزو ہے یہ ہر دم کہ ساتھ میں یا حق تو

زردجگوں ملاوے انھوں کے تئیں (ع)

جغدارد (ض)

(۳) نسخہ جات (ض، علی، ش، حب، قد، جلیل) میں شامل ہے۔

ع: کہ شہر تباہی نہیں کوئی (ض) یہ کس کی (ض) یہ دل ہے میرا (قد، جلیل) لاوہ ہے (علی) یہ ہیں
مجھے لعل (قد، جلیل) ہینہ ہوئی۔ غیر کی (حب، قد، جلیل) یہ اکا ہے کوئی لخت (حب، ض)

(۴) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

اجان مشتاقوں کی لب پر (ض) لب پر (علی، جلیل) یہ بس کہاں یہ شوخیاں (ض) عتا گن بلا ہے
زلف (علی) عدا من کو (ض) ہے تپہ اور (ض، ش، ع) حس اور (قد، جلیل) بے غنچہ کو (ض)
پھر کھلوائیاں (قد، جلیل) یہ لینا چھاتی پر (جلیل) ع: اس کی زلفیں دیکھ کر۔ اٹ (علی) دریا
میں (حب)۔ اس پہ شیدا (ض) کوہ دانائیاں بقیہ نسخوں میں سوائے (خط، ع، حب)
جغدارد (ض)

(۵) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، جلیل) میں شامل ہے۔

ع قصہ بھی ہی فن (ض) ہے قصہ ہی علم (علی) ہے رہ تو (خط، قد۔ تورہ، حاشیہ۔ قد) چاہے ہے وہ
یاد (حب) یہ غیب اور شہادت میں (ض) غیب اور (علی) سفید و سیاہی (ع) سفیدی اور
سیاہی (ض، ش) ہستی میں (قد، جلیل)۔ ہستی نے حاشیہ (قد) لاا ہے جاہی (ض، قد، جلیل)

(۶) نسخہ جات (ع، ض، علی، ش، حب، جلیل) میں شامل ہے۔
 ع: ملا برک خوشی اے گلبدن تجھ۔ رنج (علی) آیا اس کے غم میں پہمائی میں (علی)
 ع: درود خداں (ع) عکب ہوا شیریں (علی)

(۷) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ درد کی (علی) ع میں ہے (خط، ع، قد) اگر چاہے مجھ مارے ورنہ خون کرتا ہوں۔ کہ
 عراق۔ (علی) اس ایر میں جنگی (ع) اس طرح سے (ض) ع رنگیں ہے (ش) ع: کہ جب
 طرح غزل کرتا ہے تو مضمون۔ (علی)

(۸) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ اشک باب (ض) اشک بار (خط) رکھتی ہے (خط، ع) ع: آدے گراے جاں تو مست (خط،
 ع) ع: ہودے حسرت سے دل حاسد (خط، ع) ع: رکھتے ہیں (قد، جلیل)
 ۲۔ تک جگو بیکار ہوتا ہے ہر شب انتظار (علی) ع: ہجراں سے (خط، ع) دل کو رکھتا ہوں (ض) ع: تیرا
 ہی خواب (قد، جلیل) ع: آدے گامیری بریں وہ (ض) آتا ہے (ع) جاں کو (ض) ہے تو اے
 خانہ (ض) اب تک اے بیدار (قد، جلیل) اب تک۔ حاشیہ۔ قد)

(۹) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ تم نے جدا (ض) کو لیا تم نے چرا (ش، قد، جلیل)۔ چرا تم نے کیا۔ حاشیہ۔ قد) جانے کیا کہتے
 ہیں (ض) جان سنا (ع) ع: اے صنم تو زبھی (قد، جلیل) توڑے ہے، حاشیہ۔ جلیل) کہ بہت اس

کو خدا (علی) سے ہم پہ وہ (قد، جلیل) سے مشتاق سے بقیہ نسخوں میں سوائے (خط، ع، ع) کیا
(ض) کے سنگ جہا (خط) میں حالت ظالم (بقیہ نسخوں میں سوائے (خط، ع، ع) حاشیہ، قد، جلیل)
عندارد (حب)

(۱۰) نسخہ جات (خط، ع، ع، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
یہ مرے دل کو (ض) قد، جلیل۔ جی کو، حاشیہ، قد، جلیل) کو طرح سے میرے دل کو اب (علی) کسی
نہی۔ دل کے تین قرار (خط، ع) یہ وعدہ خلاف ملنے کا (علی، قد، جلیل) قسم کی (حب) یہ شاہد
ہیٹا (قد، جلیل) ساغر داہرہ بہار گلشن ہے (خط، ع) وقت میں نگار (خط، ع) ع: نگاہ دیدہ حق
میں کے رو برواے یار وہ کون جا ہے کہ جس میں ترا گزار نہیں (خط، ع) موقوف اور نہ کہے
پر (ض) دھماں / دہاں گزار (قد، جلیل۔ جہاں، حاشیہ، قد) ہر گھر کا داغ (قد، جلیل) کو
چن (خط، ع)

(۱۱) نسخہ جات (خط، ع، ع، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
یہ دل زاد خراب (حب) اس کوں ہے اے بیدار (ض)
عندارد (ض)
نوٹ:- کافیہ لکھتا ہوں بجائے کرتا ہوں (ض)

(۱۲) نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
یہ مرے دل کو ہے (علی، قد، جلیل۔ جی حاشیہ، قد، جلیل) سے ہوئے (جلیل) سے سوائے اور

نہیں (خط، ع) عیگر سے (خط، ع) ہے خبر ہے (خط)

عندارد (خط)

نوٹ:- یہ غزل سو "ش" میں "ص" کے نشان کے ساتھ حاشیہ پر نقل ہے۔ ظاہر ابجد کا اضافہ نہیں معلوم ہوتا۔ (مرتب)

(۱۳) نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

ع، ہم تری..... حذر کرتے ہیں (قد، ع، جلیل۔ "حیری ہم" حاشیہ جلیل) دربار خاطر نازک سے
حزر (علی) اور یہ کچھ (ع) عیخانے کی طرح (علی) آپ ہی (ع) آپ (جلیل)
و ایک گھڑی (ع) آخر تو (بتیہ نسوں میں سوائے (خط، ع) غیر واضح) حاشیہ قد) عیہ سر
کرتے ہیں (قد، جلیل) عیہ کچھ کہہ رہی ہیں (جلیل)

(۱۴) نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

ع میں ہے یک جا قرار دیوں سیما بے بس کہ دل ہے۔ ارغ (خط، ع) جوں (ع) عیہ: میں مہٹ
انتظار ارغ (خط، ع) عیہ ملحق گو ہے (خط، ع) عیہ لطف ہوا دھر بھی (خط، ع) عیہ عالم کوں (خط)

(۱۵) نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، حب، قد، جلیل) میں شامل ہے۔

۔ کو ہے میں (علی) عیہ مجھ سے (قد، حاشیہ جلیل۔ ہم سے حاشیہ قد) عیہ کہ اس تک کوئی پہنچے
پر ہم (ش) انہی میں (خط) عیہ لہ زناں (قد، جلیل۔ نعرہ، حاشیہ قد) عیہ جھکو (جلیل)

(۱۶) نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ع وہ نہیں (علی، قد، جلیل۔ دے حاشیہ جلیل) اٹھ جاتے ہیں (جلیل) جب تک (علی، ش) سناؤ
 تھکو (ش، ع) اس کو لیے (ع) ع جیوں (قد، جلیل) سے جوقا (حاشیہ جلیل) لیا رکھ
 (قد، جلیل) مطلب پرورد (جلیل) تھکو (علی) تھکو کچھ بھی ہے خبر ہم۔ الخ (ش)
 (۱۷) نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ع دل کے مانند (ع) ع کو کیا اس نے شب بھر مرے (قد، جلیل)۔ کوشب بھر کیا اس نے
 مرے (حاشیہ قد) چسے لینے کو (جلیل) پائے ہیں (قد، جلیل) ع مانند گھر (جلیل)

(۱۸) نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ع اور بھر (ع) ع جود مر جاتے ہیں (ع) ع چھوڑ کر (علی، ش، حب) روئیں (حب، ع، جلیل)
 (۱۹) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔ ع نہ سے (خط،
 ع) ع قاتے مہر (ع) ع دل لیں نہ لے سکیں (ش) ع منع پہ۔ ہیں حاضر (ض)
 ع برآمد (ض)

(۲۰) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ع نہ ہوئے یہ (قد، جلیل) کبھی (ش) ہزاروں (ع) ع غلوں (ع) خولہ کریں (قد، جلیل) ع ۳
 ع: کہ آدھر بھی۔ الخ (ع) ع دیکھے (ض) ع نہ آکے وہ یہاں نے (قد، جلیل)۔ ہے وہ
 بھاں/یاں، حاشیہ قد، جلیل) کوئی بھی طرح (ض، ش، حب)۔ نہ آکے ہے وہ بھاں نہ نہیں

گئے (ہیں) وہاں۔ کوئی بنا طرح (تو) لئے۔ رخ (ع)۔ بھڑکی بات بات میں ٹنگی (حب) کے یہ ہوں (ض، ش، حب، قد، جلیل۔ ہیں حاشیہ قد جلیل) مہر نہ الطاف (ش) ۱ ہے زاہد میں مورد (ع) گناہ گاری زاہد ہے (ض، علی) زاہد ہے (ش)

(۲۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
۱ بھرے ہیں موتی گویا (حب) سے پہرے ایدھر اودھر۔ رخ (علی) سے ہے وہ نہیں (ض) ۱ بہت مشکل سے پرآہ (ض) ۱ بدستگاہی (علی) ایسی بھی (ع) ۱ غیرت سے (ض) گز اس کا ہے دل (قد، جلیل) ۱ جل کے (ع، حب) ۱ عیسی کے (ش) ۱ پری کا جلوہ بیدار (علی)

(۲۲) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، جلیل) میں شامل ہے۔
۱ گنجائش ہو (ع، حاشیہ قد، جلیل) ۱ یہاں ہوا (خط) گل ہوا ہے ہر جن (ع، حاشیہ جلیل) ۱ سوزش تو (قد، جلیل) ۱ شبیر دست (قد، جلیل) ۱ کی کیے یہاں (ض، علی، ش) ۱ و نشاں پھولوں کا ہو جائے بدن (علی) ۱ اور پاکمن میں (ع، حاشیہ، قد، جلیل) ۱ جنوں کا کب سے بیدار (حب)

(۲۳) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
۱ جو اس کے جاؤں، بقیہ نسخوں میں سوائے (خط، ع) کہاں کہ پاس (ع) منعم جانو (قد، جلیل) منعم سمجھوں (حب) ۱ اور دھر..... اور (قد، جلیل) ۱ کرتے ہیں (ع) کہتے ہو (ض، علی، ش) ۱ سے از جائیں (جلیل) تو نہال (ض) ۱ فخر دہاں (ض، ش، قد، جلیل) سے یہ کہا (ش) مصرع دوم غار د (ع) دل کو (ع، ض)

(۲۳) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ اپنی جیب (جلیل) ع ۱۲ سرودہ خاطر اپنی چمن دل میں رو کریں (قد، جلیل) یہ بھوڑے زاہد
 (قد، حاشیہ جلیل۔ جھوڑے، حاشیہ قد) ان کے تھکواگر (ض) یہ پھر جو (قد، جلیل)
 ۲۔ اس لب (ض، ش، ع) کیا ہے وضو (ع) یہ جائیں جو (علی) چاہیں جو (قد، جلیل) یہ نگاہ (خط)
 نوٹ:۔ شعر نمبر ۱ کا مصرع دوم ع صرف نگاہ۔ اس کے اور نمبر ۲ کا مصرع اول ع چاہیں کہ۔ اس کے سوجو
 نہیں۔ شعر نمبر ۱ کا مصرع اول اور شعر نمبر ۲ کا مصرع دوم مطلع کے طور پر درج ہے (قد، جلیل)

(۲۵) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ اے مرے بیٹی (قد، جلیل)۔ ”مرے بیسی“ کو ”میرے بیٹی“ بنا لیا گیا ہے (قد) یہ تو جلدی (خط) آتا
 ہے تو (حب، ع) بے چمن میں کیجیے کیا (ض، ش) گرفتار داسیر (علی، حب، ع) اے پاتا
 نہیں (ع، حب) کہیں ہرگز نہیں میں (ض) پاتا نہیں میں (علی، ش، ع) تک نام (ض) پاتا نہ
 ہوں پروانہ میں برقع بیدار (ض) نہ ہو پروانہ (قد، جلیل) سیر و گل (ع، ش)
 ۱۰۰، ۹۰، ۸۔ ندارد (خط)

(۲۶) نسخہ جات (ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ ہمارے (ع) چہشم ہیں (خط، ع) یہ ندارد (خط)

(۲۷) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

یاد کا (علی) یہ مپاں ہے (ض) سیلوں پر میرے (ض) کیا جانوں (ض) یہ دیکھیں (ض) ش) (ض) یاد (ع، حب) آج وہاں کیا کوئی (حب) کیوں اٹھایا ہے مہانے ترے کوچے میں غبار کیا وہاں آج کوئی اٹک۔ اٹ (خط، ع) لے (خط، ع) ہم نفس انہوں سے کہتا تھا تم گر میرا (ض) کوئی بیدار (خط، ع) بچے گر رہتا (ض) ش) کھڑا (خط، ع، جلیل) یہاں ہے کہ (قد، جلیل) جان کا اسے کچھ تو مپاں (علی) جان کا خطرہ اسے (ع) لے (خط، ع) یہ وہ جان جہاں۔ اٹ (کذا) (ع) کوئی مپاں (خط، ع) آتا ہے مگر اس (ض) تنگ وکماں (ض) ش) (خط، ع) بندار (علی)

(۲۸) نسخہ جات (ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

اے کس کو (ض) یہ صرف وحدت (علی، ش، حب، ع) حرف کو صرف بتایا گیا ہے (قد) یہ دل میں رہتی نہیں کچھ (ج) لے (خط، ع) جام اور سید (علی) سا فرار (قد، جلیل) بچے: اسی گل کی سی آج بو (ع)

(۲۹) نسخہ جات (ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

اے ابروے خورشید (ع، حب) رخسار و ہلال ابرو خورشید (ض) یہ مست بے باک (ع، ض، علی) یہ اس کی کہنے (علی) کہے اس کی (ش) خستہ ہے (ع، علی) خستہ و خاطر غمگین (ض) جان غمگین (ع) لے شدت درد جراحت سے نہایت (ض، علی، حب، ش) چشم خوں خوار (علی) بار سے تو ہیں (قد، جلیل) بچے کچھ کہ اس کو کہا میں نے کہ (علی، ش) یہ تیرا جو ہے ایسا (ض) ۹۱ لگا کہنے (قد، جلیل) حاشیہ (ع) اپنی میں اب تم سے گردن کیا تیں (علی) تم سے بیاں اب (قد، جلیل) ۹۲ اور امن و فراق (ع، ش) ۹۳ دیدہ و زخم (قد، جلیل) ایسا ہوا ہو جاری (علی) دیکھو تو نہیں (ض) خدنگ

نگہ (ض) زخم آلود (جلیل)

(۳۰) نسخہ جات (خط، رض، علی، ش، حب، قد، ریح، جلیل) میں شامل ہے۔

یع نوازی اکسیر (ض) عیش و شوق کی جائے گی نہیں جیتے جی (ض) لہ نظر ان کی (ض) نظر

آپ کی (ش) عمارد (ض)

نوٹ:- یہ غزل ہی قافیے کے ساتھ عام طور پر اے ردیف میں ہے اور نسخہ (ض) میں مجھے کے ساتھ درج ہے۔

(۳۱) نسخہ جات (ریح، رض، علی، ش، حب، قد، ریح، جلیل) میں شامل ہے۔

لے: نہیں کچھ ہستو تیرا اے مد خود کام (ض) عا اگر یک غور کر دیکھیں (علی) لگا ہاں (جلیل)

(۳۲) نسخہ جات (ریح، رض، علی، ش، حب، قد، ریح، جلیل) میں شامل ہے۔

دل غم زدگاں رکھتے (ض، علی) سے تم شمع صفت جلتے ہیں (ض) ہر سے (حب، قد، جلیل)

چاہیں سو (ض) تو کہاں (حب، قد، حاشیہ جلیل۔ سو کہاں، حاشیہ قد)

(۳۳) نسخہ جات (ریح، رض، علی، ش، حب، قد، ریح، جلیل) میں شامل ہے۔

اے دربار (ض) ع: بے خواب بکھریا، بیدار ہے دلے (خط، ریح) مدت سنی پلک (ض)

(۳۴) نسخہ جات (ریح، رض، علی، ش، حب، قد، ریح، جلیل) میں شامل ہے۔

ع ہوا نازک (جلیل) جانے کیا (ض)

رونیف (و)

(۱) نسخہ جات (خط، غ، ض، ش، حب، قد، غ، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ اگر (خط، ش، ض) جو چاہے (حاشیہ قد جلیل) سنبال دویا (جلیل) بے خواب دنیا (غ) ۲
 برک (ض) کب ارباب (حب) ۳ گلستان (حب) ۴ جام کر (تو) بھر کے اس خواب (غ)
 بس خواب دنیا (جلیل) ۵ میں اس گیسوے پر تاب (ض)

(۲) نسخہ جات (خط، غ، ض، علی، ش، حب، قد، خط، غ، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ محتاج (ض) ۲ تھ پہ منم (قد، جلیل) تھ پر منم حاشیہ قد (میں کوئی تیرا) قد، حاشیہ۔ جلیل۔ کون
 حاشیہ قد (۳ اپنی ہی (غ) مبادا دیکھ کر (قد، خط، غ، جلیل) دیکھ کے (جلیل) ۴ یار خواب
 (خط، غ) ۵ توڑے بھی (قد، جلیل) ۶ توں (خط، غ) ۷ جھو اے بیدار (ض) لگا جھ سے کہنے
 اے (علی) جھ سے لگا کہنے نس کے اے بیدار (خط، غ) لا دے کہ بند (ض)
 میرا نقاب (خط، غ) لاے گا (جلیل)
 ۸ غدار (خط)

(۳) نسخہ جات (خط، غ، ض، علی، ش، حب، قد، غ، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ کہاں ہیں (ض، غ) جو کہ (علی) ۲ جام و مہما نقاب (ض) ۳ ناموں نے سخت (غ) ۴ تو بھی
 یہاں آ کے (قد، جلیل) ۵ ہوا ہے گھر مرے مہمان آج وہ بیدار (ض)
 زائد:-

(i) کھڑا ہے آکے سر ہام وہ بلا بالا + مجھے ہے خوف قیامت کہیں نہ برپا ہو
(ض، حب، قد، علی، ش)

(ii) نہاودے طاقت دیدار مثل پروانہ بفروغ شمع رخ یاد گر ہوید او (ع، عطا)
۵۵۵۵۵۵ (علی، ش)

(۴) نوز جات (عطا، ع، ض، علی، ش، حب، قد، عطا، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
اتم کو سنتے ہیں کہ (علی) تم تو (عطا، ع) تمہاری کیا کیا میں نے (ض) شکوہ و جز تمہارا میں
کہاں کس آگے پہنچو ملاؤ بھلا جس کی زباں۔ ایلخ (عطا) میں کہا (ع) کس کے زباں (جلیل) ع
لائی تھی (ض، ش) ع جو اے (ض) ع جو آیا تو (حب، قد، جلیل) ع سنو تم تو کہاں
(علی، حب، قد، جلیل) سنو تم سو (ض، ش، ع) ۳۲۵۵۵۵۵ (عطا)
۳۲۵۵۵۵۵ (عطا)

(۵) نوز جات (عطا، ع، ض، علی، ش، حب، قد، عطا، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
اینا صباں (جلیل) ع خوف نہیں مرنے کا (عطا) ع پاؤں میں (قد، جلیل)۔ پاؤں کو۔ حاشیہ قد و
جلیل) پاؤں سے (علی) میں خوں تو کر چکا (ض، ش، حب، عطا) کو تو خون کر چکا (ع) عھر تو
دھرا (حب)

(۶) نوز جات (عطا، ع، ض، علی، ش، حب، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
ع جاتے ہیں (ع) مہریاں دل کو (علی) ع کبھی (علی، ش، حب، جلیل) منہ تو پھیرا (ع) ۸۵۵۵۵۵
کہتے تھے تھے سے اے بیدار (علی) جد اول کو (علی)

(۷) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ ایک دن (قد، جلیل) ایک تو، حاشیہ قد و جلیل) سوں چھپائے (ع) ۲۔ پایا (خط، ع) دل
 میں (ض) ۳۔ عالم کو (ض، حب، قد، ع، جلیل) کا، حاشیہ قد و جلیل)
 زائد: - کون سی بات دل میں لائے ہو۔ ایسے ہم سے جو سوں چھپائے ہو (ع، خط)

(۸) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ فرمانیں جلادی (ض) فرماتا ہے (علی، حب، خط، ع) ۲۔ نگاہوں سے (خط، ع) ۳۔ کر دیا باغ
 ہر اک دادی کو (خط، ع) ۴۔ جہاں ہے (قد، جلیل) فہم میں جگ میں بیدار (خط، ع)

(۹) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ تو مجھے شاد (ض) تم اپنے مجھے شاد (حب) ۲۔ جب کسی (علی) جو بجا (حب) ۳۔ چاہے (ض) لایہ
 ہے (علی) ۴۔ پابند کرو (ض، قد، جلیل) رکھو، حاشیہ قد و جلیل) ۵۔ ع: شمع جب بزم میں افروختہ دیکھو
 یارو (ض) دل سوختہ (ض، حب)

۱ تا ۵، ۷، ۸، ۹ اور (خط)

زائد: - (۱) داد رس ہے فخر کل شکوہ صیاد کرو ÷ اے اسیر ان نفس نالہ و فریاد کرو (خط، ع)
 (۲) میں اود و بوائے زنجیر گسل ہوں کہ مجھے ÷ تم تو اے اہل جنوں چاہیے استاد کرو (خط، ع)

(۱۰) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

ع: آنے دو اپنے پاس مجھ کو (قد، جلیل۔ ع: آنے دو تم اپنے۔ ع: حاشیہ قد و جلیل) آنے
 دیو (خط) ع: کہ عشق کا ہو (حب) کیا سہوں (ع) جو عشق کا (ع) مع نہ ہوے (خط) ع: دل میں
 گھر (ع) ع: کیہ اے (حب) نکھوں (ع) لایہ ی ہی رہ تو (جلیل) ع: بھاتی نہیں تیری لباس
 مجھ کو (ض) گل ہی رہ پری تو (ش) بے گھر ہے (خط، ع)

۵۵،۲ ارد (خط)

زائد:-

(۱) موں پھیرا بھی نہ اس طرف سے نہ تک ہونے دے رو شناس بھگو (خط، ع)

(۲) اٹھ جاؤں گا ایک دن خفا ہو نہ کہاں تک نہ کروا اس بھگو (خط، ع)

(۱۱) نسخہ جات (خط، ع: ض، علی، ش، حب، قد، ع: جلیل) میں شامل ہے۔

ع: چڑ-ا بر پر (ض) تیوری چڑھ رہی بہوں پر ہے (علی) تیوری اب چڑھ رہی ہے بہوں
 پر (حب) ع: ایسی جانے کی (حب) شتابی ہی ایسی جانے کا (جلیل) ابھی عرق (ض) خشک تو ہوا
 بھی عرق تر ہو (علی، حب) تو ہوئے (ع) ع: کا ہے دل (ع) تو مجھ پر (حاشیہ جلیل) بے اگر
 میسر (ض) ہی کہیں (حب)

زائد:- اٹھ گیا ہم سے گو مکڑ رہو- خوش رہے وہ جہاں ہو جید صر ہو (ع)

(۱۲) نسخہ جات (خط، ع: ض، علی، ش، حب، قد، ع: جلیل) میں شامل ہے۔

ع: کرتے ہو تم۔ ع: (ض، قد، جلیل) ع: آجانیو گھر سے یار (علی، ش) ع: کبھی (علی، ش)،
 حب (ع: تو اس کو مت اعتبار کیجو (ش) ع: اس کو تو مت اعتبار کیجو (قد، ع: جلیل) اس کو مت
 اعتبار کیجو (حاشیہ جلیل) لا بیدار جہاں میں آن کر تو (ض) تو آ کے اس جہان میں (ع) بے کسی

کے (ض، علی، ش، حب)

(۱۳) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ پر حکم (ض) ع جو آدے (ش) ع دماغ جو جاوے (ض، ش) ع جب لطف (علی) ع تک فنا
 ہے (ض) یہ نہ کہ (حب)

(۱۴) نسخہ جات (ض، ش، قد، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ پھر کسی (ض) ع: کیا کام تجھے اے بت خود کام کسی کو (ض) نام (ض) ع کیا تجھے کہوں حال
 دل اپنا (ض) ع نہیں ہوں (قد، جلیل) عے ملا قاعے کی ہم کو (ض) ع خط بکھو (ض)

(۱۵) نسخہ جات (خط، ع، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ دیکھ کر موسم بہاراں کو: یاد کرتا ہوں بزم یاراں کو (خط) ع آیا (قد، خط، حاشیہ جلیل) ع اس کا
 دیدار چشم۔ الخ (خط) (آتا..... ہرگز) (ع) ع جانتا ہوں ازل سے میں بیدار۔ قبلہ مشق شاہ
 مرداں کو (خط) ع در د کرتا ہوں نام شاہ مرداں کو (حب)
 ۲، ۳ عمارد (خط)

زائد:-

- (i) کوئی عالم میں دیکھ تو ظالم: دو کہ پی دیتا ہے اپنے خواہاں کو (خط)
- (ii) الفت خارو خس ہے دامن گیر: چھوڑ سکتا نہیں بیاباں کو (خط)
- (iii) مصحف روے یار ہو جس میں: ڈھونڈتا ہوں میں ادس دبستاں کو (خط)

(۱۶) نسخہ جات (ع، ض، علی، ش، حب، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ ع گزر ہماری طرف بھی تو کراے یا رکھو (خط، ع) ہوں تجھ سے (حب، لیکن حاشیہ پر ”ہم سے“

لکھا ہے) بندہ توں سے دیکھن (علی) ہوں نہیں (خط، ع) ع خزاں۔ میں (خط، ع) دیکھوں ہوں

اے نگار رکھو (ض) گلے سے لگ (خط، ع) ع: دل بیدار کو قرار رکھو (خط، ع)

نوٹ:- (i) ہر جگہ بھی کی جگہ رکھو ہے (ض)

(ii) ردیف کا دوسرا لفظ ”تو“ کو حذف کر دیا گیا ہے (خط، ع)

(۱۷) نسخہ جات (ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ نجات کی (ض) سب بیدار کی چشم (ض، علی، ش)

(۱۸) نسخہ جات (خط، ض، علی، ش، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ اچھلے جاتے ہو (قد، جلیل) یہ تو نہیں دیکھا (خط) جو دیکھا (قد، جلیل)

ردیف (۴)

(۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ محفل پہ ہوا گذر (خط، ع) نہ پڑی شمع (ع) شمع پر (علی، خط) یہ کہ بھی اے (ض) سہ جلاوا

ہر دم (ض) ع شام کھلتی ہے جب ہو سحر (خط) یہ عشق میں تھا (علی، خط، ع) شمع کی چھوٹی نہیں

ممکن بیدار (ض)

(۲) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ اکا کل مشکیں (خط، ع) سے نہ لی کیونکہ بلائیں (ض) ہاتھوں سے لیتا (خط، ع) ۲۔ لے جاتے
 وہاں (خط) لے جائیں وہاں (ع) وہاں لے جائیں (جلیل) ہاتھیں شانہ (ش) ۳۔ اس کو بھر
 آئے (ش) ۴۔ مجھے (ض) دیکھ لے گیسوے مشکیں کی (خط، ع) ۵۔ لازم ہیں (قد، جلیل)

(۳) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ لا دوا (ش) ۲۔ اس کو کڑبت (خط، قد) کتب عشق (ع) ۳۔ پٹ کے لیا (علی) لوٹ لیا (قد،
 جلیل، لپیٹ حاشیہ قد، جلیل)

(۴) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ میرے دل (ع) کیا وہ شس و خاشاک کے ساتھ (ض) ۲۔ اٹھا کر کے نہ دیکھا (ع) کبھو (ض)
 کبھی تو نے نہ دیکھا عالم (علی) ع: سرچک مر گئے عالم تیری۔ ۳۔ (علی) ۴۔ کئی (ش) ۵۔ آنکھ
 جس کی لگی (ع) ۶۔ لیتا ہے (جلیل) ع: جب ہے کہ جو وہ (ض)

(۵) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ اس شوق کی (قد، جلیل) جلا جاوے (ض، علی) ۲۔ صبح کی لگ گئے اور درویش درویش
 کے ساتھ (ض) ۳۔ نہ کروں (ض) ۴۔ کہ سنے (علی، قد، جلیل) ۵۔ تلواریں بقیہ نسخوں میں سوائے
 (خط، ع، ع) ۶۔ دے آدے گا (ض، ش) اغیار (علی) ۷۔ لگ جاؤ (ض، ش) ۸۔ مل جائے
 گلے (علی) ۹۔ از سے بیدار (قد، جلیل)

مع عارود (علی)

(۶) خط، ع، ض، علی، ش، قد، ع، جلیل (میں شامل ہے۔)

بے نہیں طوطی (علی) بے خوردہ ہوا (علی) بے نہ ہووے کیراے نگار (ض) بے بس (علی، قد) سینہ
پر (جلیل)

(۷) نسخجات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

اگر ہو دو (علی) ہوئے حیرت (جلیل) ہو کر دو چار (ع) بے جھکو (ع) بے نومد (خط) بے کسو (ع)
جان مت (ض) تا کہ ہووے غبار آئینہ (علی)

(۸) صرف نسخجات (ض، قد، ش) میں شامل ہے۔

ا میرے چلو (ض) بے آنکی کئی دن سے ہیں یہاں (ض) ناچیز (ض) بے کیا ہے خلش
رنجش (ض) بے مرے ہر بیت لکھو (ض) بے ہی اگر تم کو ہے منظور مجھے (ض)

رودیف (ی/اے)

(۱) نسخجات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

بے صور ہیں (قد، جلیل) بے جب میں (قد، جلیل) دیکھا کہ (ض) بے خواباں میں (ع، حاشیہ، قد،
جلیل) خوابوں (ض)

بے عارود (ع)

(۲) نسخہ جات (خط، ر، ض، ہ، ی، ش، قد، خط، ر، ج، طیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ رنگیں ہے (خط، ”ہیں“ کو کاٹ کر ”ی“ بنایا گیا ہے، ر، دیتی ہے میاں نام (ض) ۲۔ رگل
 (ش) نشان ہے (ش، قد، خط، طیل) ۳۔ ہوئے ہیں شکر و قد (خط) شیریں بخنی (ض) ۴۔ وعدے
 کروں اے جان ترے سب (خط) ۵۔ آنحہ پر محبت (ض) ہووے محبت (خط) ہووے (ر)
 ہوسر لووار (ض)

(۳) نسخہ جات (خط، غرض، علی، ش، قد، غ، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ ابراہیم (علی) غرض: انھیں ہے ایک دو ماہ تاب برق وار مجھے (غ، حاشیہ قد، جلیل)
 ۲۔ اب گریباں کا (ض) یہ کسی سے (ش، قد) چوتھم ہیں (غ) لا سرہہ جان بخش (علی) بخود
 سکتی (غ) اعتبار مجھے (غ)

(۴) فتوحات (خط، ض، ط، ی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 لے اس وقت میں تو لے (ض) چلا ہے کہاں (ط، ی، ش) ع: اس دردِ دہم میں چھوڑ چلا تو کہاں مجھے
 (خط، ع) اس حال تو میں (جلیل) غمِ عشق (ض) سے ایک دم (ض) لے جاوے گا (ض، ش)
 یہ صورت میں اپنی آپ بھی (خط، ع) جو کچھ تری فراق میں گزری ہے اے نگار (خط، ع) مجھوں
 میں اس کے (ض) میں کس کے شور ہے (ض، ش) لگا ہے (ط، ی) اور دیکھا (خط، ع)
 ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶

(۵) نسخہ جات (خط، ع، ض، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

اے گزدرے ہے جو کچھ بجر (خط، ع) اے دکھاوے گا (ض، ش) سے طرف ہیں (خط) اس کے ہوی سخت (ع) کیا کیا ہوئی ہے (خط، ع) اے علی سے، بقیہ نسخوں میں سوائے (خط، ع) اسقدر مرشار ہوں (خط، ع) نہیں ہونے کی (خط، ع) اے اس سب مشہور عالم میں ہوا پیدا نام (خط، ع) زائد:-

تو اگر آوے عیادت کو مری آواز سن + تب تو اس صحت سی بہتر ہے آزادی مجھے (خط، ع)

(۶) نسخہ جات (ض، ش، قد، جلیل) میں شامل ہے۔

اے گل کہاں اور میں کہاں وصل تیرا بس اے گل + تیرے یہاں ہو تو مبالغاتی ہے (ض، ع) رات تھوڑی ہی بس آجانے دے مل مگر بول (ض) رات تھوڑی ہی بس آجانے دے نس کر بول (ش) تھوڑی ہے بس (قد) ۸ بن کے (ش) تو ہے اے شورش (ض) اے کہ ہوں اس سے مقابل (ض)

(۷) نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

اے جلیل زار سے ممکن نہیں بساں چھوٹے (ع، جلیل، خط، ع، حاشیہ قد) ہے مگستاں (طی) ع گر یہاں کہہ تو (خط، ع) اے ہو جائے (طی) ہو جاویں (خط) اے کیا ہیں (طی، ع) ہی کو نہیں بتایا ہے (ع) اے بات میرے سے کیا معنی ہے کہ داماں (خط، ع) اے جو آوے (طی) تو میاں + بخیر (خط، ع)

(۸) نسخہ جات (علی ش، نقد، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ تیرے ہم سنگ (علی) میں ہوں وہ (ش) سے خست ہے پاسنگ (جلیل) میں ہیں میں یا قوت
لب (ش) میں ہے یوں (علی) ۱۱ چھاتی میری سنگ ہے (ش) ۱۲ سے اسے بیدرا کیا ہے تجھ کو کام
(قد، جلیل)

(۹) نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، نقد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ قد کوں (ع) سے کہتا ہوں (علی، ش) چھوٹے ہی کہیں (قد) چھوٹے ہیں (ع) سے مبارک
ہو (علی، ع) ہم آشفہ (ع) یہ چھپتے ہی (ع) نمایاں ہی (ع)

(۱۰) نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، نقد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ اشک شب ہجر (علی، نقد، جلیل)۔ اشک بھی، حاشیہ قد، جلیل) سر وصل تجھے کیا ہوا ہوتے
ہوتے (علی) ع: سر وصل کو مدت ہوئی ہوتے ہوتے (خط، ع) میں گر چہ کدورت (خط) آنکھوں
میں (قد، حاشیہ جلیل) آنکھ میں حاشیہ قد، روتے روتے (جلیل) ع: ہجر کو (ع) ۱۔ نہال شاداب
(ع) ع: میری بالیں (ع) یا میری (خط)
۶، ۵ ندارد (خط)

(۱۱) نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، نقد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ آشنا میں جو (قد، حاشیہ جلیل)۔ عاشقوں، حاشیہ قد، سبز و سنبل (خط) صدا (جلیل) سے سن کے
غیرت سے (خط) سے حال ہو جب ایسا اتفاق (خط، ع) ع: درد اور روکی (ع)

زائد:-

سیر کے واسطے گلشن میں آکر جاوے توں + دیکھ تھہ عارض رنگیں کو قفل گل ہووے (ع، خط)

(۱۲) نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

لے خون و دل (ع، ش) بادۂ وگلابی (علی، قد، جلیل۔ بادۂ وگلابی، حاشیہ قد، جلیل) ع جام
 سے (خط، ع۔ حاشیہ قد، جلیل) سبک ایک (ع، ع: ہم ہمیں اور تم ہو یہاں غیر نہیں) (کذا)
 (خط) تو نہیں ہے کوئی (ع، لا، ع: تیرے، اے پری جگر سینے پر نہیں پستاں (خط) ع تیرے اے
 پری پیکر سینے پر نہیں پستاں (ع) بے ہوئے قابلِ تحسین (جلیل) دل کو سخت پتانی چشم کو بے خوابی
 ہے + ہجر میں تیرے ظالم یہ یہ کچھ خرابی ہے (ع، خط) ہجر میں تیرے ہی ظالم نہ کچھ خرابی
 ہے (خط)

۳۷۳ء ندارد (علی) مطلع ۳ ندارد (خط)

(۱۳) نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

اے ایسے تو گزرا (ش، قد، جلیل۔ ایسی یہ (حاشیہ قد، جلیل) ع تو اشک چن کو چہ دیوار نہ ہووے (ع)
 سہ بخشی ہے (ش) نکلہ مست نے مستی (علی) بیدار نہ ہووے (علی) بے کیا کیا میں بیاں تھہ سے
 کروں اوں کی جہاں میں (علی) ع کیا کیا میں کروں اس کی جہاں تھہ سے بیاں میں (قد، جلیل۔ ع کیا
 کیا میں کروں تھہ سے جہاں اس کی بیاں میں، حاشیہ قد، جلیل) ع کیا کیا میں کروں تھہ سے بیاں اس کی
 جہاں کا (خط) ایسا کوئی عالم میں (علی) جس میں نہ (جلیل) نہ کہ بیزار (علی) ادا دل آزار (بقیہ
 نسخوں میں سوائے (خط، ع۔ سترگار (حاشیہ قد، جلیل)

۹۰۵ عدد (علی) عدد ۵ (خط)

(۱۳) نسخہ جات (خط، غ، ض، علی، ش، قد، خط، غ، طیل) میں شامل ہے۔
 اے جان کہ سب دل (خط) میں نہ تک (قد، حاشیہ طیل۔ تک، حاشیہ قد) ذرہ / ذرا (ض، ش، خط، غ)
 سیر: کس برے وقت کالا گا تھا مراد دل تجھ سے (خط، غ) اک دن بھی (ض، علی، ش) اس بت
 بے مہر (خط، غ) کس سے جی پہ مصیبت (قد، طیل)

(۱۵) نسخہ جات (خط، غ، ض، علی، ش، قد، غ، طیل) میں شامل ہے۔
 اے ۲: نیک تو تو کمال رکھتا ہے (علی) کچھ اپنا عرض (طیل) اتنا بجال (خط، غ): آہ اوس مد سے
 عاشق بھور (ض) اے دل (ض، غ) بے ملنے کا (طیل)
 لے عدد (غ)

(۱۶) نسخہ جات (خط، غ، ض، علی، ش، قد، خط، غ، طیل) میں شامل ہے۔
 اے غ یہ جی جفا سے (علی) انکھیں (خط، غ) سہ رہنے دیو پاٹھا (خط، غ) عاشق جو
 ہیں (خط) عاشق ہیں اب تمہارے (غ، حاشیہ خط) سہ نالہ ہے (خط) کچھ کہ آدے (علی)
 کہو (خط، غ) غ: دشنام دیجیے گا یو ہیں۔ حاشیہ۔ خط) اے ہم سے نہ سرو (خط، غ) قیامت اس کا
 سر تا قدم بلا ہے (خط، غ) بے یاد رکھنا (ض) غ بیدار مصرع دروستا ہے یاد رکھو (خط، غ)

(۱۷) نسخہ جات (خط، غ، ض، علی، ش، قد، خط، غ، طیل) میں شامل ہے۔

۱۔ کتنی ہی رہیں (ض، ش) کہتے ہی رہے (علی، قد، جلیل) کتنی ہی رہی، حاشیہ قد و جلیل) اتنی ہی رہا (خط) اتنی ہی رہی (ع) مزے لوٹا (ش) ۱۔ گزری یہ سودا (خط، ع) ۱۔ کبھو (ض) ۱۔ ہی میں (ض) ۱۔ کئی رہتے ہیں (ض)
(۵۴۔ عداد (خط))

(۱۸) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
۱۔ جو ہو (قد، حاشیہ جلیل۔ جو ہو، حاشیہ قد) ع جب توں ہوئے۔ دیکھوں میں بہار (خط) جو توں ہوئے (ع) ۱۔ مثال نقش (خط، ع) ۱۔ یاد کر لب و دندان (حب) ۱۔ رواں ہیں (ش، حب) ۱۔ تھہ سا مجھے نظر (ض) کل کوئی تھہ سا پری نظر (جلیل) اگر جا کے میں دیکھی ہزار (ض) دیکھا میں (ع) اگر چہ دیکھے ہیں (قد، جلیل) ۱۔ تب سیتا ابر (خط، ع) میں کسی امید پہ دیکھوں بہار آنکھوں سے + نہاں ہے وہ صنم گل عذار آنکھوں سے (خط، ع)
(۶۶۔ عداد (خط))

(۱۹) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
۱۔ اپنی اختیاری میں (ع) آشنائی کی (جلیل) ۱۔ میں نے (خط) ۱۔ دل میں (ض) تیری (علی) کھپ (جلیل) خندق (قد، جلیل)

(۲۰) نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
۱۔ وہاں کی (ع) جہاں جاوے (ض) ۱۔ قدم رکھا (ع، حاشیہ جلیل) رکھی (ض) ۱۔ حرم سے

ہے (ض، حاشیہ، جلیل) دل کی تسلی کو اب میرے (ض) دل کی تسلی ہو جب میرے (علی) ۱
 کھینچنے زلف، ع، حاشیہ، قد، جلیل) اور دھر۔ اور (ض، علی، حب)
 بے ہزار (ع) ۶۰۳، ۷۰۳۔ ہزار (علی)

(۲۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱ یہاں ہے خبری (حب) ہوں وہاں تیری (علی، قد، ع، جلیل)۔ ہوں میں وہاں، حاشیہ، قد
 پہنچوں میں وہاں تیری (ض، حب) ع، ع: فولاو سے چھیزیوں زہار نہ اسکو (علی) پولاد دلاں
 چھوڑو (ع) ع جاوے ہے (ض، علی، ش) مڑگاں سے (قد، جلیل) کیا بے خبری ہے (ع، حاشیہ
 قد، جلیل) دیکھیے کیا (ض) بے ملک عدم (ع) جو بیدار (ض، علی)

(۲۲) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ع جو آ جاوے یہاں (قد، جلیل)۔ نسخہ ع میں اسی طرح لکھا ہے لیکن کاجب کے طریقہ تحریر کے
 مطابق ”آج آدے سماں“ پڑھا جائے گا کیوں کہ نسخے میں متعدد مقامات پر ایک حرف کو ایک بار
 لکھ کر دوبار پڑھے جانے کی مثالیں موجود ہیں (ع: گرد و گلزار حیا آ کے نمایاں ہو جائے (خط، ع)
 رشک گلزار (علی) کوچہ جاناں (خط) اس رخ کو تو قرہاں (ع، ض، ش، حب) اس شوخ کو
 قرہاں (علی) اس رخ کو پریشان (قد، جلیل)

(۲۳) نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱ عشق میں پیار (ش) ع ہمارے کو غریباں سے (خط) ایسے پار (خط) ع اول سے تم (حب) یوسف

معر (ش، خط، ع) تھے چاہ (خط، ع) کرنے (حب، جلیل) ع و صوڑتے پھرتے ہیں ہم
 تنکو شہر بھر (علی) تنکو جن پھرتے تھے (خط، ع) ع خانہ ملکیں میں رکھتے (خط) رہتے
 تھے (ع) ع نہیں جانتا (حب) ع کے کوں (علی) نزار و ملکین (قد، جلیل) فناک حاشیہ قد،
 حاشیہ جلیل) ع گز بھی (ش، خط، ع) ستم گار، دل آزار، جہا کار (قد، جلیل) ع ملے
 گلہار (خط، ع) ع قتل کرنے کے لئے (ش) حیراں ہوں (حب، خط) پھر کے جو (خط، ع) ع
 پھر تو کیا ہے (جلیل) ہو آؤ یہاں (علی) مارو جو ستکار (خط، ع) عیات کے کرنے میں (علی)
 کہتے ہیں۔ دیو (خط) اتنی سی دیو (ع) شوخ ہم ایسے ہی (خط، ع) ع پھر بھی۔ کوں (خط)
 آگے کوں (ع)

زائد:- گراہی میں ہے خوشی دل کی تمہارے تو خیر ہم بھی راضی ہیں کہ اس جینے سے بزار ہوئے
 (خط، ع، دیوان سودا کے بعض نسخوں میں بھی) تمہارے تو بھی (خط، ع) خیر ہم راضی (خط)
 ۱۶، ۱۰، ۹، ۶۔ مدارد (علی) ع مدارد (خط)

نوٹ:- یہ غزل ہادئی تغیر کلام سودا کے چند قلمی اور مطلوبہ نسخوں میں ”سودا“ شخص کے ساتھ شامل
 ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے:-

(i) ”دیوان غزلیات سودا“، مرتبہ راقم الحروف، ص ۱۳۰ تا ۱۳۳

(ii) ”شعلاات سودا“ از ڈاکٹر نسیم احمد، ص ۱۱۰ تا ۱۱۵

(۲۳) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

ع زیادہ فلک (قد، جلیل) ع یاد اے فلک حاشیہ قد، حاشیہ جلیل) ع کھو کسی سے میری جان کچھ سنا
 بھی ہے (ض) ع بلا دوں کی اے شوخ (جلیل) ع سوراہ محبت (ض، علی، قد) جیتا کوئی رہا بھی
 ہے (ض)

ستم ہے روکھنا عاشق سے ہر گھڑی خالم بڑھانا دوست کو اپنے کہیں روا بھی ہے (خط، ع)

(۲۵) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، جلیل) میں شامل ہے۔

ایہ جب تک کہ (قد، جلیل) تک نہ دل لگا تھا ان (علی) عیا توں سے پا گیا کہ (ض) قیمت ل ان
ماہ (ض) کے گر میں (قد، جلیل) حرقوں سے (قد، جلیل) ع جراتوں سے (قد، جلیل) ا دل
ہے (قد، جلیل)

(۲۶) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

ع ہے حیراں (علی) نرگس ہے سو (خط، ع) تیری سے (علی) ع میں سخت ہجر کا ہے
خوف (خط، ع) ع حکایت (ش) کنایت (ع) کون آئے (ض)

(۲۷) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

ع میرے بدن کی (جلیل) ع طلب ہیں (قد، جلیل) بیہوش (ض، ش) ع انگیاں ہیں دیکھ کر
تری مدہوش ہو گئے (خط، ع) دیکھ کر (خط) ع ادا ہے (ض) ع روز (علی، قد، جلیل) - وے حاشیہ
قد و حاشیہ جلیل) ع نہ رہی ہم کو کچھ خبر (ض، علی، قد، جلیل) بدہوش (ض) مدہوش (ش) گل کو یاد
کر (علی)

ع ہزارو (خط)

(۲۸) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ تیر مڑگاں (خط) رکھتی ہے امد بھی تیری شمشیر (ض) ح کرتا ہے (ض، خط، ع) دیکھ یہ کرتا ہے (قد، جلیل)۔ ”دیکھو کرتا“ کو کاٹ کر ”دیکھ یہ کرتا“ بنایا گیا ہے، (قد) ع ہو بھجائے نالہ مروت آشنا تاخیر سے (ض) ح ہوں میں (ع، قد، جلیل) کچھ زنجیر (ض) ح اس شوخ کے آگے بیاں (قد، جلیل) شوخ کے (ع) ح ہے حضرت شبیر (ض)
 ح ندارد (علی) (مقطع ندارد) (خط)

(۲۹) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ ”ع گر ایک رات کو گذرے یہاں وہ رشک ماہ“ (علی) وہ شاہ (علی) ح دکھائے (ع، ض، ش) کس منہ سے اپنا مونہہ اسکو (علی) جو شوخ (ض، ع) ح شعاردوفا (ض، علی) ح کی سکتے۔ ترجمہ ہیں (ض، علی، ش) ح وہ اس کی (جلیل)

(۳۰) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ بے حجاب (ض، ش) کوئی کہ جس کو (علی) وہ شوخ جو بے نقاب آوے چمکن ہے کہ جگو تاب آوے (خط، ع) ح کچھ پر (خط، ع) ح مہر بے حجاب (علی) گردہ (خط، ع) ح آئیگر (خط، ع) تو کہ (ض) ح ہوتا نہیں ہے کہ (خط، ع)
 زائد:- ہجرال کا عذاب تانہ دیکھوں بے اے کاش! اجل شباب آوے (ع، خط)
 ۵، ۶، ۷۔ ندارد (علی) ح ندارد (خط)

(۳۱) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ دعا و سلام (ع) ع حرف ونا (ش) ع بادہ و گریب (خط) بادہ نگلوں (قد، جلیل۔ مگریم، حاشیہ
قدم، حاشیہ جلیل) ع رخ زلف (ض) جو دوں (علی) لے کے رہے (خط) ع تو بیدار (ض)

(۳۲) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
لیا سے ملتا باقی (ض) شعر: میرے دل میں نہیں کچھ خواہش دنیا باقی۔ ایک رہتا ہے ہمیشہ غم فردا
باقی (خط، ع) ع سو تو جانے ہے (ض) اپنی جو ہے تجھ (علی) اے میری (جلیل)
ع ع: بھتسب اس طرف آتا ہے، شتالی نچو (خط، ع، ع: دے لے ساقی وہ جو شیشہ میں ہے
صہبا باقی (ض، ش) دے لے ساقی وہ جو ہے شیشہ میں صہبا (علی) دو ہے شیشے میں جو صہبا (خط)
ع وہ گیا ہاتھ مرے (ض) میرے (جلیل) ع تو رکھ دل کو بس اپنے (ض) ع روز و شب یاد میں
حق کے ہی رہا کر بیدار (خط، ع) ع بھی سوتا (قد، جلیل)
زائد:- یار کی تیغ سے ہوئی آج شہادت مجھ کو ہمارے دل میں یہ مدت سے تمنا باقی (خط)
ع ندارد (خط)

(۳۳) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
ع بھی دن (ض) ع جام بیٹا دے و طرب و ساقی (ض) عے و طرب و ساقی (ش)
ع ندارد (علی)

(۳۴) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
۱۔ دل کی نشانی (قد، جلیل) ع آہ کی بھی قدر (قد، جلیل۔ کبھی آہ مری حاشیہ قد، حاشیہ جلیل)
کبھو (ع) ع سنتا نہیں اس۔ کسی (ض، ش) سنتا نہیں اس ضد سے میری کوئی کہانی (علی) آدے

وہ زباں پر (ض) گزری (ع)

عندارد (ض، علی، ش)

(۳۵) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ شوق سق (ض) طفل کے یہاں لیاں (علی، ش، قد، جلیل) کا یہ اشک (ع) پر آنے کا میں
ورنہ (ض) آنے کا دگر نہ (علی) آنے کا ہی (ع) آنکھوں میں اب کوئی رتن (علی) سیر دیکھ
انجمن حسن تھے..... باغ میں سج ہے (ع) شبنم نہیں پھولوں پہ فجات (ع) سیر یا مہر سے ہے
جلوہ۔ الخ (علی) عذر و گل (علی، ش، ع) در چشم (ش) لا مفت میں (ض، ع) کہتے ہو۔ کچھ یاد
(ع) شعر: تعریف سنی تھی کبھی اس پستہ دہن کی ہر غنچہ کا اب تک جگر اس رشک سے شق ہے (ع)
کہوں:

(۳۶) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ کہہ دیجے (ض) ع: اور مجھے ہات پکڑ پاس سے اٹھوا دیجے (علی) دیکھیے یا مجھے اٹھوا (خط، ع) بن
کرتے ہیں تو ہر اک (ض) سج ہے کہ چمیز (ض، علی، ش) لیوں کا (خط، ع)
سج چا دے (قد، جلیل) ہمیں لا دیجے (ض) ہمیں (ض، علی، ش) ہے پہلے ہی دل (علی) خرد و دیں
پہلے ہی دل (خط) خرد و دیں پہلے ہم (ع) دیکھ تو (قد، جلیل) ہوا حال بھلا (علی، خط) دلیری
دیجے (ض) بے رنگ دل (ض)

۴۰۲۔ عندارد (خط)

(۳۷) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ۱۔ آپ فرمائیے (ض، خط، ع) آپ (جلیل) ع کھو (ض، قد، جلیل) ع زندگی کا (ض، قد،
 خط، قد، جلیل) جو آتا (خط، ع) ع تھی جس سے (ع) تھے جن سے (جلیل) ع ہم کو (ض، خط،
 ع، حاشیہ قد، حاشیہ جلیل) ع ہے جی میں، آجائیو (قد، جلیل) ع: میرے قتل پر تم نے باندھی کر
 (علی) ع ہے جی میں، آجائیو (قد، جلیل)۔ یوں ع جی میں ہے (حاشیہ، قد، حاشیہ جلیل) یوں ہے
 جی میں تو آجائیو (خط، ع) لا کر تم سے (ض، ش، قد، جلیل) کہ تجھ سے (علی) جو (حاشیہ قد،
 حاشیہ جلیل)

۶۴۔ ندارد (خط)

زائد:- جن میں ہے گل اپنی خوبی پہنازاں بچک ایک اس کو موں اپنا دکھلائیے (خط، ع)

(۳۸) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ع اس ماہ رو کی چشم قنات میں (ض) ہرن نے چشم قنات میں (ع) ع میری پیر ہن (قد، جلیل) ع
 جواز آیا ہے گریباں (ض) جو کر (علی) لا قد موزوں گو (ض) ع ہتا (ع) ع نوک یہاں
 خار (علی) ع اس چشم درختاں (علی)
 ۸۷۔ ندارد (ض)

(۳۹) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 ع باعث زیستن دہاں (ع) ع نفع دیدار (ع)

(۴۰) نسخہ جات (خط، رض، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

لے اپنی تو یہ آرزو ہے۔ اس (ض) تا آرزوے جاں (علی) آج خاطر سے ہماری (علی) اتنا (ع) بدل پے اختیاری (جلیل) اس انھیوں (خط) اس کر کے کس (خط) روئے (ع) اس کا ہم کو دیکھنا دیکھ رہا (ض) پوچھنا دو رہا (ع) داہ دالے شرم (جلیل) اس کر ہوس روشن دلی کی ہے تو اپنی چشم کو (خط، ع) اس جی پر (علی) غم گساری (ع، قد) معلوم ہوتا ہے کہ مگساری کو غمگساری بتایا گیا ہے (ع)

۸۰۷۱۔ ندارد (خط)

(۴۱) نسخہ جات (خط، رض، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

اس جلوہ کو جی اپنا دیا (خط، ع) اس قدر مت شمع (علی) اس کچھ کہ ہو پہلے ہی سجدہ (ض) کچھ سو ہوئے پہلے سجدہ (قد، جلیل) اس مشت حقیقت (خط، ع) خواہش روشن دلی گر ہودے شب سے تا سحر (خط، ع)

(۴۲) نسخہ جات (خط، رض، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

اس تجھ بن اے ماہ رو کبھی جھکو چاندی۔ اس (خط، ع) اس کتابت (خط)

(۴۳) نسخہ جات (خط، رض، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

ایات انھادے (خط) کہ یہ ہونہ سکے مرہم سے (ع، رض، علی، خط، ع) کہ یہ ہونہ کسی مرہم (ش) کہ یہ ہونہ کسی مرہم (قد، جلیل) اس گر ترے (ع) کہ تو (ض) ایسے میں کہ (خط) غصہ

اجنے (خط، ع) اے بتاں بھوتو (بقیہ نسخوں میں سوائے خط، ع) ہے چاہے (بقیہ نسخوں میں سوائے خط، ع) چاہے لے تو دیکھ یہ ست میں ہوں (خط) چاہے دے تو دیکھ یہ ست میں ہوں (ع) لا آئینہ کے سامنے (ض، ش، خط) بے سخت ہر روز (ض) لا غدار (علی)

(۳۴) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
عجب سے وہ (علی) کدین خانہ (علی) سہوئی ہے شب (ض) جی اب تو ایسے (جلیل)

(۳۵) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
جھونے کے (ع) بدل میں تھی (ش) ع تاثیر کی (خط) اتنی مدت میں تم (خط)
۳۲۱ غدار (حب) ۵۰۳۔ غدار (خط)

(۳۶) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
ع سنگ دل کو نہ ہوئی افسوس خبر (خط، ع) دل کوں (ع) سر کوں چک (خط، ع) ع ہر اک
سرشار (علی) ع شعر: نا تو اں مجھ سا بھلا کون ہے انصاف تو کر بچشم کساں کے ترے گر چہ ہیں بیمار
کئی (خط، ع) لا اس شرف کے ہالوں (ض) بے کف پا ہیں (ع) بھی یہ پہلو میں (خط)
۶۰۵، ۴۰۲۔ غدار (خط)

(۳۷) نسخہ جات (ش، قد، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ ”سبک رویاں“ ہونا چاہئے (مرتب)

(۳۸) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ ع اور کی بات۔ ۱۔ ع (حب، قد، جلیل) ۱۔ ع تو تک (ع) قرباں کہوں (علی) ۱۔ ع گاہ چراں دگاہ روتا ہے (ض) گاہ ہستا ہے گاہ روتا ہے (علی) روتا ہے گاہ ہستا ہے (ش، حب) ۱۔ ع کو کو (ع) دل کو (علی) ۱۔ ع کسی کے پوچھیں (ض، ش، حب) آنکھیں سو کے پوچھیں (علی) آج کیوں تری نم ہے (ض، علی، ش، حب، قد، جلیل) ۱۔ ع آپ کی نم حاشیہ قد، حاشیہ جلیل (۱۔ ع) عرق (حب)

(۳۹) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ اب تک جاگی (خط، ع) دیکھ اس پری کو کیجیے۔ ۱۔ ع (ع) چھٹی ہے (قد، جلیل) لو پھر یہ (ض) ۱۔ دیکھتے ہی سہی (حب) دیکھیے سہی دپان (ض، قد، جلیل) دیکھتے ہی سے وہ پان (ع) ۱۔ جاگی (خط، ع) باغباں (ض) ۱۔ ع رہتی ہے ساتھ ان کے تو (ض) ۱۔ ع پھرتی ہے ساتھ اس کے تو ہر دم بلاگی (علی) ۱۔ ع پھرتی ہے ساتھ اس کے تو ہر دم مبالغی (ش) ۱۔ ع دل کی (ض) اس درد کا تو پوچھئے (علی) ۱۔ ع دست رس کسے جو کرے (ض) اس ے دست (قد، اس سے، حاشیہ قد، حاشیہ جلیل) اس کو (جلیل) جس کے حنا (ض) پانو پر (ش، حب) پاؤں کو (علی) پاؤں پہ (ع) ۱۔ ع کیا جو (ض) کیا کہا (علی) ۱۔ ع جانیں پیاری کیا تجھے اس کی ادا (ع)

۶۰۴۔ غار (حب)

(۵۰) نسخہ جات (خط، ع، ض، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ عیوں چل کر (علی، قد، ع، جلیل) اگر چلے ہے (ع) ظل نہ مباد (ع) ۱۔ ع کس کی یہ کی ہے تنقذنی

(حب) کہ پرزے اڑتے ہیں یکلفت (حب) لا غچہ بہرے سے لیاغ (علی) آئی خزان (حب)

(۵۱) نسخہ جات (خط، غ، ض، علی، ش، حب، قد، غ، جلیل) میں شامل ہے۔
 ع فرماؤ کہ اب جس (علی) سے موسم برسات تو (ض، علی، ش) وہی بات (حب، قد، جلیل) لا اگر
 کہئے تو (ض، ش) بجائے اس سے (حب)
 لا مدارد (حب)

(۵۲) نسخہ جات (خط، غ، علی، ش، حب، قد، غ، جلیل) میں شامل ہے۔
 لا دون میں مار (جلیل) ع آہن ہے (ش، حب) ع تھے میں چھوڑوں اور (علی)

(۵۳) نسخہ جات (علی، ش، حب، قد اور جلیل) میں شامل ہے۔
 ع سہرنگہ (علی) ع جان وول ایمان وویں جو تھا بساط اپنی دیا (علی) تھی بساط اپنی (ش)
 مطلع مدارد (علی)

(۵۴) نسخہ جات (خط، غ، ش، حب، قد، غ، جلیل) میں شامل ہے۔
 لا چل سکے (حب، غ) ع گل گل گل کے (ش، جلیل) ع کہ جی تک (قد، جلیل) بہل (جلیل) لا دل
 کے ساتھ (ش، قد، جلیل) جی، حاشیہ قد، حاشیہ جلیل) کسی سے (ش، حب، قد، جلیل) چاہتا ہے
 دل (قد، جلیل) کہہ دوسری غزل اگر (ش)
 لا مدارد (غ)

(۵۵) نسخہ جات (خط، ر، ش، حب، قد، ر، جلیل) میں شامل ہے۔
 اس کی زلف (ش) ر "اپنا تو" کو کاٹ کر "اپنے تو" حاشیہ پر لکھا ہے (حب) اتنا تو (ر) ر کیا
 کہوں (علی) ر جو نقش (حب، جلیل) نل کے (ش) کے وہ کیا پھر (ش) ہو سو پھر کیا سنبھل
 (حب)
 ر انداز (حب)

(۵۶) نسخہ جات (خط، ر، علی، ش، حب، قد، جلیل) میں شامل ہے۔
 ر عالم بے بیہوشی۔ بقیہ نسخوں میں سوائے (خط، ر) کے سرچے حا جا ہے ہے اے زلف کسی کی تو
 مگر (ش، حب) ر آئینہ کی (قد، جلیل)
 ر مصرع اول انداز (علی) ر انداز (علی)

(۵۷) نسخہ جات (ر، علی، ش، حب، قد، ر، جلیل) میں شامل ہے۔
 ر خوردشید سائنے تیرے ہرگز نہ آئے (علی، ش) ر کام یہاں رے کوئی دم میں رے تمام (ش)
 جلدی اسے (حب) ر خون سے دامن کو تو (ر) ر "کھڑے کو" کو کاٹ کر حاشیہ پر "نور کو"
 بتایا گیا ہے (ش) ر آگ ہو جسے پانی (علی)

قطعات / اشعار متفرقات

- (۱) نسخہ جات (ع، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 (۲) نسخہ جات (ع، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 اے عاشق بھی اپنی جان سے ہی (حب) تراکب یہ ہو سکے (علی) ع، ہم چشم چشم ابر دیدہ زبوں تو
 ہو سکی (علی) دل سے دھو سکے (حب)

- (۳) نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 عیب دل درد غم دوری (قد، جلیل)

- (۴) نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 اے چاہو (خط، علی) کون (حب) ٹوٹے (حب، قد، جلیل)
 نوٹ:- تینوں جگہ قافیہ ”چھوٹے“ ہے (ش)

- (۵) نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 عیار کے (ع) جاں خرابی (حب)

- (۶) نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 اوروں کے (ع) ع خراباں کے (ع)

مسدس در مدح آنحضرت محمد ﷺ
 یہ مسدس اخذ جات (خط، ع، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
 لہادی کفر (ع)

۴ لہادی گربان (ع) یزدین قاس (قد، جلیل)

 ۵ لہیں جو (جلیل) ع جمع آ کے سوا ادا (حب) خدا کو حرف ہے کیا (ع)

۶ لہ خواجہ کائنات ہر دوسرا نور بخمین بخریب و بطحا

۷ ع نہ ہوں (قد، جلیل)

۸ لچاک ذات (قد، جلیل) ع مدعو راز (ع) ع ارتقا ش (حب، قد)

۹ لاس کو لا (حب) ع نبی کو (ش، ع)

۱۰ لہ انسان و کیا (ع) اشجار و کیا (حب، ع) ع کسی کا (ش، حب) ع نہ اسی میں کو
 کا لہ (ع) ع خلق را وصف او (خط، ش، حب)

- ۹ سی فرقم (ش، ع)
- ۱۰ لاجی و مصدر (ع، ش، حب، ع) قدس و لا (حب، ع) سی کشف اعدی صوی (ع)
- ۱۱ سی تعلیم (ش، حب، ع)
- ۱۲ لاسن قبیلہ (حب، قد، طیل) سی روز میں بھی پاؤں (ع) کریم نجات (قد، طیل)
- ۱۳
- ۱۴
- ۱۵ لٹاف دین (قد، طیل) قاص دین (حب) شاف دین (ع) قاص
بدعت (قد، طیل) سی اں معزز (ش) دین معزز (ع)
- ۱۶
- ۱۷ سی غصہ و خلل (ع)

- ۱۸ اکاظم امام (قد جلجل) اتقی (ع) مستفید (قد عجلجل) ع مولهبت (ع)
- ۱۹ اتقی (خط) ع لطف ابرو (قد جلجل) ع محشر بلند (حب) ع شعر: که بدین مرد دستوده
مشیم + بهایت رسیده فضل و کرم (ع)
- ۲۰
- ۲۱ ع دین من رخص و کیش (من رخص) است + رخص من؟ مانع رخص است (کذا)
(ع)

محسّات

محسّس (اول) (غزل حافظ

نسخہ جات (خط، ع، طلی، ش، حب، قد، ع، طلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ لے کہ ہے بڑا (حب) لا دو اے (ش)

۲۔ ع اسیر خستہ (قد، طلیل) غریب عاشق بیدل (قد، طلیل) فقیر و سرگرداں (ش، ع)

۳۔ اے میں دل (قد، طلیل) ع مجھ کو نہ (قد، طلیل) کہ دروے (قد، طلیل) ع زور دے
فراق (حب)

۴۔ لے کہاں ہیں یار کس (خط) سناؤں ہجر کا غم (ش، ع)

۵۔ ع ہو مری ترے خاک (قد، طلیل)

۶۔ کرز بہر خدا (قد، طلیل) بندۂ ۶۔ عمارد (طلی)

۷۔ لے تاراج از خزاں (طلی) ع فراق میں (ش) کہینے ہے (قد، طلیل)

۸۔ لے ہوں دوستاں (حب، قد، طلیل)

نخس (دوئم) برغزل سودا

یہ نخس لفظ جات (خط، ع، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ اوروں سے وہ (قد، جلیل) اس کو ہے (ع، خط، ع) یہ کہاں وہ زر ہے کہ

اخلاص (خط) ع شغلہ رو (قد، جلیل) ع فیروں سے (حب) جو ہو نیٹے (ع)

۲۔ اکھادے (قد، جلیل) ع مہر و معلوم (ع)

یہ بند ندارد (خط)

۳۔ اتوں (خط) ع مری پالیں (ع) ع شرقی ہیں (ش، حب)

۴۔ ع فرہ و گداؤ امیر و وزیر ہیں منقاد (خط، ع) سوچے سب ترے (قد، جلیل) ع اد جفا

ایجاد (قد، جلیل) کیے ہے تو نے مجھ پر اے بیداد (خط) ع ہے حیا میں (قد، جلیل) و معلوم (ش)

جرو ہے تنگو جہاں میں سو (خط، ع)

۵۔ جو کھولے جو (قد) کو کھولے جو (جلیل) جو کھولے ہے شانہ (خط، ع) بدر حر

گذرے (خط) ع ادھر ہے مرہم (خط)

۶۔ ع غرض مقام کو تیرے نہ پوچھا اے مدد (خط، ع)

منقاد:-

۷ ع اتنی ہی (جلیل) دقا وہ کرے ہے یاد (ش) کرد تو یاد (جلیل) ع کہو اُس
کے (قد، جلیل)
نمارد (خط)

۸ ع جو چاہے انداز (خط) چاہے انداز (ع)

مخمس (سوئم) بر غزل در
یہ مخمس نوحات (خط، ع، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
۱ ع: کہہ تو خدا جانے اے (قد، جلیل) ع حب تک (حب، قد، جلیل)
۲ ع میں تھہ سوا اور مقصود میرا (خط، ع)

۳ ع درویش سلطان (خط، خط) ہزاراں ہیں (ع) ع ہوئے ہیں یہاں تو ہزاروں ہی
یکساں (حب) ع بس اے یار (ع، قد، جلیل) نہ میں ہے نہ تو (قد، جلیل)

۴ ع اگر عشق اس کا جو ایسا ہے گا (حب)
یہ بند۔ نمارد (خط، ع، ش)

۵ ع کوئی صاحب جاہ و دولت ہے جگ میں کوئی اہل علم و فضیلت ہے جگ میں (خط،
ع) کوئی طالب دین (قد، جلیل) ع کہ ہر یک کو یہ شان و شوکت ہے جگ میں (خط، ع) کسی

کی کسی طرح (حب) کسی کوں کسی (خط، ع) ع آرزو ہے (ع) مجھے میرے رونے سے ہی
آبرو (خط، ع)

۱۔ ہو جیو تو (جلیل) ع: توں عشق آشنا ہونہ یار دینا (خط، ع) تا کام ہے کا (خط، ع) ع
کیا سیر ہم نے یہ گزار (حب)
۲۔ عالم کوں (حب) درخِ رشن اس کا ہے دیکھا (حب) عالم کو (خط، ع) ع: جہاں نور
سے اس کے دیکھا منور (خط، ع) ع: میں بیدار کی طرح ہوں خود میر (خط، ع) ع: نظر درد میری پڑی
کس کے اوپر (حب) دیکھتا ہے وہی (قد، جلیل)

نخس چہارم (برغزل قائم)
یہ نخس نخبات (خط، ع، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں موجود ہے۔
۱۔ لے بادۂ شوق (ع) ع کہتا بھی ہوں میں چشم (ع)

۲۔ اے طولِ ندوخت (کذا) (خط)

۳۔ سمجھ کر (حب)

۴۔ یہ عارِ قانِ کال (قد، جلیل) ہیں فضا رعاں (خط، ع شق حب، ع نسو (ع) میں
مضا رعاں کے اور پر سزا رعاں بنادیا گیا ہے (ع) گشت گاہ (جلیل) ع عاقل (قد، جلیل)

۵ ج تو ہے (ش، حب، قد، جلیل) ذکر تو ہے یہ زاہد (قد، جلیل) ج حزر کر (خط) آپ
سین (ع)

۱ ج تو سر کر (حب، قد، جلیل)

۷ لہچے (ع) ج میں تو اثر کر (ش، قد، جلیل)

۵ ج تک ایک دم (قد، جلیل)

۹ لہچہ ذکر (ع)

مخمس پنجم (برفزل سودا)

یہ مخمس لسنہ جات (خط، ع، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱ لہ عزیزاں (خط، ع) پر اسے مت کہو (خط، ع)

۲ ج مبادا ہو (جلیل) یہ بندہ نادر (خط)

۳ لہ تم یونہی اے اکیوں (خط، ع) ڈوہاؤگی میری (جلیل) ج چھپ کر (ع) نگاہ

مکرم (خط، ع)

۵۰ لڑنے میں (خط، ع) جاگتے سے مری (خط) سچ کچی (خط، ع)

۵۱ بے بازار میں ہو سو ہوا (قد، جلیل) ع نہ صبر تاب۔ عقل ہوش (قد، جلیل) ہوش
بہا (خط، ع) کی تاب ہے جان کا سودا (ع) سچ جو کچھ کہ ہو ہوا سو ہوا (خط، ع)
نوٹ:- ظلاً انتساب "محس بر غزل خود" درج ہے۔ (ع)

محس ششم (بر غزل خود)

یہ محس سطر جات (خط، ع) ش، حب، قد، خط، ع اور جلیل) میں شامل ہے۔
۵۲ سچ توں اے یار (خط)

۵۳ ع محض کہ میاد کے چائے میں چایا ہے نل (خط) نہ بھر (قد، جلیل) بچ کھاتے
ہیں اسی غمستی ہر یک سنبل (خط) ع دیکھنا اب کے میسر نہ ہوا موسم گل۔ کہتی۔ اتر (خط) ع
ہر چمن کا گل بے خار خدا (خط)

۵۴ لہر آب ہوا (قد، جلیل) ع اس نے بھی کی (حب) ع اے مرے (ع)

۵۵ لہر کا تا ہے (قد، جلیل)

۵۔ عزم آنے کا (ع) ہم سے بھی (قد جلیل)

مخمس ہفتم (برغزل امیر خسرو دہلوی)

یہ مخمس (خط، ع، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

۱۔ لے: یوانہ شیدا (علی)

۲۔ لے: لکل بیرو جواں (ش) عیہ دیکھو میدیں (قد، جلیل) می رود گردش جہوم عاشقان (حب) ۳۔

چالک سواری یک طرف اہل تراشا یک طرف (خط، ع) مسکین گدایاں (حب)

۴۔ لے: زکار گردن میں کیے قشقہ جہیں پر کھینچ کر (خط، ع) عیہ جو ہر رخ۔ ایلخ (حب)

۵۔ لے: اتوں قلم (خط، ع) ع: راضی ہوا انوں دل سے میں اس میں ہے گرتیری رضا (خط،

ع) لے سے میں ہرگز نہیں (قد، جلیل) سے میں بھی اب نہیں ہوں گا (ش)

۶۔ اس کو بند (جلیل) کچھ اس کی اور ہی بند (حب)

مخمس ہشتم (برغزل حافظ)

یہ مخمس نصف جات (خط، ع، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

(۱) لے: ہے طاقب دوری (علی)

(۲) لے: جز مدح میرے سونہ سے نکلا نہیں کوئی دم (علی) نکلا نہیں (ش، حب) ع: ع:

خدمت میں جو میں حاضر رہتا ہوں تیری ہر دم (ش) جو ہوں میں ہر دم (حب) میں جو ہر دم (خط)،
(ع) میں تیرے (جلیل)

(۳) ع: ہے ختم تیرے روپ سا ع (قد، جلیل) ع مجھ کن (ع)
یہ بند غبارد (خط)

(۴) ع اے راحت جاں اچھ بن ہے جگو نہایت درد (خط، ع) ع آہیں سرد (ش) تیری
دوری سے (علی) چنام (علی، خط، ع) ع کر دست (ع)

(۵) ع غلط عالم (خط، ع) مدت سے (ع) ع باز آمد (قد، جلیل) ہجراں مت خوش یار پہ
بر آمد (خط) ہجراں شد خوش یار بہ بر آمد (ع)

(مخمس نجم) بر غزل خسرو

یہ نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

(۱) ع اے اہ مایہ (خط، ع) چگونہ بستان (خط، ع) ع توئی در میانہ معذوری (خط، ع)

(۲) ع اچھ میکدہ چہ حرم (جلیل) میں رکھانہ جس میں قدم (خط، ع)

(۳) ع لکھایا ہوں جان (خط، علی، ش) میں ہر دم (خط) ع لوح دل یہ اپنی رقم (قد، جلیل)

(۴) اے چین پستان (خط، ع) اس کو مرنے (ع) اے اپنا سوز کہوں تجھے کیا میں اے (ش) اے
سوز (قد، جلیل) اپنا جور (خط) اے نادانی (خط، ع)
یہ بندہ اراد (حب)

(مخمس، دہم) برغزل حافظ
یہ مخمس نسخہ جات (خط، ع) علی ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
(۱) اے فقط ہی جاگے (ع) فقط ہے جاگے (جلیل)

(۲) اے قمری کو اپنے بریں (ع) اے تاسف کہ کوئی پوچھو جا (علی) پوچھا (ع)

(۳) اے صاحب تخت (قد، جلیل) اے شفیق لطف (علی)

(۴) اے ہوئی ہے زیاد (ع) خزان سے تو حد سے (علی) ہوا (ع)

(۵) اے بنا کر تو (علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) خط و خال اگر (علی) ع شکار میں تو نہ ہوں

مثل سارخ (علی) اے دام و دانہ (ش) اے دام و دانہ نہ گریہ سارخ (علی، ع)

(۶) اے اگر زمانے کی تھو (قد، جلیل)

(۷) اے تو ہے وہ تازہ۔ شہادت و غیب (طی) کہ تجھ کو دیکھ (طی) پہاڑی (جلیل) اے ع ہے
واقعی نہیں کہہ۔ اے (قد جلیل) اس میں جاے شہد و غیب (طی) اس سخن میں شہد و غیب (ع)

(۸) اے جدائی و غم نیست (خط) اے جزا زائل (قد جلیل) اے چشم ماہ (قد جلیل)

(۹) اے نہیں جگر بھی بیدار۔ اے (ع) کز اس بہاؤ در شعر (ع)

رباعیات

(۱) یہ رباعی نسخہ جات (ع، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
کے سچ (خط)

(۲) یہ رباعی نسخہ جات (ع، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
اے جنوں کا ہوش اہوا اور (خط)
اے ایسی ہی ناطق (خط) ایسی ناطق (ع)

(۳) یہ رباعی نسخہ جات (ع، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
ع محشر میں (ش) انوکھے بخش دیوے کا آلہ (خط، ع)

(۴) یہ رباعی نسخہ جات (ع، ش، حب، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
اے کریاں ہیں (ش، حب) خانم (ع) اے ع بیدار اسے ہو مقلی کا کیا غم (خط، ع) تجھ

(۵) یہ رباعی نسخہ جات (ع، علی، ش، حب، قد، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
ایس ہیں جو (ش) بھینچیں ہیں (ش)

(۶) یہ رباعی نسخہ جات (ع، علی، ش، حب، قد، جلیل) میں موجود ہے۔
ایر یکما (جلیل) ع وحدت سے یہاں (قد، جلیل)

(۷) یہ رباعی نسخہ جات (ع، علی، ش، حب، قد، جلیل) میں شامل ہے۔
ایسپ کی (جلیل) اسی دن (قد، جلیل) تو کہاں (علی) کیا (قد، جلیل)

(۸) یہ رباعی نسخہ جات (ع، علی، ش، قد، جلیل) میں شامل ہے۔
ع نہت بھی (قد، جلیل)

(۹) یہ رباعی نسخہ جات (ع، علی، ش، جلیل) میں شامل ہے۔
اوداغ دل کو (ش) عمت ہی ہوئی (علی، ش)

(۱۰) یہ رباعی نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
اچھا میں تیری (علی) اُن کا اظہار (خط) ع اپنی خوشی آہی (علی) ع: ہوگا تو اپنی خوف سے آپلی)

قد، جلیل (آہنی) قد (تواپنی ہی خوشی سے بیزار (خط، ع))

(۱۱) یہ ربائی نسخہ جات (ع، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
ع لیل و نہار ہجر بقہ نسوں میں سوائے (ع) میں (ع) تھ بن آہ (قد، جلیل) ہجر میں از سر تاپا
لے (خط، ع) بیزاری گذری (خط)

(۱۲) یہ ربائی نسخہ جات (ع، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
لے میرے کچھ بھی خبر ہے (خط) میری کچھ (جلیل) کچھ بھی اثر ہے (خط) کچھ اثر ہے (ع)

(۱۳) یہ ربائی نسخہ جات (ع، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔

(۱۴) یہ ربائی نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
ع سو چشم (خط)

(۱۵) یہ ربائی نسخہ جات (خط، ع، علی، ش، قد، خط، ع، جلیل) میں شامل ہے۔
لے ارواں ہیں (علی) بتلا کہ ہے یہ چشم تریا دریا (قد) بتلاؤں کہ ہے دیدہ تریا (خط)
بتلا تو کہ ہے دیدہ تریا (ع) بتلا کہ تری ہے a چشم تریا (جلیل) ع تمام خانہ ہے خراب (خط)
رونے سے مرے (خط، ع) اس میں کہ یہ گھریا دریا (ع) اس میں کہ ہے گھریا (ع)

مخمس بر غزل درد

یہ مخمس صرف نوزجات (ش، قد، جلیل) میں ملتا ہے۔

(۱) اے کسی کو دی (قد، جلیل)

(۲) اے میرے اوپر (قد، جلیل)

(۳) لہا ش کو (قد، جلیل)

(۴) لاتی سے پھری (قد، جلیل) غم میں کھڑی (ش) عین برق عشق آہر مرے دل پر
گری (قد، جلیل)

مسدس

یہ مسدس صرف نوزجات (ش، قد، جلیل) میں شامل ہے۔

فرہنگ

احمد مرسل	-	می مرسل، دوہنجی جو صاحب کتب ہو، می آخر اڑیاں مراد ہیں۔
آتشیں غدار	-	(سرخ رخسار) آگ کی مانند سرخ رخسار والا یعنی محبوب۔
ایڈنا	-	اِترانا، مل کھانا۔
اکل و شراب	-	کھانا پینا
اہلی صومعہ	-	متقی اور پرہیزگار۔ زاہد۔
اعراض کرنا	-	منہ پھیرنا، بچنا بدگردانی کرنا۔
افترا باندھنا	-	جھوٹ لگانا، بیجان باندھنا۔
آئینہ باندھنا	-	باندھے آئینہ چار آئینہ۔
الماس	-	ہیرا
بہراد	-	ایک مشہور مصور جو بانی کے برابر کا خیال کیا جاتا تھا۔ (بہزاد وہ گیارہویں)۔
بانج	-	خراج، محصول روزانہ گزاری
پہلو مارنا	-	ہمسری کرنا۔ برابری کرنا۔
نچہ کمر جاں	-	مرجاں (مونگا) سمندر (دریاے شور) کی تہ سے نکلا

ہے، بعض دفعہ یہ آدمی کے بچے سے کچھ مشابہت رکھتا ہے، اس نسبت سے بچہ مر جاں کہا جاتا ہے۔	-	تموج
پانی کا جوش و خروش۔ پانی کی لہریں مارنا، لہریں اٹھنا۔	-	تہی
خالی۔	-	ترسا
نہرائی، آتش پرست۔	-	تشیبہ
ہیچہ سازی۔ ایک چیز کو دوسری کے مانند ٹھہرانا، تخریبہ کی ضد۔	-	تخریبہ
پاک کرنا اور غلط اور فاسد کو خارج کرنا، پاکیزگی وصولیوں کی اصطلاح میں وہ منزل جو تمام آلائشوں سے اور تمام صفات کی نسبتوں سے پاک ہے۔ تشبیہ کی ضد۔	-	تخلالہ
وہ چھالا جو بخار کی گرمی سے ہونٹوں پر یا اس کے آس پاس پڑ جاتا ہے۔	-	تصدیج
تکلیف۔	-	تحمیفِ دل
اطمینانِ قلب، تسکینِ دل، آسودگیِ خاطر، طمانیتِ قلب۔	-	تیموں
دریا	-	تجمیت
گروہ، جماعت، اطمینان، تسکین، قناعت۔	-	تہاڑ الینا
سنگھسی کرنا۔ تلاشی لینا	-	
لگانہ دل ہاتھ کہیں مہاڑا بھی لے چلے	-	چشمِ نساں
جوں شانہ اس کی زلف سے ہم تار تار کا	-	چلیپا
فتنا انگیز چشم / آفت خیز آنکھ۔ (صفت)	-	حک
صلیب، دار، سولی، ٹیڑھا، خیدہ۔	-	حادث
دور کرنا، کھرچنا، مٹانا۔	-	حکمتِ العین
فنا ہونے والا، قدیم کی ضد۔	-	
آنکھوں کی چالاکی، تدبیر، عافیت اندیشی، ترکیب۔	-	

جراثیم کش	-	زخم اٹھانے والا۔
خطا شہ دار	-	چمکا ڈر کی طرح۔
دودھائی	-	ایک قسم کا تیل دار کپڑا۔
درنگ	-	تاخیر، ہاتل۔
دشت فرسا	-	جنگل روندنے والا، مہر انورد
درنگ	-	ہاتل، توقف، تاخیر۔
دید و دید	-	(دید و بازدید)۔ ایک دوسرے کی ملاقات کے لیے جانا۔
دائے خال	-	تل
دو چار ہونا	-	ملاقات ہونا۔ آنکھیں ملنا۔
رنگ گل ہوئی ہونا	-	گل کا رنگ اڑنا۔
زخنداں	-	ٹھوڑی۔
رخش	-	گھوڑا۔
رواق	-	چھچھا، چھت، محل۔
زغال خام	-	کچا کوئلہ
زُہد و دروغ	-	تقویٰ اور پرہیزگاری۔
ساک	-	تصوف کی اصطلاح، شخص جو خدا سے قریب ہونے کا
		طلب کار اور آرزو مند ہو اور عقل معاش بھی رکھتا ہو۔
		پابند شریعت فقیر۔
نمیدر	-	آگ کا کپڑا جو آتش کدہ سے پیدا ہوتا ہے۔
سُرنید ہونا	-	نمایاں ہونا، معزز ہونا۔
سُرن	-	پتور، کانچ یا سونگے کے دانوں سے بنی ہوئی مالا جسے ہندو
		یہ طور تسبیح استعمال کرتے ہیں۔
سمن براں	-	جمیلی جیسا جسم رکھنے والا (محبوب کی صفت)۔
سرفرو کرنا	-	سر جھکانا۔

شب و بچہ	-	اندھیری رات، کالی رات۔
شانہ	-	سو گھنے کی جس یا قوت۔
شامت	-	کسی کی خرابی اور برہاد پر خوش ہونا۔
شہادت	-	گواہی۔
شیر قالی	-	شیر کی وہ تصویر جو اکثر قالینوں پر بنی ہوتی ہے۔
شب رنگ	-	کالے لٹکے رنگ کا گھوڑا مراد کالی زلف۔
شانِ غسل	-	شہد کا جھٹکا۔
شت شو	-	نہانا دھونا، دھو کر صاف کرنا۔
مُور	-	صورت کی جمع۔ صورت، شکل۔
صفا	-	پاک، پاکیزہ۔
طُمار	-	ڈھیر، تودہ۔
طُمار باغِ حنا	-	چھوٹی بات کو بڑھا کر بیان کرنا۔
ظلمِ ہما	-	ہما کا سایہ، بادشاہت کا تاج سر پہ ہونا۔ (ظلم۔ سایہ، ہما ایک فرضی پرندے کا نام)
مہاں	-	دریا (ملک یمن میں سندھ کے کنارے شہر حمان ہے اسی مناسبت سے وہ قطعہ سندھ کا حمان کے نام سے مشہور ہے۔
عاج	-	ہاتھی دانت۔
عاطر	-	فیاض، خیر خواہ۔
غیب	-	غیر موجودہ، شہادت کی ضد۔
خوجا	-	نڈیوں کا ہجوم/ آدمیوں کا مجمع۔ شور غل کے معنی میں مستعمل ہے۔
غضب	-	ٹھوڑی کے نیچے لگا گوشت۔ مراد ٹھوڑی سے ہے۔
غربال	-	کم ظرف۔
للاخن	-	گوچھن بدلتی کا وہ پھندا جس میں رکھ کر پتھر پھینکتے ہیں اس کا

و در ا نام فلاسنگ ہے۔	-	فنیطی
وہ علم جس میں فطری، مادی اور قدرتی خواہش اشیا اور تحقیقات سے بحث کی جاتی ہے۔	-	فنیطی
وہ علم جن میں ان امور سے بحث کی جائے جو جو خارجی یا قہض میں مادہ کے تعلق نہ ہوں۔	-	فضاد
فصد کھولنے والا۔	-	فزاک
چڑے کے تھے جو کھڑے کی زمین کے پیچھے دونوں طرف لگے ہوتے ہیں اسے فکار بند بھی کہتے ہیں۔	-	فکان
فترا انگیز، مراد محبوب، تاکہ کی مفت۔	-	فریزی
فلکی سیٹلائیٹ لیے ہوئے گہر سرخ رنگ کا۔	-	قدیم
کھنکی، پینگی۔	-	قدیم
جام شراب، پیالہ۔	-	قدیم
سرمد۔	-	کھل
کیسہ، قبلی۔	-	کیسا
جھٹکا، پسند خاطر ہونا، نقش ہونا۔	-	کھینا
کٹی ہوئی سوکھی گھاس، تنکا۔	-	کاہ
ایک قسم کا زرد رنگ کا نمبر جس کو ریشم یا جڑے پر گھس کر گھاس کے قریب لے جائیں تو گھاس کا تنکا کھینچ کر اس نمبر سے آپٹا ہے۔	-	کاہ رہا، کھہ رہا
گندھک۔	-	گوگرد
نوجوان۔	-	گہرو
گونگا	-	لال
کان (سونے، چاندی اور دیگر دھاتوں کی)۔	-	معدن
حفنی اور خائب مراد احکام الہی کی حفنی اور اس کے لکھنے کا علم۔	-	لوح قلم

پشیدہ۔	-	مستور
وہ عورت جو عورتوں کا بناؤ سنگار کرتی ہے۔	-	مخاطبہ
آگ، شمع، آتش دان۔	-	عجر
گرفتار۔	-	مقید
مطیع فرماں بردار، تابع دار۔	-	منقاد
پھلائی کی جمع، شوخیاں، ہنس (ہٹ)	-	مچلائیاں
عدم کا پالنا۔ مراد موت	-	مہر عدم
صیقل کرنے کا آلہ۔	-	مہقلہ
دل چرانے والا، من موہن، معشوق۔	-	من ہرن
نقشب کا چاند۔ ترکستان کے ایک شہر کا نام نقشب ہے۔	-	مہ نقشب
کہتے ہیں کہ حکیم ابن مقفع نے کنویں سے ایک چاند بنا کر نکالا تھا جس کی روشنی چار فرسنگ تک پہنچتی تھی۔		
میوہ نورس، نیا پھل، دھڑاں اناڑستان	-	نوبر
نقطہ کی جمع۔	-	نقطہ
زیور، میوہ۔	-	نردباں
رہا کرنا، پابندی یا شرط اٹھالینا۔	-	داگزار
گھلتا ہوا، ظاہر ہونا۔	-	واشد کرنا
خوف، ڈر	-	ہراس
برابر، مثل، نظیر۔	-	ہتا
سمندر، دریا۔	-	یم
(جنت) ذرا سی چیز۔	-	یک ہمتہ

حواشی مقدمہ

۱۔ (تذکرہ شعرائے اردو طبع جدیدہ ۱۹۴۰ء۔ ص ۳۱)

۲۔ (تذکرہ ہندی ص ۳۱)

۳۔ (صاحب تذکرہ بے جگر)

۴۔ (صاحب مجمع الانتخاب)

۵۔ (مؤلف دستور الفصاحت)

۶۔ (مؤلف طبقات سخن)

۷۔ (صاحب سخن شعراء)

۸۔ (مؤلف ارمغان گوگل پرشاد)

۹۔ (صاحب بزم سخن)

۱۰۔ (مؤلف فرہنگ آسیہ)

۱۱۔ (صاحب تذکرہ عشقی)

۱۲۔ (دیوان بیدار۔ ص ۵)

۱۳۔ (دیوان بیدار ص ۲)

- ۱۴- (مقدمہ دیوان دروس ۹۱)
 ۱۵- (میر سودا کا دور ص ۳۸۲)
 ۱۶- (گلشن ہند مرتبہ مختار الدین آزاد ص ۴۳)
 ۱۷- (تذکرۃ الصلح - مطبع نظامی بدایوں ص ۸)
 ۱۸- (اکمل التاریخ حصہ اول مطبع قادری بدایوں ص ۱۲۸)
 ۱۹- (مصنف رسالہ چشتیان رحمت الہی مطبوعہ ۱۲۹۸ھ/۱۸۸۳ء)
 ۲۰- (چشتیان رحمت الہی ص ۴-۳)
 ۲۱-
 ۲۲- (مصباح طریقت)
 ۲۳- (میر سودا کا دور ص ۳۸۲)
 ۲۴- (ص ۵)
 ۲۵- (ص ۶)
 ۲۶- (ص ۱۰)
 ۲۷- (نکات اشعر طبع اول ص ۱۴۰)
 ۲۸- (لکھنؤ شاہجہان پور ص ۶۳) ۱
 ۲۹- (گلشن سخن ص ۷-۷ گزارد ص ۴۷)
 ۳۰- (جلد اول ص ۱۱۸)
 ۳۱- (ص ۱۵۶-۱۵۷)
 ۳۲- (ص ۲۱۲)
 ۳۳-
 ۳۴- (ص ۱۷)
 ۳۵- (ص ۲۲، ۲۳)
 ۳۶- (تذکرہ میر حسن ص ۳۹)

- ۳۷- (دوتن کرے جلد اول۔ ص ۹۲)
 ۳۸- (یادگار شعر استر جہ محمد طفیل ص)
 ۳۹- (نہرست ہندستانی ص ۸۱)
 ۴۰- (جلد اول ص ۶۶۳)
 ۴۱- (تاریخ ادب اردو ص ۲۱۳)
 ۴۲- (بحوالہ دیوان درد مرثیہ داؤدی ص ۹۱)
 ۴۳- (دیوان درد ص ۹۱)
 ۴۴- (حاشیہ دستور القصاحت ص ۷۵)
 ۴۵- (میر و سودا کا دور ص ۳۸۳)
 ۴۶- (خواجہ میر درد ص ۵۵۸)
 ۴۷- (دند کرہ آزرده (ص ۷۱)
 ۴۸- (گلشن ہند حاشیہ ص ۴۲)
 ۴۹- (اکمل تاریخ حصہ اول حاشیہ ص ۱۲۸)
 ۵۰- (سورہ ۳۶ دیکبر ۱۹۷۹ء)
 ۵۱- (تذکرہ ہندی طبع ۱۹۳۳ء ص ۳۱)
 ۵۲- (۱) نسخہ خدا بخش نمبر ۳۲ مکتوبہ ۱۱۹۳ھ (۲) نسخہ ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد نمبر ۸۸۹۷۹۲۸
 سنہ کتابت ندارد۔ (۳) نسخہ لکھنؤ یونیورسٹی مکتوبہ ۱۲۳۲ھ بحوالہ مقدمہ غزلیات مرزا رفیع سودا، مرتبہ
 ڈاکٹر ہاجرہ ولی الحق
 ۵۳- نسخہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نمبر ۴۷۲ سنہ کتاب ۱۳۳۱ھ
 ۵۴- نسخہ مدوہ نمبر ۳۱۰۶ سنہ کتابت غیر واضح
 ۵۵- (۱) نسخہ لکھنؤ (۲) نسخہ خدا بخش، پٹنہ
 ۵۶- (۱) نسخہ پرنس میوزیم مکتوبہ ۱۲۱۲ نمبر ۲۶۵۲۶ (۲) نسخہ انڈیا آفس نمبر ۱۵۰ پی ۲۱۱۹ (۳) نسخہ
 انڈیا آفس نمبر پی ۱۴۹ پی ۲۶۴۶ (۴) نسخہ انڈیا آفس نمبر پی ۱۵۱ پی ۶۴

۵۷۔ برٹش میوزیم نمبر اے۔ ڈی۔ ڈی۔ ۲۶۵۲۶

۵۸۔ (۱) نسخہ انڈیا آفس نمبر بی ۱۵۰ پی ۲۱۱۹ (۲) نسخہ انڈیا آفس بی ۱۳۹ پی ۲۶۳۶

۵۹۔ نسخہ انڈیا آفس ۶۴۱۵۱ پی ۶۳

۶۰۔ نسخہ خدا بخش اور نسخہ ندوہ وغیرہ

۱۔ نسخہ انڈیا آفس نمبر بی ۱۵۱ پی ۶۴

☆☆☆

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی چند مطبوعات

انتخاب کلام حسرت



مرتب: فضل امام

صفحات: 91

قیمت: -/30 روپے

جامع التذکرہ (جلد سوم)



مؤلف: محمد انصار اللہ

صفحات: 965

قیمت: -/346 روپے

کلیات آئند نرائن ملا



ترتیب و تدوین: خلیق انجم

صفحات: 770

قیمت: -/170 روپے

کلیات عیش



مرتبہ: حبیب بانو

صفحات: 556

قیمت: -/80 روپے

خسرو شناسی

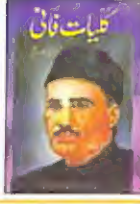


مرتبین: ظہار انصاری
ابوالفیض سحر

صفحات: 368

قیمت: -/81 روپے

کلیات فانی



مرتبہ: ظہیر احمد صدیقی

صفحات: 318

قیمت: -/101 روپے

Price ₹ 122/-

ISBN: 978-93-5160-048-0



राष्ट्रीय उर्दू भाषा विकास परिषद्

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

National Council for Promotion of Urdu Language

Farogh-e-Urdu Bhawan, FC- 33/9, Institutional Area,
Jasola, New Delhi-110 025